بانی حافظ قرانی حاجی حرمین متر لقین غازی مجاہد شہید سبیل رحمانی اور اہل اللہ کے
مین کمال بی ادبی کی ہی اور دس وسوسی بہولی بہلیم لوگونکی دلمین ڈالی ہین تو ہم نے
یہ رسالہ بقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اوسکی جواب مین واسطی دفع اونکے
وساوس کے لکہتی ہین اور اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور ایک تمہید جواب اوسکی تمہید کا
اور ایک مقصد پر جو دفع اوسکی وساوس کا ہی اور ایک خاتمہ پر مرتب کرینگی اور نام اس
رسالہ کا صیانۃ الناس من وسوسۃ الخناس رکہا اور جو دس وسوسون کا اوسکی آسمین
کیا ہی تو دوسرا نام اسکا عشرۃ کاملہ بہی ہی مقدمہ حدیث شریف مین آیا ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ
سنۃ من یجدد لہا دینہا ترجمہ یعنی بی شک اللہ تعالی اوٹہا کہڑا کرکیا سر پر
ہر سو برس کی ایسی شخص کو جو تازہ کریگا واسطی اس امت کی دین اوسکا یعنی جو ہر
صدی مین بسبب دور ہونی زمانہ نبوت کی طرح طرح کے شرک اور بدعت اور گناہ کبیرہ
وغیرہ اور وہم وشک رواج پاتی ہین اس واسطی پروردگار حکیم جل شانہ وعظم برہانہ
اپنی حکمت اور ربوبیت کی واسطی دور کرنی فساد ان خرابیون کی ایک مجدد تازہ
کرنیوالا توحید اور سنت کا اور مٹانیوالا شرک اور بدعت اور مناہی کا قائم کرتا ہی کہ اوسکی
باجود سی دفع اوس ظلمات کا ہوتا ہی پہر دوسرے صدی مین شیاطین الجن والانس
کی رہی بدینی اور بی دیانتی شروع ہوتی ہی کہ حاجت دوسرے مجدد کے ترقی ہی
عادت پاک پر تیرہوین صدی مین اللہ تعالی کی ذات مجمع الحسنات والبرکات
منبع السنۃ قامع البدعۃ علمای امام پیشوای دینداران اسلام حضرت سید احمد صاحب ادام اللہ آثار
پیدا کیا جب حضرت موصوف سن تمیز کو پہونچی خلق اللہ کے ہدایت پر کہ اللہ تعالی نے
طبیعت کو سعادت ازلی پر مجبول کیا تہا خود بخود متوجہ ہوی جسقدر حضرت کی عمر بڑہتی

لگی ویسی ہی ہدایت دور دور ملک پہونچتی رہی یہانتک کہ بعد مشرف ہونے بیعت پیر و مرشد عمدۃ
المحدثین والمفسرین مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ اور ارشاد اور تعلیم اوس جناب
موصوف کے اونکی ہدایت کا نور مثل آفتاب کے کمال نور اور شہرت کے بیچ بلاد اور قلوب بندوں کے
منور ہوا سعیدان ازلی ہر ایک طرف سے رخت سفر کا باندہ کے منزلون سے آکے اشراک اور
بدعات وغیرہ منہیات سے کہ بسبب عادت زمانے کی خوگر ہو رہے تہے توبہ کرکے راہ سنت توحید وسنت
کی اختیار کرنے لگے اور اکثر ملکوں میں خلفا اور سب کردار جناب موصوف نے سیر فرما کے لاکہوں
آدمی کو راہ راست دین محمدی کے بتاتے جنکو سمجہ تہے اور توفیق الہی سے اونکی دستگیری
کی وہ اوس راہ پر چلے چنانچہ مکہ شریف میں شیخ مصطفی امام حنفی مصلی کے اور شیخ
شطا مصری شافعی کہ اب مکہ شریف میں درس فرما رہے ہیں اور اونکی واسطے مولانا
مرحوم نے کتاب صراط مستقیم کو عربی زبان میں ترجمہ کرکے دیدیہی چنانچہ وہ ترجمہ
کتب خانہ میں حضرت امیر الاسلام ستفا اللہ تعالی وسائر المسلمین بطول بقائہ کے موجود ہے اور
شیخ محمد علی ہندی مدرس مکہ کے اور حافظ مغربی شیخ احمد بن ادریس رئیس مغرب آئے اور زبیرین
اور شیخ بخاری صحیح شرح قسطلانی ازبر اور حفظ یاد رکہتے تہے اور عمر بن عبد الرسول جو محدثین
صحیفہ میں بہت مشہور تہے اور شیخ بخاری مدرس مدینہ منورہ نے سب بیعت حاصل کرلی اور شیخ محمد
صالح شافعی اور شیخ بقا شافعی نے مکہ معظمہ میں دعا کروائی اور بہت سے مشائخ طریقت کہ
صدہا ہزارہا آدمی اونسے بیعت رکہتے تہے تجدید بیعت کی کرکے حضرت کی مریدوں میں داخل ہوے
اور ہزارہا آدمی جو اطراف وجوانب کے بزیارت حرمین کے مشرف ہوئے تہے نعمت بیعت سے بہی
سرفراز ہوے اور اسیطرح جدہ اور حدیدہ اور مخا صدہا زیدیوں نے توبہ کرکے بیعت حاصل کی
اور کابل اور قندہار میں بواسطہ حضرت سے اور حضرت کی خلیفوں کے ہاتہ سے جیسے بادشاہ کا مشہور
اور روسا بہی بخارا اور مظفر آباد کے اور یورپ کے ملکوں میں مثل ڈہاکا اور بنگالہ اور حاکم

آسام اور نیپال مین اسیطرح صدہا اور ہزارہا بلکہ لاکہہا اور کروڑہا ایمان دار شرف بیعت حاصل کرتی گئی سید امیر حمزہ جو برہما کے ملک سے قسم قسم کا سوتا جو وہان پیدا ہوتا ہی کلکتہ مین لاتی تھے اور ہیچکر کلکتہ کے تحفہ ہمارانی کی لئی لیجایا کرتی تہی جب حضرت سی سالی سفر حجکی کلکتہ مین ملاقات ہوی اور اپنی حال مین عجیب تغیر صحبت سی پایا تب بیعت کی اور خلافت اور اجازت بیعت لی نی کی حاصل سکے کتاب صراط المستقیم لکہوائے اور اپنی ملک کو لیگئی ڈاری سید امیر حمزہ سکے دو نامہ تہی گرہ لگای رہتی ہاتہے اس کاتب الحروف نی رو برو اپنی منوای تہی اور ہزاروں خلیفہ جا بجا مقرر ہوی کہ اونکے سبب سلسلہ بیعت اور ارشاد و تلقین جاری ہی اور وہ لوگ جو نماز روزہ سی بیزار اور بہنگ بوزبیسی کار و بار رکہتی تہی شراب اور تاڑہی اونکی بدن کا خمیر ہو رہا تہا بلکہ یہی نہی کہ نماز حکم کیسی کا تہین اور نہ روزہ آیین کونسلکی زکوۃ و حج کا پہر کیا ذکر سب ہر روز رشوت و زنا اور مردم آزاری اور سود خواری مین مشغول رہتی تہے اور مرد و عورت مثل حیوانات بی نکاح باہم ہوتی اور سینکڑوں ولد الزنا اونسی پیدا ہوی اور صدہا پیر و جوان نامختون مثل نصاری اور مشرکون سکے تہی محض حضرت کی تعلیم سے اپنی سب گناہون سی توبہ کرسکے نکاح اور ختنی کروا کی نیک و پاک متقی ہو گئی حضرت کی ہاتہہ پر دس دس ہزار آدمی ایک ایک بار بیعت کرتی گئی اور بہت بہت ہنود اور رافضی اور جوگی اور بابیت حضرت کی ارشاد و تلقین سے خالص مسلمان ہوگئی اور بعضی نصاری اپنی قوم سے اکی خفیہ ایمان لائے پہر ہزارہا علما نی بعد حصول بیعت اور خلافت کی رہنمای خلق اللہ سکے اختیار کے بعضون سینے وعظ و نصیحت اور ارشاد و تلقین کو عادت اپنے ٹہہرای اور بعضون نی کتاب اور رسالہ اور ترجمہ آیات قرانی و احادیث صحیح سکے کہ جسمین تفصیل عبادت اور ہر سب گناہ سی ہی اپنی ملک سکے زبان مین بہت بنا کرسکے ہزاروں تہہا کو

قل کل یعمل علی شاکلته والکل میسر لما خلق خصوصا اس زمانہ مین سرکردہ ضالین
ومضلین وپیشوای فرقہ شیاطینیہ جامع رفض وخروج نامقبول عدو اولاد بتول شیخ نجدی
بداونی نامعقول مسمی بفضل رسول مصداق اس مصرع کے مصرع بر عکس نہند نام زنگی
کافور کہ اوسنے بعد گذرنی مدت بیس سال کی شہادت سے مولانا واولانا الفاضل النبیل المولوی
محمد اسماعیل محدث دہلوی قدس سرہ کی اور یہہ مولانا ممدوح خلفاء ثلثہ مین حضرت مجدد مائة
ثالث عشر کے افضل اور اکمل تہی بمقتضای حدیث کی کہ آثار قیامت مین مروی ہے حضرت علی اور
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سی ہی ولعن اخر ہذہ الامة اولہا لعن وطعن مولانا
موصوف کے جیسی فرقہ اثنا عشریہ نے خلفای ثلثہ پر شروع کی ہی اور جہلا کو بہکا کر اپنی دام
بزرگی پیدا کرتا ہی ہر چند مولوی سراج احمد صاحب نے سراج الایمان اور مولوی محمد شبیر
الدین صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب نے صدہا رسالون مین اوسکی سرکوبی کی ہی مگر
اس حرکت سی باز نہین آتا محاسن اور مکارم اوس شہید اکبر کی تمام خلق مین مشہور ہین
حاجت بیان کے نہین صغر سن مین حافظ کلام اللہ کے ہوی پہر عنفوان شباب مین عالم
جامع معقول اور منقول کے پہر حاجی اور زائر حرمین شریفین کے پہر مجاہد اور غازی کفار کے
پہر شہید فی سبیل اللہ مشرکین کے ہاتہہ سے تارک دنیا اختیار کرنیوالی آخرت کی دنیا پہر
کونسی فضیلت جو آخرت مین اونسی باقی رہی اور یہہ بداون کا ملا محض بی حیا سگ دنیا
کی گہر کا کتا صرف اپنی نمود اور رسوخ کے لئی دربار اہل دول مین کہ اکثر کفار اور فجار ہین بعضی
البتہ باوجود ثروت ظاہری کی کچہہ دولت باطنی ایمان کے بہی رکہتی ہین تو وہ اغنیا فرنگ
کہ اونکو کار وبار رشوت خوری اور ظلم اور شراب نوشی اور ناچ رنگ کا رہتا ہی اور اونکو
دین سی نہایت رنج ہوتا ہی تو لقمہ خور اونکی دسترخوان کے جیسی یہہ بداون کا ملا اونکی سامنے
اچہی لوگوں کی برائی اور عیب چینی کرتے ہین تاکہ وہ اونسی خوش ہوں کچہہ منفعت اور خدمت

اور

اور یہہ نابیان علماء یہود اپنی شرارت سے اون اغنیا کے عیب کو تاویل کر کے کچھہ
دامن تصوف میں پردہ پوشی کرکے غنا اور مزامیر وغیرہ اونکی واسطے حلال کر دیتے
ہیں بعضی محرمات کو تاویل مردود سے مکروہات اور مباحات میں شمار کرکے اونکو راضی
کر دیتے ہیں چنانچہ یہی دجال بد ادنی بڑہ دکہن جاکر حکیم کاظم علیخان کی پاس کہ وہانکی
سردار کا بڑا رکن تہا اوسکا ہم مشرب یعنی رافضی بن کر زر خطیر حاصل کیا اور اسیطرح
شرف الدولہ جو کہ ایک امیر لکہنؤ کی یا نواب کر مطلب اپنا کہ کہینچتا زر کا تہا عمل میں لایا چنانچہ
کئی سو روپیہ لئی یہہ دونو وصف اوسکی زبانی اون لوگون کی جو اوسوقت بڑے دی اور
لکہنؤ مین موجود تہی معلوم ہوئی والعہدۃ علی الناقلین اور بد انکی رہتی والون سے سنا
گیا واللہ تعالی اعلم کہ ہمیشہ یہہ اپنی والد کو آزردہ رکہتا تہا یہانتک کہ وہ اس جہان
سے سفر کرگئی اور اس سے ناخوش گئے غفر اللہ تعالی لہ اور کوئی حافظ خیر الدین نام
نابینا بکمال مفلس اوسکی محلے مین رہتی ہین بسبب تنگدستی کے اونہون نے حاکم انگریز کے
پاس عرضی دی کہ میرا مقدور چوکیداری دینی کا نہین صاحب انگریز نے رحم کہا کر معاف
کیا اس ظالم نے اور لوگون کی ہاتہہ سے بہت عرضیان حاکم کی یہان دلوائین کہ خیر
الدین نابینا بہت مقدور رکہتا ہے غرض اوسکی یہہ کہ جو چوکیدار ہر انسپر رکہا جاوے اور
اوسکو اوسکی ادا کا مقدور نہوگا تو اپنا گہر بیچیگا تو مین مول لے لونگا تو دیکہو یہہ خوب
حق ہمسایہ ادا کیا اور دلالی عملہ ای صدر اکبرآباد کی مشہور ہے کہ اسی سے ترقدم لیکے کتنانی
سی تہیکہ دار اور وکلاے صدر کی تباہ ہو کی مقید ہوئی یعنی اکثر عملون نے اوسکی معرفت رشوت
لی تہی مرادآباد کی حاکم انگریز نے بہت تدبیر کے مقدمہ کہلا آخر کو اسی دجال کو بلا کر اپنی برابر
کرسی پر بٹہلا کر دم دیکر مقدمہ کو پوچہا اور کہا تم ہمکو ٹہیک ٹہیک درست کہو اس مقدمہ سے ہمکو
اطلاع کرو تب طمع دنیا سے اوسنی سب عملون کی رشوت کہ جو تہی ظاہر کی بعد [illegible] قدم

تا بہارک سہو ہو کر چیزیا دو برارد :: دو جواب غور کیا چاہی کہ یہہ شیطان ہی ہی واسطہ بکر سبکو رشوت
دلواکے پہر آپہی اوس رشوت کو ظاہر کرکے سب سی بری ہو گیا مطابق اس آیۃ کریمہ کے کمثل
الشیطن اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک انی اخاف
الله رب العالمین اور اسنی جب اون سبکو تباہ کیا کم کوی اسکی طرف اپنی عزت کے
ڈرسی رجوع کرتا تہا تا چار مصرع تجہ جون پر شود بیشہ کہند والی :: اس عقرب سیرت نے
شہر شاہ جہان آباد مین جاکر پہر اوس شغل کو یعنی شیوہ رفض لعن وطعن بزرگان دین کا
خلاف مضمون کلا تہ کی وہمو تکمہ الامجابی وہان کی امیرون کی دربار کا تحفہ ٹہرایا اور
بہت سی سادہ لوحون کو اپنی فریب کے جال مین کہینچا غالب ہے مفتی صدر الدین صاحب
کی خدمت مین اوسنی اپنی یہہ وسوسی بہیجی ہوگی لیکن وہ تو بڑی عاقل مین اسکو اوسکی سالہائے
کی بہی نسبت ہو ایسین کلام ہے تو وہ کبہو نکر اسکی فریب مین آتی اور اوسکی وساوس پر کیونکر
مہر کرتی یہہ مہرون والی لوگ اگر شرع کی مسئلہ سی واقف ہوتی تو اسکی فریب مین نہ آتی
بشرع مقدس مین تو یون ہی کہ فتوی مجتہد فاسق کا واجب التوقف ہی عمل اسپر بے تحقیق
جایز نہین چنانچہ بزدوی وغیرہ مین صریح مذکور ہی اور دلیل یہہ آیت ہی ان جاءکم فاسق
بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین جب قول
مجتہد کا یہہ حال ہو تو ایسا رافضی طالب بلکہ کتا دنیا کا جاہل اور منکر نصوص قطعی قران مجید
کا کہ جسکی حقیقین علما معتبرین نی حکم کفر کا دیا ہی جیسیکہ چہتی وسوسہ کے دفع مین مذکور ہوگا
انشاء اللہ تعالی تو اوسکی قول کا کیونکر اعتبار ہو پہر قول اوسکا جو ایسی مشتمل ہی اپنے
لعن وطعن میت ہو صریح ہی کہ شیطان بڑا دشمن ہے اوسکی دشمنی [illegible] اپنی پہر آپہی
پہر بہی بعضی لوگ نہین سمجہتی حق تعالی فرماتا ہی ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ
عدوا انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر اب اوسکی مکر کی مونہہ سی پردا

اورکہا کر سچی مومنون کو سمجہایا جاتا ہی جو وہابی لوگون کی نزدیک منسوخ ہین تو اسلی ادیان
مذکورین کو اس شیطان نی وہابی اول ٹہیرایا تہا کہ لوگ اونسی نفرت کرین اور انکا کلام جو حق
ہی عنداللہ اور عندالرسول صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف کان نہ دہرین اب اوسکی مکر کے دفع
کی لئی اوسکو کہا جاتا ہی کہ ای بی انصاف تونی تو وہابیون کا نام ہی سنا ہی اور حرمین شریفین اور
سارے عرب مین وہ لوگ وہابی خود موجود ہین وہان کی لوگ جیسی وہابیون کے اقوال اور افعال
سی واقف ہین اور ہین تو اوسکا عشر عشیر بہی نہین جانتا اگر حضرت سید احمد صاحب
اور مولوی اسمعیل صاحب اور دوسرے ہمراہیون مین کچہہ بہی وہابیون کے خلاف شرع
محمدیہ کے ہوتی تو ایسی اکابر اور مقتدای حرمین شریفین کے اور اور بزرگ عرب کے اوسکی
بیعت کیون کرتی اور خلافت اور اجازت کیون لیتی اور صراط مستقیم کیون عربی مین ترجمہ
کرا کی لیتی ای شیطان تیری حقیقت یہی ذکر حکم لاحول کا رکہتا ہی جو کہ عباد مخلصین اللہ تعالی
کی ہین تیرا غلبہ اونپر نہو کا ان عبادی لیس لک علیہم سلطان اور جو تیری اتباع ہین
اونکی بیان وخامت عاقبت مین بدلالۃ النص یہہ آیہ کریمہ بس ہی واستفزز من استطعت
منہم بصوتک واجلب علیہم بخیلک ورجلک وشارکہم فی الاموال
والاولاد وعدہم ومایعدہم الشیطان الا غرورا تمہید اب ہم چاہتی
ہین کہ شروع کرین دفع دہوکے وسوسون کا اس خناس کے پر جیسی اسنی پہلی دہوکے وسوسونکے
ایک جال شیطانی بطور تمہید وساوس کے پہیلایا ہی اور وساوس کو بجای دانی کی اس جال
مین ڈالا ہی کہ بہولی لوگ اوس جال مین پہنس کے اپنا ایمان خطر زوال مین ڈالین تو ہم بہی
مطابق طابق النعل بالنعل کے پہلی دفع اون دہوکون وسوسونکی تمہید کری اور لاحول پڑہ
کی اوس دام شیطانی کو اوٹہادین اور اوسکی مضمون کو حرف بحرف دفع کردین تو کہتی
ہین ہم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اعوذ باللہ من الشیطان

الرجیم ایسے ہو جیسے مسلمانون **قول موسوس کا** مانا جاتا ہی کہ ہندوستان مین فتنہ
نجدیہ کا جو وہابیہ کہلاتی ہین مولوی اسمعیل کے دات سے پہیلا اور بہت لوگ بسبب ناواقفی
کی ظاہر حال سے دہوکا کہا کر اس بلا مین مبتلا ہوگئی تہی علما اہل سنت اور جماعت کے کوشش
سے اور بہی بسبب آجاتی تحریرون اور فتوون کی عرب سے کہ چار مذہبون کی قاضی مفتی
عالمون نے بالاجماع نجدیہ کی رد و ابطال مین لکہی تہی حال اسنا عبدیہ کے گمرہی کا و مخالفت
مذہب اہل سنت اور جماعت سے خوب ظاہر ہوگیا **جواب اسکا یہہ ہو** موسوس کی تاب
بہت چہوٹا ہی غور کرو کہ لاکہون آدمی کہ دعوی اسلام کا رکہتی تہی ہنود کے میلون مین شریک
ہوکر بتون کو جیسے چیچک وغیرہ پوجا کرتے تہی اور دوسرے اعتقاد اور اقوال اور افعال
کفر اور شرک کی تو کیا ذکر ہے نہ شرک اصغر فقط بلکہ شرک اکبر ہے اور شراب نوشی
اور زناکاری اور رشوت جواری اور بیاج اور زنک اور مثل انکی بہتیرے کبایر جو کرتے تہی
اس خناس کے اعدا کی وعظ اور نصیحت اور صحبت سے وہ سب ایک ہوگئی جیسی پہلی
مقدمہ مین معلوم ہو چکا یہہ بات تو ہمارے لاکہون کو مشاہدہ تہا اور دوسرون کو تواتر
سے معلوم ہوا تہا اور بہت کافر مسلمان ہوے اور رافضی سنی اور صدہا علما اہل سنت
جو اس رافضی خناس کو اونکی شاگردگی بہی نسبت نہیں ہوسکتی کیا ہندوستان اور
کیا ملک خراسان اور ملک روم اور عرب وغیرہ مین اپنی احوال کو نہایت دین کے
طرف متوجہہ کر اس طریق مین جسکو یہہ خناس بہکتا ہی داخل ہوے انکار اسکا مثل
انکار براہمہ اور سمنہ کی تواتر کا ہی تو اسکو یہہ خناس دہوکا کہتا ہی نہین بلکہ یہی خناس
اب لوگون کو دہوکا دیتا ہی اور اسکو فتنہ نجدیہ اور وہابیہ کا کہنا صحیح ہے کیون نہو
ابلیس اور اوسکی اتباع کی تو گردن ٹوٹ گئی وہ کیون نہ اسکو فتنہ کہین کی اس خناس
کی نور ہدایت اور ارشاد اتباع سنت اور ترک اشراک اور کفر اور کبایر سے اونکا ای

مثل چمگادڑ اور چہچہوندر کے ظلمت کفر اور گمراہی اسکی راحت ہی تو کیون نہین ایسے
طرح سی کہیگا اور یہہ جو کہا کہ علماے اہل سنت کی کوشش سی اور فتوون سی عرب کی چارون
مذہبون کی علماسی بالاجماع اسمٰعیلیہ کے گمراہ ہے اور حال مخالفت کا مذہب حق اہل سنت
اور جماعت سی خوب ظاہر ہوگیا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فتوی دیکہی سے دریافت ہون گی
کہ کس طرح سی ہین پہر اگر صحیح بہی ہون تو ہمکو اونسی کیا کام وہ نجدیہ کی رد مین پڑے
ہون مولانا شہید کا تو کلام موافق ملت حنیفیہ سمحہ سہلہ بیضا کی ہے کہ حضرت
خاتم النبیین نے اوسکو لیکر ہمکو پہنچای ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ بات
مثل آفتاب کی اونکو جو اس ملت حقہ سے ازروی علم اپنے کے واقف ہین روشن
ہی اس گمراہ کی گمراہی کہنی سے کیا ہوتا ہی اور یہہ جو اوسنی کہا کہ مخالف ہی مذہب حق
اور اہل سنت اور جماعت کے سو یہہ جہوٹا ہی بفضل الٰہی ایہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ علین
مذہب اہل حق اور اہل سنت اور جماعت کا ہی اصل بات تو یہہ ہی یہہ کیون نہ اولٹا اور
مخالف حق کے سمجہی کا مطابق من عادی لی ولیا فلیبارزنی للحرب جو اولیا اللہ سے
اوسنی عداوت پکڑی ہے اور بی ادبی شروع کی تو شراب قہر الٰہی اوسکی نصیب ہوے
اوسکو بی کرمست اور خراب ہوا سب حواس اوسکی مبدل ہوے عکس ہنی حق و باطل ہین
اسکی شتمت مین ہوے ایسون کی شان مین عارف رومی فرماتی ہین **ابیات** از شراب
قہر چون مستی دہی + نیست ہارا صورت ہستی دہی + چیست مستی بند چشم از دید چشم + تا نماید
سنگ گوہر پشم پشم + چیست مستی حسہا مبدل شدن + چوب گز اندر نظر صندل شدن
اسکی مستی اور خراب ہونی پر شراب قہر الٰہی سے یہہ دوسرا قول اسکا دلیل ہے
کہ کتاب تقویت الایمان گویا وہی کتاب التوحید الخ اسمین جو عیب دانی کا اپنی لئی
ہی ایہی معلوم ہوگا اور یہہ بدمست شراب قہر الٰہی کا علم غیب خاصہ حضرت عالم الغیوب

کا نہین جانتا چنانچہ دوسرے پارے مین معلوم ہوگا تو پہر یہہ مستی اور خرابی شراب قہر الہی سے
نہین ہی تو کیا ہی اب اس گمراہ کی گمراہی اور جہالت اوسیکی اقرار سے اسی کلام مین خوب
ظاہر ہوگئی کہ یہہ جاہل اجماع سکے معنی نہین سمجہتا اجماع جو حجت شرعی ہی وہ عبارت
ہی اتفاق سی سب مجتہدون کی جو ایک عصر مین ہون جیسی کتب اصول مین مذکور
ہی اور اجتہاد تو ایک مدت سی موقوف ہوگیا ہی تو اب اجماع شرعی کہ مثبت حکم شرعی
کو ہو وہ کیونکر ہووی اور اگر اجماع غیر مجتہدون کا مرادہی تو اول تو یہہ حجت شرعی
نہین دوسرے یہہ کہ لا دی دکہا دی کیونکر تمام علماء امت کا اسپر اجماع ہی تو یہہ
محض کذاب مفتری ہی حاصل یہہ ہی کہ اجماع قول سکے وسوسہ ثانی منقول ہی **قول**
موسوس کا تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل کی گویا وہی کتاب التوحید محمد بن عبد
الوہاب نجدی کی ہی اوس کتاب کی روسی مولوی اسمعیل سکے استادون سے لیکر صحابہ تک
کوی کفر اور شرک سی نہین بچا حرام اور مکروہ کا کیا ذکر **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ یہہ قول اسکا باطل اور مردود ہی کیونکہ اسمین تو کئی باتین نامعقول جہوٹی ہین ایک یہہ کہ
اسنی اسمین دعوی علم غیب کا اپنی لئی کیا یہہ جو کہا کہ اوس کتاب سکے روسی مولوی اسمعیل
کی استادون سی لیکر صحابہ تک کوی کفر اور شرک سے نہین بچا تو جب تک سب مضمون
کتاب مذکور کا اور حال سب لوگون کا جو اس مسافت مین کہ اوسنی ذکر کی واقع ہین اور لاتعد
ولا تحصی ہوگئی ہین معلوم نہو تو کیونکر تطبیق ماد وکی حال کی اس کتاب مذکور پر دیکہا دی اور یہہ
حکم کیا جاوی کہ لاجتماع الحکم من حیث اجزاء مافیہ الحکم اور ظاہر ہی کہ وہ
لوگ بعضی اونمین ایسی اولیاء اللہ گذری ہین کہ خطرہ ما سوا اللہ کا بہی اونکی دل مین نہین گذرتا تہا
جیسیکہ اون کتابون کی دیکہنی سی جو احوال اولیاء اللہ مین ہین معلوم ہوتا ہی تو اون لوگون
پر کیونکر اسنی حکم کفر اور شرک کا اس کتاب مذکور کے روسی تجویز کیا اور وہ لوگ

اس سی پہلی غایب تہی تو علم اونکا اور اونکی احوال کا اسکو کیونکر حاصل ہوا یہہ علم تو سوائے
علام الغیوب عزوجل کے کسیکو نہین قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا
اللہ نص قطعی ہی اور یہہ خناس اس نص قطعی کا منکر ہی جیسکہ اسکا انکار اور حکم اوسکی منکر
کا وسوسہ کے دفع مین بہی بیان ہوگا ان شاء اللہ تعالی اور اس نے یہہ حکم کردیا تو اس سے لازم
آیا اسکا یہہ دعوی کہ مجکو ان سب کا علم ہی اصلی معنی یہہ حکم کیا دوسرے یہہ بات ہی کہ اسنے اپنا
اپنی رفض نا پاک بر پردہ مین عمل کیا اور تبرا صحابہ کی حق مین کرگیا اگر اسکو گالی دینی منظور تہے
تو اسیقدر بس تہا کہ کہنا مولوی اسمعیل اور اوسکی اوستاد ایسے تہے صحابہ کا کیا ذکر کرنا تہا
اگر اسکو تبرا مقصود نہ تہا غایۃ مغیا کی حکم مین بنا بر اختلاف مذاہب کے تو فی الجملہ داخل
ہوتی ہی اور موافق مذہب تحقیق کی بہی اسطور سی کہ معنی کلام کے یون ہون کہ مولوی
اسمعیل کے استادون سے لیکر یعنی ما فوق صحابہ تک تو یہان غایۃ واسطی اسقاط ما ورا
ہوی تو موافق مذہب تحقیق کے ایسی غایۃ مغیا کی حکم مین داخل ہوتی ہی جیسی مرافق اور
کعبین غسل ایدی اور ارجل مین تیسرے یہہ بات کہ یہان اپنی مجتہدون کو بہی اسمین داخل
رکہا مثل حلی اور طوسی اور شیطان الطاق وغیرہ کے تقیہ کے رد سی لیکن اونکی حق مین
ضرر نہین سمجہا کیونکہ اسکا تو مذہب یہہ ہی کہ کوی سیئہ محبت اہل بیت کی ساتہہ مضر نہین جیسکہ
کوی حسنہ محبت صحابہ کے ساتہہ مفید نہین تو وہ جو ثقات سی اسکا رفض سنا تہا اوس دوسرے
بات سی ثابت ہوا **قول موسوس کا** وہ امور کہ شارع نے جن پر ترغیب اور تحریص کی
اور اجر فرمائی اور کتب دینیہ مین مستحبات لکہی ہین سبکو کفر اور شرک مین داخل کردیا
جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ موسوس اول تو فاسق اور رافضی دوسرے منکر نص قطعی
قل لا یعلم الا اللہ کا جیسی آگی اوسکا تیسرے مدعی علم غیب کا اپنی حق مین جیسی مذکور ہوا تو اسکی
خبر کیونکر مانی جاوی ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا الآیہ القصہ اوس کتاب کو دیکہا جاوے تو صحیح

جھوٹ اسکا معلوم ہو دے پھر بھی ہمکو اُس کتاب سے کیا علاقہ ہمارے مذہب مین نہین ہماری
امام کی نہین پر اتنا ہم کہتے ہین کہ یہہ قول اسکا سبکو کفر اور شرک مین داخل کر دیا یہہ تو عقل
صحیح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اسمین کذاب جھوٹا ہے جیسے اور اپنی بات تو نہین اگر مدعی علم کا ملکہ
ایمان کا ہے تو وہ سب ہمکو لکھکر بھیج دے ہم اوسکے سوا بہت مستحبات اور موجبات اجر اور ثواب اور
ترغیب اور تحریص شارع کی نکال دینگے کہ اونسے اونکو کفر اور شرک نہ لکھا ہوگا بس ہمارا او
اسکا اسی پر فیصلہ ہے اگر ہم سوا اور ثابت نکر سکین تو یہہ سچا ہم اسکے کلام کو رد نکرینگے تسلیم
کرینگے اور اگر ہمنے ثابت کر دیے تو یہہ تائب ہوجاوے پھر دین مین خنہ ندازی اور خرابی نکرے
بس یہی فیصلہ ہے مستحبات صوم و صلوۃ اور حج و زکوۃ اور ذکر اور تلاوت قران اور صدقات
اور سوا اسکے بہت مستحبات ہین سبکو اوسنے کفر اور شرک ہرگز نہ لکھا ہوگا اور اگر لکھا ہے
تو ہمکو بتا دے البتہ بہتسی جگہہ یہہ کہا کہ بعض امور کو اونمین سے کفر اور شرک مین داخل
کر دیا تو یہہ احتمال ہے پر اس صورت مین دیکھا جاوے کہ وہ سب مین مخطی ہے یا مصیب یا بعض
مین مخطی ہے بعض مین مصیب **قول موسوسکا** جب یہہ سب حال ظاہر ہو گیا اور عام
اور خاص مطلع ہوگئے جنکو کچھہ بھی عقل اور دین سے بہرہ تہا اونکو ہدایت ہوگئی اور راہ راست
پر آگئے **جواب اسکا یہہ ہے** کہ یہہ قول اور آگے جو آتا ہے اپنی تفاخر اور اپنے
اتباع کے مدح اور جنہون نے بالتہ کتاب اور سنت کی اعتصام کیا ہے اونکی ہتک
شان مین ذکر کیا تو اسکا جواب ان آیات کریمہ سے مستنبط ہر مومن عاقل صاحب علم
کریگا ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یا لیتنی اتخذت مع الرسول
سبیلا یا ویلتا لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن
الذکر بعد اذ جاءنی وکان الشیطان للانسان خذولا اگر چہ
یہہ آیات عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف کے حق مین نازل ہین پر من حیث اللفظ

والاتباع عام مین شامل ہین ہر مضل اور ضال کو کذا فی التفاسیر تو یہان مضل کو
تو شیطان اور وہ جو اس مضل کے کہنے سے ضلالت مین پڑگیا اوسکو انسان ظالم
فرمایا **قول موسوسکا** مگر وہ جو جہل مرکب مین گرفتار اور عار کو نار پر مقدم سمجھی
اونہون نے اظہار توبہ ابہی تک نہین کیا ہی اگرچہ صاف صاف اوس طریق پر ہونیکا
بہی علی العموم اقرار نہین کرتے کبہو کچہہ نہین کبہی کچہہ کہتی لگتی ہین **جواب**
اسکا یہہ ہی متمسک ساتہہ کتاب اور سنت کے کئی فریق ہین ایک عباد اللہ المخلصین
اونپر شیطان کا تسلط نہین ہی نہوگا ان عبادی لیس لک علیہم سلطان
حق تعالی فرماتا ہی وہ تو اس خناس کا موتہہ توڑتی ہین اور دوسرے فریق بہر تفاوت
مراتب ہین بعضون نی شیطان کا کہا مان لیا بعضون کے دلمین تردد آگیا کبہی
کچہہ کبہی کچہہ کہتی ہونگی پر یہہ خناس جو علم معتقدین بالکتاب اور سنت کو جہل مرکب کہتا
ہی تو یہہ وہی اثر مستی اور خرابی شراب قہر الہی کا ہی کہ غلط بینی اور عکس فہمی اسکی نصیب
ہی **قول موسوسکا** اور آخر کلام اکثر اسماعیلیہ کا اہل علم کے مجامع اور مجالس مین یہہ
ہی کہ مولوی اسماعیل کے کلام مین افراط اور تفریط اور سواد اعظم کے مخالف ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ معتقدین کتاب اور سنت کی جو محقق ہین اور مولوی اسماعیل
بہی ایسے ہی تہی وہ محمدی ہین اونکا نام یہہ خناس اسماعیلیہ رکہتا ہی جہوٹا ہی اونکا کلام
یہہ ہی اول اور آخر کلام مولوی اسماعیل علیہ الرحمہ کا اقتصاد اور اعتدال ہے
افراط اور تفریط مین اور موافق ہے سواد اعظم کے جو اہل سنت اور جماعت ہین جیسکہ
دفع وساوس خناس مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی اور یہہ کلام کہ اس خناس نے
نقل کیا ہی دوسرے فریق کے ایک صنف ہوگی اونکا یہہ کلام ہوگا **قول وسوسکا**
مگر یہہ اختلاف ایسا ہی ہے جیسا کہ مسائل فقہ مین باہم علما کی ہوتا ہی **جواب اسکا یہہ**

اوریہ قابلیت قاصر مین فہم کلام مولوی اسمٰعیل علیہ الرحمہ سے کلام اوسکا مثل الرحمان سے
جیسا کلام مجتہد مصیب کا اور اوسکی مقابل کلام ایسا ہے جیسا کلام مجتہد مخطی کا یا
ہی مخطی کا **قول موسوسکا** یہہ کلام ہی سفاہت اور ابلہ فریبی ہے **جواب اسکا**
یہہ ہی کہ یہہ وہی اثر مستی شراب قہر آلہی کا ہی جیسی کفار شراب قہر آلہی سے مست ہوکر
کہتی تہی انؤمن کما امن السفہاء حق تعالی اوسکی جواب مین فرماتا ہی الا انہم ہم
السفہاء ولکن لا یعلمون **قول موسوسکا** مولوی اسمٰعیل کا اختلاف بدتر ہی معتزلہ
اور ظاہریہ ورافضی وخارجی کی اختلاف سے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ وہی اثر
ہی کہ شراب قہر آلہی اس خناس نے پی ہی اور ہذیان کرتا ہے جیسیکہ دفع
وساوس اس خناس مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ **قول موسوسکا** کچہہ
باتین ان بدمذہبون سے لی ہین اور کچہہ اپنا خبط ملایا ہی عقاید سبکے چارون بابون مین یعنی
الہیات ونبوت وامامت ومعاد مین مولوی اسمٰعیل کو مخالفت ہی مذہب اہل
سنت وجماعت سے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ فہم کلام کے لئی حالت صحو اور
ہوش سے چاہیی یہہ خناس تو شراب قہر آلہی سے بدمست اور خراب ہے یہہ کیونکر
کلام عالم ربانی کا سمجہیگا چارون باب مین اور سب جگہہ کلام اوس عالم ربانی کا موافق
ہی اہل سنت اور جماعت کی سبکی یا سواد اعظم اور محققین کے جیسیکہ دسوین
وسوسون کی دفع مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ **قول موسوسکا** وہ جو آیت
حدیث بی محل لی آتی ہین اور صرف اس قدر سے اوسکی بدمذہبی نہین جاتی کیونکہ
بیان معنی مین غلطی کرتی ہین اور مخالف تفسیر صحیح کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہ اور تابعین سے اور برخلاف شرح حدیث کے کہ جمہور ائمہ مسلمین سے
مروی ہو اپنی رای فاسد سے نئی معنی بتاتی ہین اور نظم و معنی کی کہ اسمین اور

اونکی ترتیب و احکام وغیرہ امور ضروریہ ہی کہ احکام شرع کے معرفت اونپر
موقوف ہی ناواقف ہیں یا دیدہ و دانستہ اغوای نفس و شیطان سے اوسکی رعایت
نہین کرتے یہی اونکی گمراہی ہے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ موسوس اول
سطحی اور دوسرے بیدین اسکو محل اور غیر محل کے پہچان کہان عالم ربانی
رحمہ اللہ علیہ جامع علوم عقلی اور نقلی نے جو معنی قران کے بیان کئی ہین وہ صحیح
ہین موافق تفسیر صحیح کے جو منقول سلف اور خلف سے ہی اور اسی طرحسے
احادیث جو اپنی محل پر ذکر فرمای ہین موافق شرح حدیث کی جو محققین آئمہ مسلمین
سے مروے ہی اور جہان تفسیر منقول اور شرح حدیث مروے نہین وہان موافق
قواعد عربیہ اور اصول حدیث اور اصول فقہ کے اور جو مسموع عنقریب مسلسل سے
ہی مفسرین اور محدثین سے اسکو غلط اور مخالف تفسیر اور شرح حدیث مذکور کے
اور خلاف اصول عربیہ اور اصول فقہ اور حدیث کی اور اپنی معنی اپنی طرف سے
سمجہنا وہی اثر مستی اور خرابی شراب قہر الٰہی کا ہی اگر یہہ مست اس شراب سے
نہ تہا تو کیون نہین دو چار مثالین ذکر کین پہر اوسکا اگر کوئی عالم جواب دی سکتا تو اوسکے
بعد یہہ ہذیان کیا ہوتا **قول موسوس** کا مذہب حق وہ ہی کہ سواد اعظم امت نے باستماع
و مراعات جملہ شرائط فہم کتاب و سنت و تحقیق ناسخ و منسوخ و راجح و مرجوح و دفع
تعارض اور تطبیق مختلفات وغیرہ ہر ایک امر ضروری کے ایک امر منقح اور مدلل بدلائل
شرعیہ ٹہیرا دیا **جواب اسکا یہہ ہی** کہ اقوال عالم ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے
ہین جو امور مذہب حق کو درکار ہین وہ مرعی رکہی گئی ہین اور اعمال اور اخلاق اور عقاید اس
موسوس کے اکثر مخالف ہین ان امور کے جو تحقیق حق کے لئی ضرور ہین چنانچہ بعضی تو مذکور
مقدمہ میں ہو چکی اور بعضی دفع وساوس مین اوسکی مذکور ہونگی اور کچھہ اوسکے

پہلی انشاء اللہ تعالی اور دوسرے اسمین یہہ کلام ہے کہ جو معنی اسنی مذہب حق کے لکھے
ہین اکثر اور بیشتر تو ایسی ہی ہی مگر بعض وقت مین بنا بر مصلحت شرعی اور دینی کے کبھی
برخلاف اوسکی مذہب حق اور مدلل ہو جاتا ہی جیسی تحلیف مشہود کہ چارون مذہبون کے
مجتہدون نے اپنی تقدیر وسع اور مقدور کے مراعات شرائط حقیت کے کر کے اس
تحلیف کو ناروا ٹہیرا دیا تہا یہان تک کہ کتب فقہ مین لکہا ہی کہ اگر امیر اپنی قضات
کو مشہود کے تحلیف کا حکم کرے تو وہ قضات امیر سے کہین کہ تو ہمکو ایسی بات کا
حکم مکر کہ اگر ہم تیری بات مانین تو حضرت رب العزت کا عز وجل عصیان لازم آوے اور
اگر نہ مانین تو تیرا عصیان اور اتباع چارون مذہبون کے وہی سواد اعظم اہل سنت
کا ہی ان اتباع کے سوا اور اہل سنت بہت کم ہین باوجود اسکی تحلیف مشہود کے
ایک مدت سی جمیع اعصار اور امصار مین مروج اور جاری ہی بحر الرائق اور بہت
معتبر کتابون مین فقہ حنفی کے اس مسئلہ کو معمول بہا اور مدلل لکہا ہی اور کہا ہے
کہ جو تزکیہ شہود واجب ہے اور اس زمانہ مین متعسر بلکہ متعذر ہو گیا کیونکہ مزکی کا ملنا
ہونا تو ضرور ہے اور عدالت جیسے اس زمانے مین حکم کبریت احمر اور اکسیر اعظم
کا پیدا کیا ہی زمانی مین حضرت امام اعظم کے جہان وہ مرتبے وہان سات آدمی لائق
شہادت کے نکلتے تھے تو اب اس تحلیف مشہود کو قائم مقام تزکیہ کے ٹہیرایا ہی اور
یہہ مذہب ابن ابی لیلی کا ہی تو دیکہو یہان مخالفت سواد اعظم کے ہی اور یہی حق
اور مروج ہے نہین تو لازم آتی ہے تفسیق بلکہ تضلیل علماء امصار اور اون اعصار کے اگر
خوف تطویل نہوتا تو سب عبارتین کتابون کے نقل کیے جاتے اگر کسی بات سے منکر ہو تو
ہم اوسکو اوسیوقت نقل کر دینگی **قول موسوس کا** اور اس طریق سے ایک
حنفیہ مین یہہ ہے جو مخالف ہوا وہ خارج ہوا اہل سنت سے کیونکہ معتزلہ ہوا کوئی رافضی

کوی خارجی کوئی سندہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ موسوس تو بھی ہی ایہہ سب
اقوال اوسکی طوطی کیے طرح سیے اوسکی زبان پر ہین اونکی معنی وہ ہرگز نہین
سمجہتا ہہین جو خود بعضی عقاید اوسکی مخالف سواد اعظم اہل سنت کی ہین اور
بعضی نص قطعی کیے کہ جس سیے ارتداد لازم آتا ہی جیسی دفع وساوس ہین معلوم ہوگا
انشاءاللہ تعالی تو پہر یہہ کس طرح اس کلام کو اپنی زبان پر لاتا نہین سمجہتا اسی لیئے
یہہ کہتا ہی آخر مداوت کا للا ہی اس سی کیا تعجب ہے اب سنو کہ اس کلام مین کیا
مخبط ہو گیا رکب متن عمیا، و خبط خبط عشوا یہ وبال ہی عداوت اہل اللہ کا بیان
اسکا یہہ ہی کہ فرض کیا ہمنی ایک شخص کہ ایک مسئلی مین مخالف اور سو مسئلون مین مثلا
موافق ہے ایک فرقی سیے اور دوسرے فرقے سی سو مسئلون مین مخالف اور
ایک مسئلہ مین موافق اس شخص کو دوسرے فرقے سیے شمار کرنا اور اول
سی نہ گننا مخالف ہے عقل اور نقل کی اسلئی کہ اقل کو اکثر کے تابع کرکیے اکثر پر کل
کا حکم کرتے ہین عقلیات مین اور نقلیات مین اور یہہ نہین کہ اکثر کو اقل کیے تابع
کرکیے اقل کو کل کا حکم دیا جاوے اسکو تو عقل اور نقل دونو ہنکار دیتی ہین اور
یہہ خناس اکثر کو اقل کیے تابع کرتا ہی اور ایسا علماؤن مین بہادر اور رستم وقت
ہی کہ اکیلا عقل اور نقل دونون سی لڑتا ہی کیون کہ شخص مذکور کو پہلی فرقی سیے
کہ سو مین موافق اور ایک مین مخالف نکالتا ہی اور دوسرے فرقی مین کہ سو مین
مخالف اور ایک مین موافق داخل کرتا ہی تو دیکہو یہان اقل کی اکثر کو تابع کیا اب حکم
عقل کا سنو استقراء جو مفید ظن ہی اوسمین تتبع اکثر کا کرکیے اقل کو اکثر کیے تابع
ٹہیرا کر کلی کیے سب افراد پر ظنی حکم کرتے ہین تو دیکہو یہان اقل کو اکثر کیے تابع کیا نہ
عکس اور ایسی ہے نجوم مین دقایق اور ثوانی اور ثوالث وغیرہ کی حساب مین جو کسور

نصف سے کم ہون تو اوسکو چھوڑ دیتے ہین اور جو اکثر ہون نصف سے تو انکو پورا ثبت یا ثانیہ یا ثالثہ وہلم جرا اعتبار کرتے ہین اور یہی مثالین ہین پر دو شاہد عقلی کے حکم کے لئے بس ہین اور نقل مین تو مشہود لی نہایت ہین پر دو پر ایک عبادات اور ایک معاملات سے اکتفا کرنے مین باب القران مین لکہتے ہین فان وقف القارن بعرفة قبل اکثر طواف العمرة بطلت عمرته فلو اتی بالاربعة

اشواط ثم شئ لم تبطل اور بیع الصرف کا مسئلہ ہی جو فضہ مین مس ملا ہو اگر فضہ اکثر ہی تو سبکا حکم نقرہ کا ہی فضہ خالص جید سے جو اوسکی بیع کرین تو فضل ربوا اور حرام ہوگا جیسے ہم خالص کے مقابلہ سے اور مس غالب ہو تو سبکا حکم مس کا ہی اوسمین فضل جایز جیسے بیع مس کا نقرہ خالص سے اسمین یہہ ہی کہ اکثر کو اقل کی تابع کرتے ہین ترجیح راجح ہی اور ترجیح بلا مرجح جب جایز نہی تو ترجیح مرجوح سے کیونکر جایز ہوسکے اور اسکو لڑکے بہی جو سکندر نامہ پڑہتے ہون جانتے ہین سہ یکی بر صد آید نہ صد بر یکی دوسرے خبط اسکا یہہ ہے کہ حدیث ستفرق امتی الی جو ترمذی مین ہی اسمین سے تو تہتر فرقے اس امت کی ہونی ہتے ہو چکی پہلی ان لوگون سے جنکو یہہ شیخ نجدی سے نجدیہ کہتا ہی جیسا کہ کتب کلامیہ مین مفصل مذکور ہین پہر اگر یہہ لوگ ایک نیا فرقہ ہو جسکا نام اسنے نجدیہ رکہا تو العیاذ باللہ حدیث مذکور کے تکذیب لازم ائی اب حکم اس شخص کا عقل اور نقل کے طرف سے یہہ ہے کہ اوسکو اوسی فرقے مین شمار کیا جاوے جسکے ساتھ بہو مسئلون مین موافق ہی کما فی مسئلہ تکلیف الشہود اور اس ایک مسئلہ مین جو مخالف ہی اگر مصیب یا مجتہد مخطی ولو علی تجزی الاجتہاد دہو الحق تو ممدوح اور مثاب ہے نہین تو مذموم اور ایک کلام اسمین یہہ ہے کہ جو پہلی صدے کی آخر سے لیکر فتنہ اعتزال کا شروع ہوا اور عقاید معتزلہ کے مدون اور مؤسس ہوئے یہان تک کہ ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ علیہ نے اپنی اوستاد جبای پر تین بہائیون کا اعتراض کرکے

اوبا

اوسکو ملزم کیا کہ دو بالغ مرے ایک مطیع ایک عاصی اور ایک صغیر تو انکا کیا حال
ہوگا اوسنے جواب دیا آخر کو عزم ہوا تو ابو الحسن اشعری نے مختلفات مین تطبیق
اور تعارض کا دفع اور راجح اور مرجوح اور ناسخ اور منسوخ کی تحقیق کرکے اونکی
شبہون کا اور دلیلون کا جواب دیدیا اور ایک امر منقح اور مدلل بدلایل شرعیہ
ٹہیرا دیا پہر ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے اوس سب امر منقح اور مدلل مین غور
کی تو اکثر کو بحال رکہا مگر بعض جگہہ خلاف اشعری کا کیا جیسی تحقیق معنی کسب مین اور
اثبات ایک صفت تکوین آٹہوین اور اسپر اتفاق کرکے کہ صدور قبایح کا حق تعالے
سی ممتنع ہے لیکن متصور ہے ہی یا نہین اشعری کا ثانی قول ہے اور ماتریدی
کا پہلا اور حسن اور قبح کا عقلی ہونا ماتریدی اور صوفیہ کے نزدیک جیسی معتزلہ کہتی
ہین اور اشعری شرعی کہتی ہین اور صفات کا زاید ہونا ذات پاک پر لاعین ولا غیر
یہہ قول دونون کا ہی رحمۃ اللہ علیہما اسمین صوفیہ کرام مخالف دونون سی عینیہ صفات
کی قائل ہین جیسی معتزلہ اور حکما اور یہہ مسایل ہین جسمین خلاف ہے ماتریدی کا اشعری
سی تو ہم اس موسوس کو کہتی ہین کہ صوفیہ کرام اور حضرت ماتریدی نے عقلی ہونے
مین حسن اور قبح کے حضرت اشعری سی اور حضرت صوفیہ کرام قدس اسرارہم
دونونے عینیہ صفات مین خلاف کیا بعد ٹہیر جانے ایک امر منقح اور مدلل کے اور
موافقت کی معتزلہ سے تو حضرت ماتریدیہ اور صوفیہ کرام کو معتزلی کہو گے العیاذ
باللہ تعالی یا نہین اگر کہتی ہو تو تمسی بڑا اہیا در اور بی باک کوئی نہین اور اگر نہین
کہتی ہو تو تمہارا یہہ قاعدہ خارج ہونی کا اہل سنت سی اور داخل ہونا معتزلہ مین ٹوٹ
گیا تو عالم ربانی پر کیون اعتراض کرتے ہو **قول موسوسکا** اب اون عقاید حقہ محققہ
کی بر خلاف پر بعد مقرر ہو چکنی اس بات کے کہ یہہ مذہب اہل سنت کا ہی اور یہہ مذہب

معتزلہ کا اور جواب اسکا یہی اہل سنت سے کہ آیات اور احادیث صحاح دستاویز معتزلہ سے
کتب مبسوطہ مین سمجھ کر جو کوئی آیت حدیث غلط فہمی معنی مراد کلام اور عدم مراعات نظم
معرفت احکام کے سبب اپنے مذہب ناحق مخالف صریح مذہب اہل سنت اور موافق
مذہب اعتزال پر ذکر کرین اس حرکت سے لزوم و خروج مذہب اہل سنت سے اور دخول
مسلک معتزلہ مین جاتا نہین رہتا **جواب اسکا یہہ ہی** کہ باوجود تدافع اس قول
کی پہلی قول سے اسلئی کہ پہلی قول مین کہا تہا کہ اگر ایک عقیدے مین بہی اہل سنت سے
مخالف ہو تو وہ خارج ہوا اہل سنت سے کوئی معتزلی کوئی رافضی کوئی خارجی کوئی نجدی
تو دیکہو یہان چارون فرقون کو اقسام ٹہیرایا اور جو خارج ہوا اہل سنت سے اسکو
مقسم اور اقسام انسمین قسیم اور متباین ہوتی ہین اور یہان نجدی اور معتزلی کو ایک
کر دیا فرق یہی رکہا کہ ایک جگہہ مذہب اور دوسرے جگہہ مسلک کہا اور یہہ دو لفظ
مطلب اور مراد مین ایک ہی ہین موجب تدافع کے دفع کے نہین ہو سکتی لیکن ہمکو
سو کچہہ مطلب نہین اور نہ اسمین اور کلام کرین کلام اسمین ہے کہ ایک خاندان ہے
کابراً عن کابر اور اتقیا اور اولیا کاسب علوم عقلیہ و نقلیہ مسند و مستند
ہر دو آفاق اور مرجع عقیدتمندی ہند و ستان کی علی الخصوص علم تفسیر اور حدیث
پر دوسرے علما سند تفسیر اور حدیث کی لئی وہان جاتی تہی پہر ایسی خاندان مین ایک
شخص نہایت ذکی متقی تارک دنیا کہ راس سر خاندان کے ہی حافظ قرآن مجید عالم متبحر جامع علوم
عقلی اور نقلی حاجی زائر حرمین شریفین پہر مجاہد غازی پہر مشرکین کے ہاتھ سے معرکہ
مین اللہ تعالی کے راہ مین شہید آخر کلام اوسکا کلمہ طیبہ شہادتین کی اور صحیح حدیث
مین ہی من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ ہزارون آدمی اوسکی
سبب سے متقی مسلمان کامل ہو گئی اور ایک دوسرا شخص ہے ضد اوسکی نہ خاندانی جیسی پہلا تہا

پھر بھی سطحی طالب دنیا حدیث تفسیر کسی شیخ سے موافق شرائط سند کے تو نہین پڑہین
اور اوصاف جو پہلی شخص کے تھی سو آخر مین کی جاتی کی اون سب اوصاف سے
بعد اصحل ضرب المثل سے خر عیسی اگر بمکہ رود الخ اور منکر نصوص قطعی قرآن کا اور اپنی حق
مین مدعی علم غیب کا عاق والد مرحوم اپنی کا موذی جیران پیر اور پیر سے رافضی تو او سنی ہوا
دستور رفضہ ہے کہ واسطی اغوای عوام سنیون کی بہت کیو دانکی ہین جیسی تحفہ اثنا
عشریہ مین مذکور ہین اپنی متبعین ایک مدت سی تقیہ کر کی سنی بنایا اور مثل عبد اللہ بن سبا
اپنی مرشد کے ایک وقت مین قابو پا کی اوس خاندان مین کوی زنا پہلی شخص
مہدی کو گمراہ اور معتزلی ٹہیرایا اور رسالہ مین لکہا تو ایسی شخص دوسرے کا آیا قول
نزدیک علما و دین دار کے سند ہی یا نہین یقین ہی کہ جو کوئی اوسکی حال سی واقف
ہوگا اسمین کچہہ تردد نکریگا اور کہیگا کہ نہین **قول موسوسکا** دہی آیت وحدیث یا
مثل اوسکی معتزلہ دلیل لای اور اہل سنت نی جواب دیا معارضہ بالاقوی یا تفرقہ معنی حقیقی
و مجازی یا تاویل یا متروک الظاہر ہونیکا اب وہی حدیثین صحاح یا مثل اوس مضمون
کی غیر صحاح سی بارکبیکا تو ان مشتبہ نقل کر کی نصیب دشمنان اسماعیلیہ کیون
سنی ہونی لگی تہی دیکہو انکار عفو کیا ہی اور انکار شفاعت مرتکب کیا ہی اور خلود نار
مرتکب کبایر پر معتزلہ کیا کیا آیتین وحدیثین صحیح سند لائی بلکہ ہر مذہب کا یہی حال
ہی مجسمہ کیسی کیسی آیتین دلیل لای ید اللہ فوق ایدیہم ثم وجہ اللہ یکشف
عن ساق اور احادیث صحاح ستہ کی جو اس مطلب پر لای ہین لی شمار ہین رافضی
بر آیہ کریمہ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت اور صحیح بخاری کا حدیث اعمی اور ابرص کے
قصہ مین کہ لفظ بدا اوسمین موجود ہی اون بد مذہبون کی کتابون کو جانی دو اہل سنت
کی کتابون مین جو منقول ہین واسطی جواب کی اوسیکو دیکہو کہ کیا حال ہی طول کے

لی ناسی تفصیل نہین کی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ جو تخطیہ اس امور کا اسنی کیا اس
سی جگہ کیا کام چشم ما روشن مگر یہہ قول اسکا نصیب دشمنان اسمعیلیہ کیون سنی ہونی
لگی یہہ وہی بد بیان اور خود بہکنا اور بہکانا ہی عوام اور اثر مستی سشراب قہر الہی کا ہی اور
خناسی نہین تو ایسی مقتدائی دین کی حقین جسکا ایک ذرہ کمالات کا ہمنی بہلی اسکی مقابلہ
مین بیان کیا ہی یہہ کلمات سو ادب کے کیون کہتا پر اس سی تعجب کیا ہی وقصہ اس
سی زیادہ تر ہی ہین اور یہہ ہی پر دیتین سابق تبرا کاملین کی حقین کر کیا **قول مو**
سوسکا صرف الفاظ عربیہ کا ہندی ترجمہ کرنا کافی نہین **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یاأیها النبی بلغ ما انزل الیك من ربك فان لم
تفعل فما بلغت رسالته تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تبلیغ کر کی فرمایا فلیبلغ
الشاهد الغایب اور فرمایا بلغوا عنی تو واسطی امتثال امر کے بعض کاملین امت
نی تو الفاظ کی تبلیغ کی اور بعضون نی او سی تبلیغ کی ساتہہ تفسیر اور شرح حدیث
بہی کر دی کہ یہہ سب تبلیغ ہی اور استنباط بہی جو مجتہد کرتے ہین اسمین آگیا
اور بعضون نی تراجم قران اور حدیث اور عقاید اور فقہ اور اخلاق کی ہر زبان مین
ہو وہان رایج تہی کر دی یہہ سب تبلیغ ہی اور یہہ سب اقسام تبلیغ کی مدت سی اس
امت مرحومہ کی علماء مین چلی آتی ہی ہندوستان مین ہندی زبان بہت مفید ہی کیونکہ
سب لوگ عربی فارسی نہین سمجہتی اور اس تراجم ہندی سی ہزاروں زن و مرد عالم
دین کی ہو گئی منصف مسلمان کو اسمین غور چاہی تو یہہ بات اسکو نہایت شاق ہوئی
اور بر چہیان اسکی دل پر لگین کیونکہ یہہ تو خناس ہی اور شرک و بدعت اور معاصی کا
دریردہ خواہان ہی تو اسلئی تراجم ہندیکو بی اعتبار کرتا ہی اور لوگون کی دلون سی اوکی قدر
دور کرتا ہی تو اب مسلمان لوگ اوسکی بات کی طرف کان نہ دہرین اپنا نقصان نہ کرین

لوگ

کیونکہ یہہ تو خناس ہی اور تقویۃ کا خصوصا اہل سنت کا دشمن اور یہہ جو کہتا ہی کہ ہندی
ترجمہ کافی نہین جو نصوص کے منسوخ اور مخصوص اور مأول ہوون وہان کیون نہین
ترجمہ کافی ہی عالم ربانی نے تو ایسا کیا ہی اور جو کہین کچھہ خفا موافق بشریت کی
بالسبب تفاوت اذہان کی باقی رہگئی تو اوسکو اور علما دین دارد ور کردیتی ہین
مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ قضیہ عقلیہ اتفاقیہ ہی یہہ تو ہمیشہ ہی چلا آتا ہی کہ
اوپر کے لوگون کا بیان جو بہت لوگ نہین سمجہتی کیا قران و حدیث مین کیا دوسرے
کاملین کے اقوال مین تو نیچی کے لوگ اوسکو بیان کردیتی ہین اور اوسمین بہی جو
کچھہ خفا رہگیا تو اور دوسرے اوس خفا کو دور کردیتی ہین ورنہ ہم جرا تو یہہ خناس
صحابہ پر رفوا اعتراض کریسے کہ تمہارے تو بیان مین اس قدر خفا رہگیا تہا کہ تابعین نے
اوسکو بیان کردیا تو تمنی کیون اوسکو بیان کیا تہا اور ایسی ہی جو تابعین کے بیان مین کچھہ خفا رہا تو تبع تابعین نے بیان
کردیا یہہ اعتراض تابعین پر بہی کریگی کہ تمہارا بیان کافی نہین تہا تمنی کیون بیان کیا تہا نہین سمجہا کہ اوپر والی اگر بسطح اور کلام اپنا کرتی
اگر اسمین کچھہ خفا ہوتی پہنچتا تو ہمکو دین کیونکر پہنچتا اب جان لینا چاہیی کہ ثبوت میزان اور وزن
اعمال اور ثبوت صراط اور اوسپر مرور مین اور ثبوت عذاب القبر وغیرہ مین جو نصوص
وارد ہین اور ظاہر معنی نصوص کا جو ترجمہ ہندی فارسی اوس ظاہر معنی مین کافی ہیہ
وہی مراد ہی معتزلہ نی اوسکا انکار کیا اور حاصل اونکی کلام کا یہی ہیہ کہ صرف ترجمہ
ہندی فارسی کردینا نصوص کے مراد مین کافی نہین بہت کچھہ چاہیی تو اونہون نے
عقل چہز دی اور اصول فلاسفہ کو دخل دیکر احکام مذکور کا انکار اور نصوص کے تاویل
کرگئی تو اہل سنت اونکی رد مین کہتی ہین النصوص محمولۃ علی ظواہرھا
یعنی اوسکی جو ترجمہ ہندی فارسی سے معنی سمجہی جاتی ہین وہی مراد ہین اور وہ تراجم کافی
ہین تو ہم کہتی ہین کہ وہ تراجم اگر کافی نہون تو معتزلہ پر رد اہل سنت کا تمام نہو البتہ جو

اور قسم کتاب اور سنت سوای نصوص کے ہو اور مخالف ان نصوص سے ہو تو اسکو تاویل
کردین کی تو اب معلوم ہوا کہ یہہ کلام موسوسکا تائید معتزلہ کی لئی ہی **قول موسوسکا**
بہت کچہہ درکار ہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ اول تو نصوص کی معنی ظاہر ہوتی ہین ان
تعبیر کرنا کافی ہی اور اگر بہت کچہہ درکار ہی تو وہ بہت کچہہ علماء ربانی علیہ الرحمۃ کے پاس
موجود تہا اسی لئی بعد بر ترجمہ کی شرح اور بیان کردیا ہی یہہ بہی دہی بہت کچہہ کے زمانے
ہی لیکن شعور چاہیی یہان ایک بڑے مزے کی بات ہی سنا چاہیی نصوص معنی ظاہر
کہ شامل اقسام خفی المعنی گو نہون یعنی خفی اور مشکل اور مجمل اور متشابہ کے مقابل
کردہ قطعی ہین اونمین اہل سنت کا مذہب یہہ ہی کہ **النصوص تحمل علی**
ظواهرها تو ترجمہ وہان کافی ہوگا کیونکہ کافی تو تب نہو کہ اونکی ظاہر معنی مراد
نہون اور وہ اپنی ظواہر پر محمول نہون اور یہہ عین انکار کرتا ہی اور سلب کی کہتا
ہی تو اس مسئلہ مین اہل سنت سے خارج ہوا موافق اپنی قرارداد کی اور مسلم کے تو
یہان تقیہ اوسکا جاتا رہا اور جہوٹا دعوا اوسکی سنی ہونیکا دور ہوا مثل مشہور
ہی دروغگو را حافظہ نباشد **قول موسوسکا** خصوصا باب الہیات اور نبوت
مین تو اسپر قناعت کرنے مین سارا دین برہم ہوجاتا ہی **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ ان دونو باتون مین قران اور سنت اگر محکم اور مفسر ہو بلکہ نص اور ظاہر ہی تو
ترجمہ پر قناعت کرنی سے سارا دین کیون برہم ہو جائیگا مسئلہ الہیہ کا نہ تہوڑا بہلا
لا الہ الا اللہ کا معنی ترجمہ کیا ہنین کوئی لائق پوجنی کے سوا اللہ تعالی کی اور محمد رسول اللہ کا
ترجمہ کیا اور محمد صلعم رسول اللہ تعالی کی اور احکام ہمارے طرف بہیجی ہوی اوسکی ہین بہلا دیکہو مسلمانون
ملاو یہہ کیون نہین کافی ہزارون لاکہون بلکہ اس سے بہی زیادہ لوگ جو اس قدر کلمہ
کی معنی سمجہہ کے مسلمان ہوتے ہین اونکا اسلام ایمان ثابت نہو بہلا دیکہو تو یہہ

رکہ

کیسی بات ہی تو سلب کلی اسکا دعوی غلط ہوا پہر ہم کہتی ہین کہ ترجمہ جو کافی
نہین تو اوسکی سوا اور بہت کچہہ چاہیی وہ بہت یا اوسکی تفصیل کافی ہے
یا اسکی مبائن اگر تفصیل کافی ہے تو یہہ مجمل بہی کافی ہوا ایمان مجمل توحید
اور رسالت پر کافی ہی اگر مباین ہی تو پہر نصوص اپنی ظواہر پر محمول نہوی
دہو خلف **قول موسوسکا** اور یہہ بات ایسی ظاہر ہی کہ مجالس الابرار
بہی جو نجدیہ کا ہم مشرب ہی اور انکا بڑا معتمد ہے لکہتا ہی کہ اللہ تعالی کی معرفت اور
اوسکی رسول کے معرفت مین مجرد ظواہر کتاب وسنت کو تمسک کرنا اصول کفر
سی ہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ سطحی عنبی نوک کا کلام نہین سمجہتا مراد
صاحب مجالس الابرار ومسالک الاخیار ومقامع اہل البدع والاشرار کی دعوی
ہی رفع ایجاب کلی کا نہ سلب کلی یعنی کتاب اور سنت متشابہات بہی ہین جیسے
ید وجہ ساق حقوہ یدین وغیرہا تو یہان یہی جوارح اللہ پاک کو ثابت کری اور رسول
اللہ کے حق مین بشر مثلکم وارد ہی تو اس جناب پاک کو اپنی مثل ہی سمجہنا بروجہ
اور کمالات کہ وہ موجب امتیاز کی ہین سب مخلوق سی اوس جناب مقدس سے
اوس سے آنکہہ چہپانا یا جو آیات کریمہ مین صورت عتاب ہی جیسی وَلَوْ تَقَوَّلَ
عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَاهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
الْوَتِيْنَ یا وَلَوْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ اور مثال اسکی اسکی حقیقت کو نہ
اور ایسا سمجہنا کہ جیسی ایک آدمی زبردست دوسرے کو کہتا ہی تخفیف کے راہ سے
حالت غضب مین تو یہہ اصل کفر ہی بیان حقیقت مراد ایسی کلام کے مواہب لدنیہ
اور مدارج النبوہ وغیرہا مین ہی اور یہہ مراد نہین کہ کوئی آیت کتاب کے اور کوئی
حدیث سنت کی اگرچہ مفسر اور محکم ہے ہوت جیسی ان اللہ بکل شیء علیم

ان الله بما تعملون بصیر یا محمد رسول الله مثل تو اوسکی مجرد ظاہر کو جو تمسک
پکڑی تو کافر ہو جاتا ہی یہہ کوئی عاقل نہ کہیگا چہ جای محقق مذکور اور دیکھو اسی لئی طرح
کتاب فرمایا یہ نصوص اور معتبر اور محکم اور یہہ جو پورا نام کتاب مذکور کا مذکور نکیا
اور اوسکی مصنف کو ہم مشرب نجدیہ اور اونکا بڑا معتمد کہا سبب اسکا یہہ ہی کہ دوسرا
جز نام کا کہ قامع اہل البدع والاشرار ہی اسنی اپنی حق مین موجب قدح کا سمجہہ کی
کہ یہہ سرآمد اہل بدع اور اشرار کا ہی چھوڑ دیا اور یہہ جو ہم مشرب نجدیہ اور مرشد
انکا کہا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ تو قایل ہی کہ معارض اقوی سی معارض اضعف
ساقط ہو جاتا ہی تو اس غبی کے مقابل مین ہم ایسی عالم کی طرف سی اوسکی مصنف
کی کمال مدح ثابت کردینگی کہ اسکو اوس عالم سیکے ساتہہ یہہ بہی نسبت نہو جیسی قطرہ
کو دریا سی اور یہہ نسبت ہر کسیکو معلوم ہو سو یہہ ہی سنو کتاب مجالس الابرار
ومسالك الاخيار ومقامع اهل البدع والاشرار فی علم
الوعظ والنصيحة يتضمن فوايد كثيرة من ابواب اسرار الشرايع
ومن ابواب الفقه ومن ابواب السلوك ومن ابواب رد البدع
والعادات الشنيعة لا علم لنا من كان مصنفه الا ما يكشف
عنه هذا التصنيف من تدينه وتورعه وتفقهه فی العلوم الشرعية
ولنعم ما قيل لا تنظر الى من قال واسمع ما قال فانما يعرف الرجال
بالحق لا الحق بالرجال والله تعالى اعلم بالصواب وعنده حسن
المآب هذا من فوايد خاتم المحدثين والمفسرين مولانا ومولى
الكل الشيخ عبد العزيز الدهلوی قدس سره العزيز رقمه
تقريظا على ذلك الكتاب المستطاب اب حکایت سنو حضرت ملك العلما

قدس سرہ العزیز کی بات پر عمل کریے اور جسکا جی چاہی ہو اون کی للاکی کہتی پر
اعتماد کری جو طالب آخرت ہو اور اس کتاب مستطاب کو دیکہی اور علم تفسیر اور
حدیث اور عقاید اور فقہ اور اخلاق وغیرہ سی واقف ہو وہ جان لیگا کہ یہہ کتاب
خوبی مین بی نظیر ہی **قول موسوسکا** بعض مترددین نی یہہ حال سنکر استدعا
کی کہ چند باتین مولوی اسماعیل کے اس طرح سبکے نقل کردیجی کہ موافق مخالف
سی تحقیق کی جاوین ہر چند دانشمندون پر مولوی اسماعیل کے کلام سے ظاہر ہے
کہ اونکو اصلا قید مذہب وملت کی نہین ہی اور سیف الجبار وغیرہ رسایل میں
محقق ہو چکا **جواب اسکا** یہہ ہی حال رسایل مذکور کا تو دیکہنی سے معلوم ہوگا
پر اتنا کہا جاتا ہی کہ ملت سی اگر مراد یہہ ہی کہ مولوی اسماعیل کو قید دین اسلام
کی نہین ہتی کبہی مسلمان کبہی یہود کبہی نصرانی کبہی مشرک بنتی ہتی تو یہہ بات قابل
جواب کی نہین ہی جواب اسکا ہر کوئی جانتا ہی کہ یہہ جہوٹہ ہی اور اگر مراد ملت سی وہی
مذہب ہی تو اسکا جواب یہہ ہی کہ قید ایک مذہب کی اکثر لوگون کی حقمین اگرچہ اولی
اولی اور مستحسن بلکہ ضرور ہوتی ہی کیونکہ دین پر چلنا سہل ہو جاتا ہی لیکن ہر شخص
کی واسطی ضرور نہین جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دی وہ کیون تقلید کری یہہ
تقلید ایک شخص معین کی اسپر اگر کوئی ادلہ شرعیہ اربعہ سی ہو تو لاو ذکر کرو تقلید
تو واسطی بی علم کے ہی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون سید شریف
نی شرح حکمۃ العین کے حاشیہ مین فرمایا ہی کہ اولاد رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک جسمی ہین وہ سادات کرام اونپر صدقہ زکوۃ کا حرام ہے دوسری
اولاد روحی وہ علماء عظام ہین اونپر تقلید جو دوسرے عالم کا صدقہ ہی حرام ہے
اور جو تحقیق اصل ہوئی اور تقلید ضروری یعنی وقت ہو لی مرتبہ تحقیق کی ضرورت

پڑھی تو ہو گئی تو اسی لئے مجتہد مخطی کو بھی ایک اجر ہی اور اگر مصیب ہو تو دو اجر بخلاف
عامی مقلد کے کہ اسکو خطا میں نہ دونا اجر نہ ایک محقق کی حق میں کلام بر سبیل تنزل کیا
گیا و الا عامی اور مقلد کو بھی موافق تحقیق متاخرین اور متقدمین کے تقلید ایک
شخص کی لازم اور واجب نہیں اگرچہ اولی اور بہتر اور موجب سہل ہونی عمل کے
ہی اس ہماری دعوی پر صحابہ رض کا اجماع حجت اور دلیل ہی تو جو شخص کہ تقلید ایک
شخص کی لازم اور واجب کہتا ہی وہ غلط کہتا ہی جو عدم وجوب پر اجماع صحابہ کے
ہی انہو نسے اسکو علم نہیں اب سنو اسکا بیان مسلم کتاب علم اصول الفقہ کی جس خوبی
سی ہے اور اخیر اور پچھلی کتابوں میں صاحب بیان کی ہیں اوسمیں ہمارا مطلب ہے اور
تحریر محقق ابن ہمام کی اور اوسکی شرح میں بھی ایسی ہے سو اب پہلی کتاب اور اوسکی
شرح کی عبارت نقل کی جاتی ہی مسلم اور اوسکی شرح میں یوں ہی مسئلہ قال

الامام (یعنی امام الحرمین) اجمع المحققون على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة
رضوان الله تعالى عنهم فان اقوالهم قد يحتاج فى استخراج الحكم
منها الى تنقير كما فى السنة ولا يقدر العوام عليه بل يجب عليهم اتباع
الذين سبروا اى تعمقوا وبوبوا اى اوردوا ابوابا لكل مسئلة
على حدة فهذبوا مسئلة كل باب ونقحوا كل مسئلة عن غيرها
وجمعوا بينها بجامع وفرقوا بفارق وعللوا اى اوردوا لكل مسئلة
مسئلة علة وفصلوا تفصيلا يعني يجب على العوام تقليد
من تصدى بعلم الفقه لا الاعيان الصحابة المجملات الاقو

وعليه ابتنى ابن الصلاح منع تقليد غير الائمة الاربعة
الامام الهمام امام الائمة امامنا ابو حنيفة الكوفي والامام

مالك والامام الشافعي والامام احمد رحمهم الله تعالى
وجزاهم عنا احسن الجزاء لان ذلك المذكور لم يدر
في غيرهم وفيه ما فيه في الحاشية قال القرافي انعقد
الاجماع على من اسلم فله ان يقلد من شاء من العلماء
من غير حجر واجمع الصحابة على من استفتى ابابكر و
عمر اميري المومنين فله ان يستفتي اباهريرة ومعاذ
بن جبل وغيرهما ويعمل بقولهم من غير نكير فمن
ادعى برفع هذين الاجماعين فعليه البيان انتهى فقد
بطل بهذين الاجماعين قول الامام وقوله اجمع المحققين
لا يفهم منه الاجماع الذي هو الحجة حتى يقال يلزم تعارض
الاجماعين بل الذي يكون مختارا عند احد ويكون الجماعة
متفقين عليه يقال اجمع المحققون على كذا انتهى في كلامه
خلل اخر وهو ان التبويب لا دخل له في التقليد وكذا التفسير
بان المقلدات فهم مراد الصحابي عمل والا سال عن
مجتهد اخر فافهم وبطل بهذا قول ابن الصلاح ايضا ثم
فيه خلل اخر اذ المجتهدون الاخرون ايضا بذلوا جهدهم
مثل الائمة الاربعة وانكار هذا مكابرة وسوء ادب بل الحق
انه انما منع من منع تقليد غيرهم لانه لم يبق رواية مذاهبهم
محفوظة حتى لو وجد رواية صحيحة من مجتهد اخر يجوز
العمل بها الا ترى ان المتاخرين افتوا بتحليف الشهود اوانه

له من قبر التذكية على مذهب ابن ابي ليلى فافهم انتهى ما تحقيق
سی معلوم ہوا کہ طعنہ زنی خصوصا ایسی علماؤن پر بعدم تقلید مذہب اور ملت کی اور
دوسرے مطاعن منشا اسکا وہی نشہ شراب قہر الہی کا ہی جیسی مکرر معلوم ہوا **قولہ**
موسوسکا جب استدعای سایل دس متولی مولوی اسماعیل کے بطور نمونہ اور
کلام جماعت او نہر بہایت سجلات اور قلت فرصت مین لکہدی گئی اُس شخص نے
سوال جواب مرتب کرکے علماء موافق اور مخالف کی اگی پیش کیا علما حقانی اہل
سنت جماعت نی مہر و دستخط سی مزین کر دیا اور مخالفین سی بعضون نے باوجود
اقرار حقیت جواب کے مہر کرنے مین عذر کیا مصلحت دنیا دیکا حافظ احمد علی صاحب
نی اول اقرار کیا کہ پہلا مسئلہ تو بالیقین موافق معتزلہ کی ہی باقی کو مینی نہین
دیکہا پہر جب کہا گیا کہ دیکہی اگر صحیح ہو تو مہر کیجی اور شبہہ ہو بیان کیجی جواب دیا
کہ کسیکی عیب چینی مجہسی نہین ہوتی جواب کہا گیا کہ اظہار حق اور تصحیح عقاید فاسدہ عوام
اور ہدایت انام ہی اسمین کچہہ قباحت نہین بلکہ ضروری انبیا علیہم السلام کے عیب
چینیان اگو گوارا ہین اور اظہار حق ناگوار ہر چند اس باب مین طول فیما لیس ہوا مگر
حافظ صاحب نی فتوی پر مہر نکر سکا تو جواب ندیا مگر اپنی موہنہ پر ایسی مہر خموشی کی لگائی
کہ اس امر مین کچہہ بولیا **جواب اسکا یہہ ہی** کہ حافظ صاحب تو مخالفین تحقیق ہی
واسطی اسنی اس کلام مین اونکی موہنہ پر مہر لگانی ٹہیرای پہر یہہ موسوس کہ اسکی
دلپر اور کانون پر اللہ تعالی نے مہر لگادی ہی کہ حق بات اسکی دلمین نہین پہنچتی
اور کانوں مین نہین پہنچتی تو جو حافظ صاحب نے ایسا احمق اور ابلہ دیکہا تو اسکو
جواب ابلہ فریبی کا دیکی اور اپنا مطلب بچا گئی پر اسکی کانون اور دلپر مہر الہی تہی کیونکر
اوس جواب کو سنتا اور سمجہتا وہ جواب یہہ دیا کہ پہلا مسئلہ تو بالیقین موافق معتزلہ

کی ہی جو ایسہ ہوتا تو پھر پوچھتا کہ یہہ کہو کہ پہلا مسئلہ مخالف اہل سنت کی بہی ہی یا نہیں
اسلئے کہ بعضی مسئلہ اہل سنت کی تو موافق معتزلہ کی بہی ہین اسمین قباحت نہین جیسی
حسن اور قبح عقلی کا ہونا مثلا نزدیک ماتریدی اور صوفیہ کرام کے اور قباحت ہو تو
مخالفت مین ہو اہل سنت کی نہ صرف موافقت مین معتزلہ کی مگر یہہ ایسہ سمجہہ کیا کہ
پہر میرے مطلب کے موافق تو جواب دیدیا پہر کی **قول موسوسکا** یہ ہو کہ حضرت
شاہ احمد سعید صاحب زاد برکاتہ کی سامنی علی روس الاشہاد میٹ آیا مسجد جامع
مین جو لوگون نی مولوی نصیر الدین صاحب وغیرہ سی پوچہا مولوی نصیر الدین صاحب
نی کہا کہ ہمارا کہنا کوئی نہین مانتا پہر ہم کیون دخل کرین لوگون نی عرض کیا کہ آپ اگر
معقول بات کہین گی تو ہم کیون نہ مانینگی جواب دیا کہ ہمارے کہنی سی الو کا گوشت
پہلی کہا لو تب اسکا جواب ہم دین علی ہذا القیاس جیسی دیکہا ایسی ہی پریشان باتین
کہین و اسلئے اطلاع خاص و عام کے یہہ ماجرا مع استفتا تحریر کیا گیا عبارت اوسکی
یہہ ہی انتہی کلام الموسوس **جواب اسکا یہہ ہی** کہ مولوی نصیر الدین صاحب نے
جو جواب دینا اپنا الو کی گوشت کہانی پر رکہا تو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نے اوسکی دوسون
وسوسون کو شاید نہین دیکہا یا سرسری دیکہا اور غور اور تامل کیا نہین تو باعث اوسکی
کلام کا اوسوقت وہان موجود تہا ایس موسوس سے اگر الو کا گوشت نہین کہایا تو الو کہنی
مین کیا بیان اسکا یہہ ہی کہ عداوت اہل اللہ کے وبال مین اسکو شراب قہر الہی پلائے
گئی تو یہہ اوس شراب سی بدمست ہوا پہر اسنی نقل اور گزک کی لئی موافق دستور شرابیون
کی الو کی گوشت کی کباب بنائی اور اوس شراب کی گزک کری ایک تو بدمست ہوا پہر اوپر
سی الو کی گوشت کی کباب کہا کر اولو بنا تو مولوی صاحب کو چاہی تہا کہ جواب دیدیا ہوتا پر
ندیا شاید وسوسون کو نہ دیکہا یا دیکہا پر غور نفرمایا و اللہ تعالی اعلم بالصواب موسوس نے

کہا چند معقولی ایک شخص سے اور ایک جماعت کا کلام اور نیز علماء دین دار کے حضور مین پیش
کی جاتی ہین امید ہی کہ بلحاظ تاکید اکید خدا اور رسول کی کہ اظہار حق مین اور وعید شدید کے
کہ اخفاء حق کے حق مین وارد ہی بعد ملاحظہ مقولات قایل اور رد جماعت کی سوال سایل
کا جواب صاف صاف لکھدیں انتہی جو سوال سایل کے صاف صاف جواب لکھدین کے
وجہ معقول ہی تو اہل سنت اور جماعت کی سلف اور خلف سی مرجحا اور موافق قواعد
مقررہ انکی کے جو علوم شرعی مین ہین منقول ہی لکھنا ضرور ہوا پھر اگر اتفاق ہوا تو بہتر
نہین تو وہ موافق سواد اعظم اور تحقیق کے ہوگا **قایدہ** جاننا چاہی کہ جماعت جسنی
قایل یعنی عالم ربانی علیہ الرحمہ کی اقوال رد کئی اس معترض نے کنایہ اپنی نفس سے کیا
ہی پر بطور توریہ اور ایہام اور تقیہ کی کیونکہ معترض تو شیعی ہی جیسی مقدمہ مین اور
اوسکی کلام سی بہی سابق معلوم ہو چکا ہی اور مراد اس شیعی سے حقیقت مین وساوس
خناس ہین چنانچہ ان ردون کی دفع سی ثابت ہوگا تو ہم ان ردون کی تعبیر ساتھ
وساوس کے کرین گی اور اونکی جوابون کی تعبیر مین دفع وساوس کا کہین گے مقصد پہلا
وسوسہ یہہ قول اوسکا پہلا **مقولہ قایل** کا شرک بخشا نہ جاویگا جو اوسکی سزا
ہی مقرر ملی گی پھر اگر پہلی درجہ کا شرک ہی کہ آدمی جس سی کافر ہو جاتا ہی تو اوسکی سزا
یہی ہی کہ ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا اور جو اوس سے اوترلی درجی کے شرک ہین اونکی سزا
جو اللہ تعالی کے ہان مقرر ہی سو پاویگا اور باقی جو گناہ ہین اونکی جو جو کچھ سزائین اللہ
کی ہان مقرر ہین سو اللہ کے مرضی پر ہین چاہی دلوی چاہی معاف کری انتہی جماعت نے
کہا کہ یہہ جو اسمین گناہ کو تین قسم ٹہیرایا ایک شرک کفر اوسکی سزا ہمیشہ دوزخ دوسرا
غیر کفر اوسکی سزا مقرر ہی اور دونون غیر مغفور تیسری کی سزا اللہ کی مرضی پر سو یہہ بات
مخالف ہی اہل سنت کی مذہب سی کہ سوای کفر کی ساری گناہ قابل بخشش کے ہین انتہی

دفع اس وسوسے کا یہہ ہی کہ اس آیہ کریمہ میں ان اللہ لا یغفر ان
یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء لفظ ان یشرک بہ میں تین احتمال ہیں
ایک یہہ کہ مراد اس لفظ سے بطریق مجاز کی مطلق کفر ہی شرک اکبر ہو یا اور قسم کا کفر جیسے
کفر انکار کرنے سے حضرت صانع کی عزوجل مثلا تو سب گناہ سوا کفر کی کبیرے یا صغیرے
یہاں تک کہ شرک اصغر بھی نیچے یغفر ما دون ذلک کی داخل ہی دوسرا احتمال یہہ کہ شرک
اکبر مراد ہی بالخصوص یعنی شرک اصغر اس لفظ سے نکال دیا جاوے بطریق تخصیص عام کے تو
بھی شرک اصغر اور دوسرے کبیرے اور صغیرے داخل رہی نیچے مغفرت کی ہاں دون
جو بمعنی نیچے اور کمتر کی ہوگا تو کفر جو سوا شرک اکبر کے ہو اس آیت میں اوس سے تعرض
نہوا نہ عدم مغفرت کر کی نہ مغفرت کر کی اور اسمیں کچھہ مضایقہ نہیں اس کفر کا حکم
اور نصوص سے معلوم ہی اور جو ما دون بمعنی غیر اور سوا کی ہو تو کفر بھی داخل نیچے
یغفر کے رہا تو تخصیص کفر کے لفظ عام ما دون سے کرنے ضرور ہوگی تو مخصصات اسکے
اور نصوص ہیں یہہ دونوں احتمال منشاء اعتراض کا عالم ربانی پر ہی تیسرا احتمال یہہ کہ
مراد اس سے مطلق شرک ہے اکبر ہو یا اصغر اور لفظ ما دون بمعنی تحت ضد فوق کے
یعنی کمتر تو معنی یہہ ہیں کہ اللہ نہیں بخشتا کسی شرک کو اکبر ہو یا اصغر اور بخشتا ہے
اوسکو جو نیچے اور کمتر ہو شرک سے تو اس احتمال میں بھی اور قسم کفر کا جو سوا شرک
اکبر کے ہو تعرض نہوا اور ہی نصوص سے اسکا حکم معلوم ہوگا پر احتیاج تخصیص کے بھی ہو
تو سب صغایر اور کبایر سوائی شرک اصغر کے نیچے ما دون ذلک کے داخل رہی اور
کفر جو شرک اکبر ہو اور شرک اصغر ان یشرک بہ میں داخل رہی اور یہی مراد عالم ربانی کی ہے
اور ظاہر بہ نظر قواعد عربیہ اور اصول فقہ کی یہی احتمال ثابت ہوتا ہی واللہ تعالی اعلم تو اول دونوں
پہلوؤں کو دلیل سے نکال دیتے ہیں اور احتمال ثالث کو ثابت کرتے ہیں

اور کہتی ہیں کہ پہلا احتمال مجازی ہی کیونکہ لفظ شرک کا تو مطلق کفر کی لیے موضوع نہیں
اور شرط مجاز کے یہہ ہی کہ قرینہ صارفہ حقیقت سی پایا جاوے اور یہاں پہ قرینہ صارفہ
موجود نہیں کیونکہ شرک کی تو یہاں معنی مراد ہو سکتی ہیں جیسی کہ آگی معلوم ہوگا انشاء
اللہ تعالی تو معلوم ہوا کہ جو خیالی یا اور کسی کتاب میں معنی ان یشرک کی ان یکفر بہ
لکھی ہیں سو تحقیق کی خلاف ہیں اور درجہ اعتبار سے ساقط اسلئے کہ قرینہ صارفہ ارادہ
معنی موضوع لہ سی اسمیں نہیں ہے اور وہ جو خیالی میں دلیل کی ہی کہ تعبیر کفر کی ساتھ
شرک کی کری اسلئے کہ کفر عرب کا شرک تہا تو اول تو مجاز ثابت کر لو پیچھے تخصیص تعبیر
کی وجہ بیان کرو اور یہی کہتی ہیں کہ اگر مراد یہہ ہی کہ کفر عرب کا منحصر تہا شرک میں تو یہہ
ممنوع ہی بعضی انکار صانع سی کرتی تہی وما یہلکنا الا الدہر مظہر میں ہی یہہ انکار صانع کا ہی
اور بعضی نبی سی انکار کرتی تہی شاعر ساحر مجنون کہتے تہی بعضے بعث سی انکار کرتی تہی اس مضمون کی آیتیں بہت
ہیں اور اگر مراد یہہ ہی کہ کفر اونکا شرک ہی تہا تو یہہ موجب خاص تعبیر کا نہیں ہو سکتا
قرآن مجید تو فصاحت بلاغت میں اعجاز ہی اور عربی مبین پہلا ان یکفر بہ کہنی سے
کیا مانع تہا کہ کمال واضح ہوتا اپنی مراد میں اور شامل ہوتا سب افراد کفر کو تو معلوم
ہوا جہاں کفر فرمایا ہی وہاں کفر اور جہاں شرک فرمایا وہاں شرک مراد ہے
اور اسیطرح احتمال ثانی کہ تخصیص عام کیجے ہی صحیح نہیں کہ یہہ تخصیص بلا مخصص ہے
رہگیا احتمال ثالث وہی صحیح ہی بنظر قواعد مذکورہ کی اب بیان اسکا سنو ضربا
ضربت زید ضربا میں مثلا تاکید ہی اس حدث کی جو مدلول فعل کا ہی اور
نکرہ اگر حدث مدلول فعل نکرہ نہو تو تاکید اوسکی ضربا ہی کہ نکرہ ہی نہوگی اسلئے کہ جاءنی
الرجل الرجل جاءنی الرجل نفسہ وعینہ کہتی ہیں اور جاء الرجل رجل والرجل نفس رجل نہیں
بدون تعیین تاکید کی نہیں کہتی کیونکہ تاکید تو افادہ مفاد کا ہی من غیر زیادة صرح بہ فی التلویح

اور افادہ غیر مفاد کا واسطی ہی نہ تاکید اور جو معرفہ نکرہ ہو کی معاد ہو تا ثانی غیر اولی
کی ہوتا ہی اور مغایرۃ منافی تاکید کی ہی اور جس جگہہ جو معرفہ نکرہ ہو کر معاد اور
نکرہ سی وہی معرفہ مراد ہو تو وہ جگہہ تاکید سی غیر ہوتی ہی جیسی اس قول مین حق تعالی
کی انما الحکم الله واحد اور جیسی اس بیت حماسی مین صفحنا عن بنی ذهل
وقلنا القوم اخوان عسی الایام ان یرجعن قوما کالذی کانوا اور غیر
ان دو مثالون کی دیکھو نکرہ اول مثال مین خبر ہی اور دوسری مثال مین مفعول بہ
تو مقام تاکید کا نہین اور یہی دلالت فعل کی حدث کلی پر ہی کہ وہ مدلول نکرہ کا ہی نہ حدث
جزئی اسلئی کہ بیچ مثال جاءنی زید و عمرو کی صدر الشریعۃ نی جاءنی دوسرا مستقل
کی لئی مقدر کر کی کہا ہی کہ ضروری ہی یہہ کہ مجی زید کی غیر مجی عمرو کی ہی علامہ تفتازانی
نی اوس پر رد کیا اور کہا کہ تقدیر جاءنی دوسری کی حاجت نہین اسلئی کہ مجی جو مستفاد
جاءنی سی ہی وہ معنی کلی ہی کہ تعلق اوسکا متعدد سی ممکن ہی لہذا علماء عربیۃ اجماع
رکھتی ہین اسپر کہ یہہ باب عطف مفرد سی ہی مفرد پر نہ قبیل عطف جملہ سی ہی جملہ پر
بالجملہ حدث جو مدلول فعل کا ہی بیچ معنی نکری کی ہی اور کلی اور یہی فعل صفت
نکری کی واقع ہوتا ہی نہ صفت معرفی کی رایت رجلا یرمی کہتی ہین اور رایت
زیدا یرمی نہین کہتی توصیف سی بلکہ کہتی ہین یرمی حال ہی زید سی نہ نعت تو فعل
نکرہ ہو کا نہ معرفہ اسلئی کہ نعت اور منعوت مین اتحاد تعریف اور تنکیر مین شرط ہی
اور یہی مقررات ائمہ عربیہ سی ہی کہ ان مصدریہ کی ساتھہ فعل بمعنی مصدر کی ہوتا
ہی جیسی اعجبنی ان یقتل زید بمعنی قتل من زید لہذا التقدیم معمول مصدر کی مصدر پر جایز
نہین رکھتی جیسی تقدیم معمول ان یقتل کی ان یقتل پر اور اسی لئی کہ فعل
بسبب دخول ان کی مصدر کی معنی مین ہوجاتا ہی اس ان کو مصدریہ کہتی ہین اور اس

عمل مصدر منون کا شایع اور کثیر ہی بخلاف مصدر معرف باللام کے کہ اوسکا عمل قلیل
ہی بسبب اسکی کہ مشابہت دونوں مین کم ہو گئی کیونکہ فعل تو نکرہ ہی اور یہہ معرف
باللام معرفہ اور قرآن مجید لغت عرب فصیح اور بلیغ پر اور موافق محاورہ فصحا
اور بلغا کی نازل ہوا ہی تو بنا بر قواعد مقررہ اور مؤسسہ کی کہا جاتا ہی کہ لفظ ان یشرک
بہ کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ مین بمعنی اشراکا بہ کی ہو کا نہ الاشراک
کی اور اگر کسی تفاسیر مین بجای اشراکا منون کی الاشراک بہ معرف باللام مذکور
ہو تو لام زائد ہوگا یا لام استغراق کا مراد ہی اور تسلیط نفی ہی اسپر عموم نفی نہ نفی
عموم مراد ہوگی بنظر ان قواعد مذکورہ کے اور کلام بہی محتمل ہی اسلی کہ لیس کل جیسکہ
سور رفع ایجاب کلی کا ہی واسطی سلب کلی کی بہی مستعمل ہی صرح بہ سید الشریف
فی حواشیہ علی شرح الشمسیۃ حیث قال فیہا تحلی ہذا لیس کل
یحتمل سلبا کلیا اور اشراک اور شرک دو نوع ہین شرک اکبر اسکو شرک جلی
بہی کہتی ہین اور شرک اصغر اسکو شرک خفی بہی کہتی ہین شرک جو دو نوع ہی ہر دو نو
نوعون شرک سی تعبیر ساتہہ مطلق شرک کی بدون تقیید کی ساتہہ اکبر اور اصغر
قرآن مجید اور حدیث شریف مین واقع ہی کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک
بہ شرک اکبر مین اور کریمہ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا شرک اصغر مین کہ عمل عبادت
مین ریائی نازل ہوئی ہی کما اتفق علیہ التفاسیر اور جو ان یشرک بمعنی
اشراکا بہ کہ مفعول بہ لا یغفر کا واقع ہی تو نکرہ سیاق نفی مین واقع ہوا جیسکہ ما
ضرب زید احدا مین اور جیسکہ اس کریمہ مین ان اللہ لا یستحیی ان یضرب
مثلا ای لا یستحیی ضرب مثل ای مثل کان اور جیسی اس آیت کریمہ مین وَ
ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب الآیۃ یعنی

لسی

کسی آدمی کی حد نہین کہ اوس سی کلام کری اللہ مگر اشارہ سے یا پردہ کی پیچھی الخ
اور جیسی اس آیت مین اولئك ما كان لهم ان يدخلوها الا خائفين
جمیع افراد دخول سے مراد ہین بدلیل استثنا اور جیسی اس کریمہ مین لا جناح عليكم
ان تبتغوا فضلا من ربكم سب افراد ابتغا کی ظاہر مراد ہین واللہ تعالے
اعلم اور قواعد مقررہ عربیہ اور اصول فقہ سی ہی کہ نکرہ سیاق نفی مین مفید استغراق
کا ہی خواہ اسم نکرہ ہو جیسی ما جاءنی احد خواہ فعل جیسی لا اكل اول مین فرد منتشر
کی نفی ہی کہ مدلول اسم نکرہ کا ہی دوسرے مین نفی ماہیت کی کہ مدلول فعل کا ہی نفی
جمیع افراد کی ہو جاتی ہی یہی استغراق ہی تو مدلول صریح اور ظاہر نص مذکور کا
یہہ ہی کہ اللہ تعالی نہین بخشتا کسی نوع شرک اور کسی فرد شرک کو جلی ہو یا خفی اور
بخشتا ہی وہ جو نیچی اور کمتر شرک سی ہو اور دون بمعنی تحت ضد فوق سے لیے اور بہ
بمعنی غیر کے ہی اور دونون معنون سی تفسیر صحیح ہی پر اوپر تقدیر معنی غیر کے
احتیاج پڑیگی طرف تخصیص کر دینی اور نکال دینی اوس کفر کے جو سوا شرک کی ہی
ما دون سی یعنی وہ مخصوص جنکی کافرون کا مخلد فی النار ہونا ثابت ہی اون نصوصون
نی اس کفر کو ما دون سی نکالدیا بخلاف معنی تحت کی کہ اس تقدیر پر کفر ما دون مین
داخل ہی نہین تو حاجت تخصیص کی نہین تو اسلئی یہہ تفسیر اولی ہی اور عدم مغفرت
شرک خفی کی کہ نص کتاب سی بنظر قواعد مذکورہ کی مستفاد ہوتی ہی احادیث صحیحہ
مین اسکی تصریح واقع ہی جیسیکہ آگی آویگا انشاء اللہ تعالی تو تخصیص اور اخراج کرنا
مین شرک خفی اور اصغر کی اور ارادہ کرنی شرک اکبر اور جلی سے بالخصوص کہ خلاف
قواعد مذکورہ کی ہی نص ان الله لا يغفر ان يشرك به سی نص مخصص قطعی الدلالۃ
اور ثبوت جیسیکہ نص کتاب اللہ سے صاحب شرع علیہ الصلوۃ والسلام سی بروایت

صحیح در کار ہی اور بدون نص تخصیص مذکورہ کی مومن باللہ وبالیوم الآخر کو جرأت
اسپر متصور نہیں اور مورد نص ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ کا جو شرک اکبر
ہی اور مورد نص ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا کا جو شرک اصغر ہی یہہ
موجب ارادہ شرک اکبر کا بالخصوص کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ میں اور
موجب ارادہ کرنے شرک اصغر کا آیت ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا سی نہیں ہو
سکتا اسلئی کہ اجماع امت کی اس قاعدہ پر ہی کہ العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص
المورد اگر یہہ قاعدہ نہو تو انقراض زمانی صحابہ رضی اللہ عنہم سی انقراض شریعت
اسلام کا لازم آتا ہی اور وہ جو بعضی تفاسیر میں پہلی آیت کی بیان میں شرک اکبر اور
دوسرے آیت کی بیان میں شرک اصغر بیان کرلی ہیں بدون نفی دوسرے قسم کی
تو یہہ قبیل اکتفا سے ہے ساتھہ ذکر مورد کی نہ جنس سے نفی شرک اصغر سے آیت اولی
میں اور نفی شرک اکبر سے آیت ثانیہ میں نہیں تو قواعد موسسہ اتفاقیہ عربیہ اور
شرعیہ کا ہدم لازم آوے کا وہو باطل بالاجماع تفسیر قران القران میں موافق قواعد
مذکورہ کی ایسا مذکور ہی ولا یشرک جلیا خفیا بعبادۃ ربہ احدا تو جیسی اس آیۃ کریمہ
میں موافق قواعد مذکورہ کی دونو قسم شرک کے جلی اور خفی مراد ہیں تو موافق انہی
قواعد مسطورہ کی اس آیت کریمہ میں ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ دونو قسم شرک
کی چاہی کہ مراد ہوں اور بدون بیان فارق اگر برخلاف اصول مقررہ مذکورہ کی ارادہ شرک
جلی کا بالخصوص اور اخراج شرک خفی کا تخصیص اور اخراج بلا مخصص اور بغیر مخرج کی
ہی تو مقبول نہو گا اور دعوی اجماع اہل سنت کا اس تخصیص پر محل نقاش ہی بلکہ غیر
لائق اعتلال میں اسلئی کہ فرق درمیان مخصص اور ناسخ کی یہی ہی کہ مخصص میں اتصال
زمانی کا چاہی حقیقۃ یا حکما جیسی صورت عدم معرفت تاریخ میں اور ناسخ میں تاخر

سکا تو جو اجماع زمانی نزول وحی مین حجت نہین ہی حجیت اوسکی بعد انقراض زمانی وحی کیے جب
ہی بلکہ زمانی مین نزول وحی کی اجماع منعقد ہی نہین اسلیکہ بغیر شمول حضرت کی صلی اللہ
علیہ وسلم اجماع نہوگی اور جب شمول حضرت کا ہوگا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو صرف
قول حضرت کا کافی ہی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قول سیکے احتیاج نہین تو یہہ اجماع
جو اوپر جواز عفو پر صغیرہ اور کبیرہ کی سوائی شرک جلی سیکے ہوگی تو یہہ اجماع ناسخ
عموم نص سیکے ہوگی نہ مخصص اور یہہ جمہور سیکے نزدیک جایز نہین ہی تلویح مین ہے
و الجمهور على انه لا ينسخ ولا ينسخ به ضمیر ہو کی راجع ہی طرف
اجماع سیکے اور ہدایہ مین منسوخ ہونی متعہ مین کہا ہی قد ثبت النسخ باجماع الصحابة
رضی الله عنهم فتح القدیر مین کہا ہی ليست الباء للسببية فان المختار
ان الاجماع لا يكون ناسخا بہر ناسخ اور حدیث ذکر کردی یا کہتی ہین ہم کہ دعوی
اجماع اہل سنت کا اس تخصیص پر صحیح نہین اسلیکہ اگر یون اجماع ہی کہ شرک اصغر
بدون توبہ کی جایز العفو ہی یعنی یہہ اجماع شرک اصغر کی عفو پر بالخصوص منعقد ہی
تو لاؤ ثابت کرو ہم دیکہین کیونکر ثابت کرتی ہو اور اگر یون کہو کہ اجماع اہل سنت کے
ہی کہ سوا کفر کی اور گناہ صغیر سے اور کبیر سے جایز العفو ہین تو اس عموم مین شرک
اصغر بہی آگیا تو ہم کہتے ہین کہ جایز ہی کہ یہہ عام بغیر شرک اصغر کے مخصوص العفو
ہو جیسی اس سے حقوق کفار اور حقوق دواب اہل سنت کی ہان مخصوص ہین کیونکہ
طریقہ عفو کا انکی اہل سنت کو موافق اصول شرع سیکے معلوم نہین ہوتا کیونکہ طریق
فیصلہ کا درمیان مومنین سیکے تو یون مقرر ہی کہ حسنات ظالم سیکے مظلوم کو دیئے
جاوین گی اور نہین تو سیئات مظلوم سیکے ظالم پر رکہی جاوین گی اور یون بہی ہوگا کہ
اللہ تعالی اپنی فضل سے مظلوم کو بخشدے اور اوسکی دلمین رحم ڈالدی کہ وہ ظالم کو معاف کر دیوے تو

بخش گیا میرا بھائی مسلمان میری سبب سے معذب ہوتا ہی مین نی اسکو بخش دیا اور یہ
تینون صورتین کفار اور دواب مین متصور نہین کیونکہ حسنات ظالم کی اون دونون
کو مفید نہین اور سیئات دواب کی ہین نہین اور کفار کی تو ہین پر مظلوم کو دین اور تخفیف
عذاب کا قصد کرین تو یہہ ہو نہین سکتا کا یخفف عنہم العذاب کفار کی شان مین ہے
تو سوا تخفیف کے دوسرے صورت ہو نہین سکتی تو عام مذکور سے یہہ دو قو ظالم مخصوص
ہوگئی اور عام بہ نظران دونو کی مخصوص البعض ہوا تو اسی صورت سی شرک اصغر بھی
مخصوص ہو بالجملہ اجماع صورت عموم مین معترض کو مفید نہوی تو جب تک کہ اجماع
خاص عفو شرک اصغر پر ثابت نکری اعتراض اوسکا بیجا ہی اور یہہ اجماع خاص ثابت
کرنی مشکل ہی اس آیۃ کی تفسیر مین ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ
جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما
جلالین مین تین وجہین مذکور ہین وھذا ماول بمن یستحلہ او بان ھذا
جزاءہ ان جوزی ولا بدع فی خلف الوعید بقولہ ویغفر ما
دون ذلک لمن یشاء وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہا علی
ظاھرھا وانہا ناسخۃ لغیرھا من ایات المغفرۃ یعنی حضرت ابن عباس رض
سی یون مروی ہی کہ یہہ آیت اپنی ظاہر پر باقی ہی اور جو کوئی مومن کا عمدا قاتل ہو تو اوس
آیتون سی جو اس قاتل کا احتمال مغفرت کا سمجھا جاتا ہی کہ احتمال ہی کہ اللہ تعالی اسکو
بخش دی تو اور آیتین کہ قاتل مذکور کے حق مین مغفرت کی ہین اس آیت سی منسوخ ہو
گئین ہین تو دیکھو قتل مومن کا بغیر استحلال کے نہ کفر ہی نہ شرک اگرچہ وجود اسکی حضرت
عبد اللہ بن عباس رض کی پاس اوسکی بخشش   اور عفو نہین اور ما دون ذلک سے
مخصوص ہی اور خارج تو موافق معتزلہ کی ہوا معہذا کوئی عالم حضرت ابن عباس کو

رضی اللہ عنہا نہین کہتا کہ اہل سنت سی خارج ہوی یا یون کہی کہ معتزلہ سکے برابر ہوے
تو عالم ربانی جو منظر قواعد مقررہ اہل سنت کی فرماتی ہین کہ ظاہر اور صریح اس آیت
سی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الایہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دونو قسم شرک
کی مغفور نہین تو کیونکر نسبت خروج کی اہل سنت سی اور نسبت دخول کی معتزلہ
مین اونکی طرف صحیح ہو گی تو یہہ دونو نسبتین تو صریح جہالت اور ضلالت ہے
جو نص کتاب اللہ سی منظر اور بحکم قواعد معتبرہ عربیہ اور شرعیہ کے جو موافق
اہل سنت کی ہین عدم مغفرت دونون قسم شرک کی دریافت ہوی اب عدم مغفرت
شرک اصغر کی سنت سی سنا چاہیی تو پہلی ذکر کرنی احادیث کی یہہ بہی جان لیا
چاہیی کہ عدم عفو اور عدم مغفرت کو مواخذہ لازم ہی لیکن مواخذہ اور سزا منحصر
اسمین نہین کہ دخول نار ہے ہو بلکہ ہر مصیبت جو پہنچتی ہی وہ سزائی عمل ہے جیسے
جیسی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم
و یعفو عن کثیر تو ما کسبت مین شرک اصغر بہی داخل ہی البتہ سزائی کفر با جود
اور انواع سزا کی خلود نار بہی ہوگا ایک مرتبہ چراغ بی بی عائشہ صدیقہ کا گل ہو
گیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی زبان مبارک سی کہا انا للہ و انا
الیہ راجعون بی بی صاحبہ نے اوسکو مصیبت سمجہا کی تعجب کیا آپنی صلی اللہ علیہ
و الہ وسلم فرمایا کہ جو امر مومن کو پہنچی اور وہ موجب ناخوشی کا اسکو ہوی تو وہ اوسکی
مصیبت ہی تو دیکہو جو شرک اصغر یعنی ریا ہو موجب حبط عمل یا نقصان ثواب کا ہوگا
جیسی اگی آتا ہی تو وہ موجب ناخوشی مومن کا ہوگا بی شک تو یہہ اوسکی مصیبت ہوسے
اور مصیبت کو اللہ تعالی نی سزای عمل فرمایا ہی تو ریا پر جو شرک اصغر ہی مواخذہ ثابت
ہوا تو عدم مغفرت بہی اوسکی ثابت ہوئی اب سنو تفسیر مظہری مین بیچ اس آیت

کرنے کی دلالت شرک بعبادۃ ربہ احدا از کوری عن محمود بن لبید ان
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اخوف ما اخاف
علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر
قال الریاء رواہ احمد وعن ابی ھریرۃ رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا الشرک الاصغر قالوا وما
الشرک الاصغر قال الریا ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ شرک اصغر ریا ہے
وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل
عملا واشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا
بری منہ ھو للذی عملہ رواہ مسلم وعن شداد بن اوس رض
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی یرائی
فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی
فقد اشرک رواہ احمد دیکھو یہاں تین جگہہ ریائی کو اشرک فرمایا کچھ قید اصغر
کی تو بھلا اسلیے کہ میں شرک اصغر کیوں نہیں داخل ہوگا اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ نماز اور روزہ اور صدقہ دیا ریا سے شرک ہوتا ہے وعن انس رض
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوتی یوم
القیمۃ بصحف مختمۃ فتنصب بین یدی اللہ فیقول القوا ھذہ
واقبلوا ھذہ فتقول الملئکۃ وعزتک ما کتبنا الا ما عمل فیقول
ھذا کان لغیر وجھی وانی لا اقبل الیوم الا ما ابتغی بہ وجھی
وعن شھر بن عطیۃ قال یوتی بالرجل یوم القیمۃ للحساب

وفی صحیفة امثال الجبال من الحسنات فیقول رب العزة تبارک وتعالی صلیت یوم کذا فیقال صلی فلان انا الله لا اله الا انا لی الدین الخالص وصمت یوم کذا فیقال صام فلان انا الله لا اله الا انا لی الدین الخالص فما یزال یجیٔ شیٔ بعد شیٔ فیقول ملکاه لغیر الله کنت تعمل وعن شداد بن اوس رض قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان الله تبارک وتعالی یجمع الاولین والاخرین بصعید واحد ینفذ البصر ویسمعهم الداعی فیقول انا خیر شریک فکل عمل لی فی دار الدنیا کان فیه شریک فانا ادعه الیوم لشریکی ولا اقبل الیوم الا خالصا رواه الاصبهانی انتهی مع الاختصار طریقۂ محمدیہ میں ہی دینا عن جبلة الیحصبی رض عن النبی صلی الله علیه واله وسلم انه قال ان المرای ینادی یوم القیمة یا فاجر یا غادر یا کافر یا خاسر ضل عملک وحبط اجرک اذهب فخذ اجرک ممن کنت تعمل له غور چاہی کرنا کہ جبوقت یہہ ندا متبعین ریائی کو ہوئیگی حضور جبار جویا کا فراد سکو کہا جاویگا تو کیا ذلت اور رسوائے اوسکو حاصل ہوگی اور کیا خوف اوسکی دل پر مستولی ہوگا آیا یہہ مغفرت ہی یا عقوبت ان حدیثوں سی معلوم ہوا کہ شرک اصغر یعنی ریا موجب حبط عمل کا ہی جیسی شرک اکبر اور کفر فرق اس قدر ہی کہ کفر اور شرک اکبر موجب حبط سب حسنات کا ہی اور شرک اصغر سبب حبط اوس عمل کا ہی جسمین وہ شرک اصغر واقع ہوا تو یہہ حبط عمل کا بہی ہوا اور جس نے قرآن و سنت سی بہی ثابت ہوا کہ شرک اصغر معفو اور مغفور نہو کا عالم ربانی

ایی تو نہین فرمایا کہ شرک اصغر مین مواخذہ دخول نار ہی ہوگا بلکہ فرمایا ہی کہ شرک
اصغر مین تو سزا ہوگی ہر وجہ سے جو ہو البتہ شرک اکبر کے سزا خلود نار ہی اور سوا اسکی
اور بہی اگر کوئی کہی کہ وعدی سب واقع ہونیوالی ہین اور وعید بعضی واقع ہونگی
حال انکہ خبر دونو کی ایک ہی طرح سی ہے تو علمانی اسکی کئی جواب دئیے ایک یہہ کہ خلف
وعدیکا عیب ہے اور وعید کا نہین بلکہ کرم اور فضل گنا جاتا ہی اور حدیث مسند مرفوع
انس بن مالک بہی اس مضمون مین مروی ہی عقاید جلالی مین ہی انس بن مالک سے کہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من وعدہ اللہ تعالی
علی عملہ ثوابا فھو منجز لہ ومن اوعدہ علی عملہ عقابا فھو
بالخیار انتہی مع الاختصار اور یہہ بہی اسمین ہے کہ یحیی بن معاذ نے کہا ہے
کہ وعدہ حق العبد ہے ومن اوفی بالوفاء من اللہ تعالی اور وعید حق تعالی
کا ہی چاہی بخشی چاہی عذاب کری لیکن توقع مغفرت کی بہت ہی اسلیے کہ وہ غفور ہی رحیم
ہی کریم ہی عز وجل لیکن محققین کے نزدیک یہہ دونو وجہین پسند نہین کیونکہ اسمین تبدیل
قول کی ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی ما یبدل القول لدی پہر کہا کہ یہہ نصوص وعید کے
یا انشا تہدید مین تو تبدیل قول کی ہوگی کیونکہ تبدیل قول کی اوپر تقدیر اخبار کے ہوتی
ہی یا یہہ کہ نصوص وعید سے مراد استحقاق ہی مضمون وعید کا نہ وقوع جیسی اس
نص مین اشارہ بہی نکلتا ہی فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا یعنی جزا اوسکی یہہ ہی واقع ہو
یا اپنی کرم سی عفو فرماوین یا یہہ کہ مراد تو ان نصوص سے وقوع ہے نہ استحقاق فقط
پہر یہہ وعیدات مقید ہین ساتہہ ان جزری کی یا ان لم یغفر کے مثلا تو جائز ہی کہ احادیث
وعید ریا کی بہی ایسی ہوں تو جواب اس اعتراض کا یہہ ہی کہ یہہ تینوں وجہین سب نصوص
وعید مین ہو یہہ لی مخصوصا جو چند تمثیل ریا کی ہین کیونکہ ایسی قیامت کا احوال بہی ذکر

ہی تو انشا کیونکر ہوسکی اور بعضی کلام کو انشا کہیں اور بعضی کو اخبار باوجود ہونی
دونون کلامون کو ایک ہی نسق پر تو یہہ افصح عرب اور عجم کے کلام مین نہین کہا
جاتا اور ایسی ہے توجیہ استحقاق کے کہ واقع نہو یا مقید ہونا ساتہہ شرط مذکور کے یعنی
ان جوزی یا ان لم یغفر کی شلا خصوصا اون حدیثون مین جنمین لفظ انا اغنی الشرکاء
عن الشرک یا انا خیر شریک ہی اسلئی کہ مراد استحقاق وعید کا اگر ہو اور وعید واقع
نہو یا یہہ کہ وقوع تو مراد تہا پر مشروط تہا ساتہہ عدم عفو کی تو جو عفو ہوا تو شرط
نپائی گئی تو وعید پایا گیا تو ہم کہتی ہین کہ یہہ کہنا صحیح نہین اسلئی کہ اللہ تعالی نے اپنی
ذات پاک کو اغنی اور خیر شریک سی اس عمل مین فرمایا ہی جیسی وہ سب ماسوای اغنی
اور خیر ہی تو اگر یہہ وعید واقع نہو تو وہ عمل ریا کا قبول ہو تو ذات پاک رب عز وجل
اوس شریک سی اغنی اور خیر ہونا صادق نہوا العیاذ باللہ تعالی تو معلوم ہوا کہ یہہ
حبط عمل ریا اگر توبہ نہو تو ضرور واقع ہوگا تو مغفور نہوا اور مراد عالم ربانی کی ثابت
ہوئی واللہ تعالی اعلم بالصواب پہر اگر کوئی کہی کہ احادیث مذکورہ سے تو عدم مغفرت
ایک شرک اصغر کے جو ریا ہی ثابت ہوئی شرک اصغر کے تو اور بہی اقسام مین اونکی
مغفرت کا نہونا ان حدیثون سی ثابت نہوا تو دعوی عالم ربانی کا جو عام تہا ثابت
نہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ جب جمیع اقسام اور افراد شرک اصغر کے مغفور نہونا اونکا
نص کتاب اللہ سے ثابت ہوچکا جیسی مذکور ہوا پہر ان حدیثون سی اور اقسام کا حکم
عدم مغفرت کا اگر ثابت نہوا تو عالم ربانی کی مطلب کو مضر نہین کیونکہ دلیل اقوی سے
تو ثابت ہوچکا ہی اگر ان حدیثون سی ثابت نہوا تو کچہہ مضایقہ نہین پہر بہی یہہ قول کہ ہو سکا
کہ اہل سنت کی مذہب مین سوائے کفر کے سارے گناہ قابل بخشش کے ہین یہہ کلیہ ان ریا کے
حدیثون سی باطل ہوگیا اب سنا چاہی یہہ جو اس تکبر ان نے معنی آیت کریمہ کے بیان کئی

سو موافق قواعد اور اصول شرع اور عربیہ کے ہین جیسیکہ معلوم ہو چکا پہر اگر یہہ
مراد حضرت رب العالمین جل وعلا کی ہی تو فہو المراد والحمد للہ علی ذلک اور اگر اسکی
خلاف مراد ہو تو آسنا وصدقنا **قول موسوسکا** اور ملتی ہوی ہی معتزلہ کے
ایک فرقہ گمراہ سی تفسیر عزیزی مین بیان کیا کہ خارجی اور معتزلہ مرتکب کبیرہ کے
وعید کو قطعی دایمی کہتی ہین اور کہا و بعضی از ایشان وعید قطعی منقطع را برای
او ثابت می کنند و میگویند کہ اوشان یا ان عفو نداز ند البتہ معذب خواہد شد اما عذاب او
منقطع خواہد شد و آخر بہ بہشت خواہد رفت و ہمین است مذہب بشر مریسی و خالدی
دیگر جاہلان بی و توقف استتے و **دفع اس وسوسہ کا یہہ ہے** کہ خارجی اور معتزلے وعید
مرتکب کبیرہ کو ساتھہ دخول نار کے قطعی دایمی کہتی ہین اور عالم ربانی نہ ہر مرتکب کبیرہ
کو کہتی ہین بلکہ صرف شرک اصغر کو اور نہ ضرور دخول نار کے قایل ہین بلکہ ہر طرحی
کہ سزا ہو تو بات عالم ربانی کے انسی ملتی ہوی نہوی اور مریسی اور خالدی جو قطعی
منقطع کہتی مین تو اسی دخول نار کو کہتی ہین کہ منقطع ہو جایگا اور عالم ربانی محقق
وعید شرک اصغر کا ساتھہ دخول نار کے قطعی نہین کہتی بلکہ یہہ کہتی ہین کہ اس
آیت سی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الایہ عدم مغفرت شرک اصغر کے ثابت
ہوتی ہے پر جو سزا کہ اللہ کے ہان مقرر ہے سو پاویگا یعنی یہہ ضرور نہین کہ دوزخ
ہی اسکی سزا ہو جیہ جانی کہ مخلد ہو یا منقطع بلکہ ہو سکتا ہی کہ دنیا یا برزخ مین اسکی
سزا ہو اور آخرت مین پاک ہو جاوے یا آخرت مین ہو تو سوا نار کے اور طرح سے ہو
یا نار سے ہو بغیر خلود لیکن یہہ نار سے قطعی اور ضرور نہین پہر دیکہو جو آخرت مین پہر نار
سی سزا ضرور کہتی ہین اونسی یہہ بات ملتی ہوئی نہوئی اور اصل بات تو یہہ ہی کہ جو بات

دلیل صحیح سی ثابت ہوا ہیں اگر اور کوئی فرقہ گمراہ ملتا ہو تو کچھ مضایقہ نہیں کیونکہ وہ فرقہ تو اس بات میں گمراہ نہیں اور باتون میں گمراہ ہی جیسی حسن اور قبح عقلی میں معتزلہ ماتریدیہ اور صوفیہ سے ملتی ہوی ہین اور جیسی یہہ موسوس اور اسکی شیعی مجتہد ماتریدیہ سی ملتی ہوی ہین ثبوت حرمت مصاہرہ مین بسبب زنا کی خلافاً للاشعریہ بلکہ اگر تتبع کرو تو کوئی فرقہ اہل قبلہ سے ایسا نہیں کہ کسی بات مین اہل حق سی ملتا ہوا نہو

دوسرا وسوسہ قول اوسکا دوسرا مقولہ اوسکی مثال

یہہ ہی کہ بادشاہ کی تقصیرین اوسکی رعیت جتنی کرین جیسی چوری وغیرہ چاہی تو پکڑی چاہی معاف کرے اور ایک تقصیر اس ڈہب کے مین جسمین بغاوت نکلتی ہی یہہ تقصیر سب تقصیرون سی بڑی ہین اوسکی سزا ہی مقرر اسکو پہنچتی ہے اور جو بادشاہ اوس سے غفلت کرے اور ایسون کو سزا نہ دی اوسکی بادشاہت مین قصور ہے چنانچہ عقلمند لوگ ایسی بادشاہون کو بیغیرت کہتی ہین سوا اوس مالک الملک شہنشاہ غیور سے ڈرا چاہی کہ یہ لی سرکا زور رکہتا ہی اور ویسی ہے غیرت سو وہ مشرکون سے کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نہ دیگا انتہی ملخصاً جماعت نی کہا کہ یہہ جو اللہ تعالی کی مثال دیے بادشاہ سے اور سزا نہ دینی مین بادشاہت کا قصور اور عقلمند لوگون کا بیغیرت کہنا ٹہیرایا اگر اللہ تعالی کو کہا کہ مشرکون سی کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نہ دیگا سو یہہ بات مخالف ہے مذہب اہل سنت کی کہ اللہ تعالی سے کوئی فعل قبیح نہ او سپر کچھہ واجب یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون دفع الوسوسہ

وسوسیکا یہہ ہے کہ یہہ موسوس تو اتنی کچھہ اوندی ہوتا گر ایسے تو مسائل دین سی کچھہ واقف نہیں وسوسہ مسلمانون سے لے دل مین ڈالا کچھہ لوگون کو اپنی بدعتی

مین شریک کرلیا سوا اس وسوسیکا دفع کرنا واجب ہوا یہہ جو لکھا ہی کہ یہہ بات
خالف ہی مذہب اہل سنت سے یہہ جہوٹ ہی جمہور اور سواد اعظم اہل سنت کی مذہب سے
موافق ہی اگرچہ جماعت قلیلہ کی مخالف ہی مطلب عالم ربانی کا اس تمثیل اور ضرب المثل
سے یہہ ہی کہ حسن اور قبح موافق مذہب سواد اعظم اس امت کی جو صوفیہ کرام اور ماتریدیہ
ہیں عقلی ہے اور معتزلہ بہی اوسکی قایل ہین جیسی کہ آتا ہی اور عفو شرک سے باوجود
قدرت کی انتقام پر قبیح عقلی اور لب غیرتی ہی جو بدلا لینی کا زور آور اور غیور ہو
یعنی اللہ تعالی تو اوس سے عفو اشراک کا نہایت قبیح ہوگا اور افعال الہی قبح
سی منزہ ہین یعنی باوجود قدرت کی لا الفعل القبیح تو عفو اشراک کا عقلا بہی واقع
نہوگا جیسی معرفت صانع کے اور توحید اور صفات کمالی اوسکی ان پر شرع موقوف
ہی اور یہہ عقلی ہین شرعی نہین یعنی موقوف اوپر شرع کی نہین تو دور لازم آوے
کما ذکر فی علم الکلام والاصول طریقہ محمدیہ اور اوسکی شرحین یہہ عبارت ہی واللہ
تعالی لا یغفر ان یشرک بہ لان الاشراک غیر قابل للمغفرۃ اصلا
لنص القرآن وهل تقبله عقلا اختلف قال الاشعری نعم
یدل له قول عیسی علیه السلام وان تغفر لهم الایة وقال
الماتریدی لا لان ذنبه یمنع التکفیر عن السیئات یعنی شرک اسم
اوس مرتبہ مین قبیح اور خبیث اور ناپاک ہے کہ مانع ہی عفو اور سیئات کا پہر آپ بہی
قابلیت عفو کی رکہتا ہوگا از روی عقل کے اور اکا رتبہ کردینی والا اور حسنات کا ہی
جیسی گندگی موجب تنفر کے ہی اور طعام سے جو اوسمین پڑ جاوے تو پہر وہ آپ
گندگی کیونکر موجب نفرت کی نہوگی یہہ بات تو ہر عقل والا سمجہتا ہی **سوال**
اگر کوئی کہی کہ شرح طریقہ محمدیہ سے معلوم ہوا کہ مراد شرک سی آیت مین شرک

اکبر ہے اس لئی کہ مانع تکفیر سیئات کا ہی شرک اکبر ہی نہ شرک اصغر جواب
نہیں مانتی ہم کہ مانع تکفیر کا شرک اصغر نہین بلکہ یہہ ہی مانع ہی تکفیر کا فرق اسی
قدر ہی کہ شرک اکبر سب سیئات کی تکفیر کا مانع ہے اور شرک اصغر اوسی فعل
کی تکفیر کا مانع ہی جس فعل مین یہہ شرک اصغر واقع ہوا فرقاً بین الاکبر والاصغر
جیسی ریا کہ حدیثون سی معلوم ہوا کہ جس فعل مین ریا واقع ہو وہ فعل حبط اور اکارت
ہی اور ریا شرک اصغر ہے موافق حدیث کی اور ہی کہتے ہین ہم بر تقدیر تسلیم کہ قول
صاحب طریقہ محمدیہ کا مخصص عموم نص کا تو نہین ہو سکتا غایت مافی الباب یہہ کہ
دلیل مذکور شرک اکبر کے ساتھہ خاص ہوگی تو . دلیل جو شامل شرک اصغر کو ہو
کہ مغفرت مطلق شرک کی قبیح عقلی ہے اور قبح عقلی سے تنزیہہ واجب تعالی کے
ضرور ہی اب سنو کہ یہہ مسئلہ فرع ہے حسن اور قبح کا جو حسن اور قبح شرعی کہتی
ہین وہ عقلا شرک کو قابل عفو کی جایز رکھتی ہین جیسی اشعریہ اور جو عقلی کہتی ہین
وعقلا ہی عفو شرک جایز نہین کہتی جیسی ماتریدی اور صوفیہ کرام اور معتزلی مسلم
اور اسکی شرح مین ہے فعند الاشاعرة التابعین للشیخ ابی الحسن
الاشعری المعدودین من جملة اهل السنة والجماعة ایضا
شرعی ان یجعله متصفا ایاه بهما فقط لا غیر من غیر حکمة
وصلوح للعقل فما امر به الشارع حسن وما نهی عنه قبیح و
لو انعکس الامر ای امر الشارع انعکس الامر ای امر الحسن والقبح
فیصیر ما کان حسنا قبیحا وبالعکس وعندنا معشر الماتریدیة
والصوفیة الکرام من معظم اهل السنة والجماعة وعند
المعتزلة عقلی ای لا یتوقف علی الشرع لکن عندنا من متأخرے

الماتریدیة لا یستلزم صفة الحسن والقبح حکما من الله تعالی فی العبد بل یصیر موجبا لاستحقاق الحکم من الحکیم الذی لا یرجح المرجوح فالحاکم هو الله تعالی والکاشف هو الشرع فما لم یحکم الله تعالی بارسال الرسل وانزال الخطاب لیس هناك حکم اصلا فلا یعاقب بترك الاحکام فی زمان الفترة ومن ههنا اشترطوا بلوغ الدعوة فی تعلق التکلیف فالکافر الذی لم یبلغه الدعوة غیر مکلف بالایمان ولا یواخذ بکفره فی الاخرة وهذا الذی بخلاف رای المعتزلة والامامیة من الروافض خذلهم الله تعالی والکرامیة والبراهمة فانه ای کلا من الحسن والقبح عندهم توجب الحکم من الله اذ هو الحاکم لا غیر فلولا الشرع بما هو شرع بان فرض عدم ارسال الرسل وکانت الافعال بایجاد الله تعالی توجبت الاحکام علی حسب ما فصل الان فی الشریعة الحقة الی اخره اشاعرہ کے حق مین معدود اہل سنت سمی کہا اور ماتریدیہ اور صوفیہ کو معظم اہل سنت کی کہا آ۔ اور بیوقوفی اور جہل اسکا یہہ ہے کہ اگرچہ باطن مین تو رافضی اثنا عشری ہی پر تقیہ کے رو سے تو اپنی تئین حنفی قرار دیا ہی نماز و روزہ حنفیون کے طرح کرتا ہی سو یہہ بیوقوف اتنا نہ سمجہا کہ ماتریدیہ کے عقاید کے تو یہہ بات مخالف نہین ہے اصل بات یہہ ہے کہ اپنی رفض کے مسئلی تو خوب جانتا ہی اور ہمارے یہان کے مسئلی اوپر سے لی ہیا کیا ہی آدمی بات سمجہتا ہے نہ ساری چنانچہ یہان بیان ہوا اور اگلی بہی کہا جاویگا اور اس موسوس نے یہہ جو کہا کہ الله تعالی سے نہ کوی فعل قبیح ہوا اور نہ کچہہ واجب

بہہ ہی اسکی جہالت پر دلیل ہے اول مسئلہ مین تو موہنہ مکت انداور دوسرے مین
کچہہ تفصیل ہے یہہ عبارت کہ اللہ تعالی سے نہ کوی فعل قبیح اسکی دو معنی ہین ایک
یہہ کہ جو فعل واقع ہوا یا ہوگا وہ قبیح سے دور ہے تو یہہ معنی حق ہین پر موسوس
کو کچہہ مفید نہین کیونکہ مشرک کی مغفرت تو واقع نہوگی تاکہ بعد وقوع کے کہا جاوے
کہ یہہ قبیح نہین اور اس معنی مین تو نفی قبیح کے افعال واقعہ ہی سی ہی دوسرے
معنی یہہ کہ جو فعل عبادی ہو تو وہ قبیح ہو اور جو اللہ تعالے سی وہ واقع ہو تو
قبیح نہو اس لئی کہ فعل قبیح تو اللہ تعالی سے متصور ہے نہین جیسی مغفرت
شرک کی کہ جو بادشاہ اپنی شریک اور شریک والون کو معاف کری اور درگذر
کری تو یہہ قبیح ہی اور اگر اللہ تعالی درگذر فرماوے اور مغفرت کری تو قبیح نہین
اسلئی کہ اللہ تعالی سے کوی فعل قبیح متصور نہین شرح عقاید جلالی مین یون ہی*
اجمع الامة علی الله تعالی لا یفعل القبیح لکن الاشاعرة ذهبوا
الی انه لا یتصور منه القبیح لان الحسن و القبح العقلیین منفیان
و الشرعیین لا تعلق لهما بافعاله تعالی تو یہہ دوسرے معنی اگر اتفاقی
اجماعی ہوتی یا قول سواد اعظم کا یا تحقیق تو صحیح ہوتی اور عالم ربانی پر اعتراض ہوتا پر
یہہ معنی نہ اتفاقی اجماعی اور نہ تحقیق اور نہ قول سواد اعظم امت مرحومہ کا بلکہ صرف
قول اشاعرہ کا ہی مقابل تمام امت کی مبنی حسن اور قبح شرعی پر کہ شرع نے جسکو حسن
کہا وہ حسن اور جسکو قبیح کہا وہ قبیح ہوا اگر عکس کرتا تو عکس ہوتا اور قول باقی تمام
امت کا یہہ ہی کہ لا یفعل القبیح وان کان یتصور منه القبیح یعنی مثلا
مغفرت کفر کی جو قبیح ہے اسپر قدرت ہی چاہی تو مغفرت کردی پر جو قبیح ہے نکری کا
کو مقدور اور مقدور ہے تو ہم کہتی ہین کہ یہہ شرعی ہونا باطل ہی اس لئی کہ اس

تقدیر پر لازم آتا ہے کہ کوئی فعل اللہ تعالی کا جیسے قبیح نہین ہو سکتا حسن بھی نہو سکی
اس لیے کہ شرع متعلق ہے افعال عباد سے حسن اور قبح مین افعال عباد تابع شرع کے
ہین شرع متعلق فعل الٰہی سے نہین اور نہ افعال الٰہی تابع شرع کے کہ جو شرع
حسن کرے تو حسن ہوں اسلیے کہ شارع تو خود ذات پاک اللہ تعالی کی ہی شرع اوسی
کی طرف سے ہے اللہ تعالی کا اپنی افعال مین تابع شرع کی ہونا متصور نہین اور حال یہہ ہے
افعال اللہ تعالی کی سب حسن ہین ہمیشہ بالاتفاق جیسے شرح عقاید جلالی مین ہے و فعل
الله تعالی حسن ابدا بالاتفاق اسکی جواب مین اشاعرہ کہتی ہین کہ معنی الحسن
ما حسنہ الشرع کی یہہ ہین کہ نہی شرعی تحریما یا تنزیہا اوسپر وارد نہین جیسے فعل اللہ
تعالی کا اور واجب اور مندوب اور مباح مواقف مین ہے القبیح ما نہی عنہ شرعا و
الحسن بخلافہ اس جواب کی دفع مین یہہ ہیچمدان کہتا ہے کہ ظاہر تقابل حسن اور قبیح
مین تقابل تضاد ہے جیسے مسلم کے عبارت سی معلوم ہوا تو حسن اور قبح شرعی کی تقدیر
پر حسن بمعنی ما ورد بہ الامر شرعا ہوگا جیسے قبیح بمعنی ما نہی عنہ شرعا جیسے مسلم مین مذکور
ہوا تو اس تقدیر پر افعال الٰہی مین حسن متصور نہوا کیونکہ افعال الٰہی تو ما ورد بہ الامر
نہین حال آنکہ سب افعال الٰہی حسن بالاتفاق ہین اور جو معنی اشاعرہ نے حسن کے جواب
مین کہی تو اون معنی پر تقابل انمین ایجاب سلب کا یا عدم ملکہ کا ہوگا اول یعنی ایجاب سلب
کا تقابل تو نہین اسلیے کہ واسطہ پایا جاتا ہے فعل بہایم نہ حسن نہ قبیح سو افعال بہایم کے بہت
چیزین نہ حسن نہ قبیح اور ایجاب سلب مین واسطہ نہین ہوتا پس تقابل عدم ملکہ کا ہوگا لیکن
اس تقابل مین شرط ہے کہ محل عدمی کے شان سے اتصاف ساتھہ وجودی کے ہو تو جو افعال
الٰہی حسن ہین اس معنی کر تو اونکی شان سے قبیح ہونا بھی ہو سکی لیکن اشاعرہ کے نزدیک قبح افعال
الٰہی مین متصور ہے نہین چہ جای امکان اور صلاحیت اور یہی معنی قبیح کے جیسے ما نہی عنہ

شرعا ہوئی تو شان افعال الٰہی سی کہ سب حسن مین ہیں ہو کہ منہی عنہ ہی ہو سکین حال
انکی نہی متعلق نہین ہوتی مگر افعال عباد سی اسلیے کہ نہی اور امر شرعی کو مخاطب نہین
خطاب الٰہیہ کہ متعلق ہو افعال عباد سی باعتبار اقتضا اور تخییر کے جیسی اقیموا الصلوٰۃ
ولا تقتلوا اولادکم اس دفع جواب کی رفع مین اشاعرہ کی طرف سی اگر کوئی کہی کہ
شان محل عدمی سی موصوف ہونا ساتھ وجودی کی تو شرط اس تقابل کی یا شبہ سب
اس محل کا موصوف لشخصہ ہونا ضرور نہین خواہ وہ محل عدمی لشخصہ اوسکی شان
سی موصوف ہونا یا اوسکی نوع یا جنس قریب یا جنس بعید کے شان سے اقتضا
ساتھ وجودیکی ہو اور یہہ بات فعل الٰہی مین پائی جاتی ہی کیونکہ افعال مکلفین کے
تو بعضی قبیح ہوتی ہین اور اونپر نہی وارد ہی اور یہہ افعال عباد افعال الٰہی کے
مماثل ہین یا مجانس تو شان نوع یا جنس فعل الٰہی کے سی اتصاف ساتھ قبح کے ہوا اور
شرط اس تقابل کی پائی گئی تو ہم اس دفع جواب کی دفع کے دفع مین کہینگی یعنی پھر دفع
جواب اشاعرہ کا راست کرینگی اور جواب کو اونکی بگاڑینگی اور حسن اور قبح شرعی کو
باطل کرینگی اور کہینگے کہ جیسی اللہ تعالیٰ کی ذات کا نہ کوئی مماثل نہ مجانس اسیطرح
سی اوسکی صفت کی کیسیکی صفت نہ مماثل نہ مجانس مثلا صفت علم الٰہی اور صفت علم ممکن
مشترک لفظی ہین اور معنون مین باہم سراسر متباین صفت علم الٰہی بسیط اور قدیم ہی
اور صفت علم ممکنات مرکب جنس اور فصل سے حادث اغلب ہی مقولہ کیف کی علی مذہب
القیاس اور صفات اسیطرح سی افعال الٰہی کے افعال عباد نہ مماثل نہ مجانس افعال عباد کے
مقولہ فعل سی ہین کہ جسمین تدریج یا خود ہی فعل الٰہی مبرا اند ریج سی تدریج تو اوسکی
فعل مین جو زمانی ہو زمانہ اوسپر جاری ہی تو حضرت واجب الوجود جل وعلا نہ زمانی اور
زمانہ اوسپر جاری ہی الا انہ کان بکل شیء محیط الی صلہ تو شان فعل الٰہی سے یا مخصوص

انقصاف قبیح کا نہ اسکا کوئی احتمال نہ مجانس کہ اوسکی شان سی انقصاف قبیح سے ہو تو نشر
اس تقابل سیکے فوت ہوئی تو یہہ تقابل ہے فوت ہوا اذ فات الشرط فات المشروط
پس نہ ہوا مگر تقابل تضاد کا پس اگر حسن اور قبیح شرعی ہو تو حسن بمعنی ما امر بہ الشارع کو
جیسی مسلم مین ہی اور ظاہر ہے کہ کوئی فعل الہی ما امر بہ الشارع نہیں تو حسن بہی نہو گا
تو اب حسن اور قبیح شرعی نہوا بلکہ عقلی ہوا یعنی غیر موقوف شرع پر جیسی یہہ مذہب ماتریدیہ
اور صوفیہ کرام کا ہی کہ وہ سواد اعظم امت مرحومہ کے ہین جیسی کہ مذکور ہو چکا سیتی
اور معتزلی بہی اس قدر اس مسئلہ مین شریک ہین اور کچہہ مخالف جیسی شرح مسلم سے
معلوم ہوا اور ایک دلیل ابطال حسن اور قبیح شرعی پر ذکر کرتی ہین اگر یہہ دونو شرعی
ہوتی تو ارسال رسل حق مین عباد کے بلا اور فتنہ اور زحمت ہو جاوی نہ رحمت اسلئی
کہ عباد قبل ارسال کے رفاہ مین تہی اپنی کسی مستلذات مین مستحق مواخذہ کے نہین
تہی پہر بعد آنی رسولون کے بسبب بعضی اپنی فعلون کے لائق عذاب ابدی کے ہو گئی
پس ارسال رسل مین تو تنگی عباد پر اور تعذیب اونکی ہوئی تو یہہ ارسال رسل بلا اور فتنہ
اور زحمت ہو گئی نہ رحمت وہذا خلاف اس لئی کہ اللہ تعالی ارسال رسل سی اپنی منت عباد
پر رکہتا ہی قران مجید مین اگر مقام غریب نہوتا تو بہت تحقیق کی جاتی اب جان لو کہ شرک
تو غایت قبیح عقلی ہے تو جیسی قابل مغفرت کا شرعا نہین ایسی ہے عقلا بہی قابل
مغفرت کی نہین اب ظاہر ہوا کمال ظہور کہ دوسرے معنی عبارت موسوس کے جو اوسکی
اصلی مفید ہو چکا اوس مین شبہہ تہا اگرچہ فی الحقیقت مفید اوسکو نہ تہی کیونکہ اسمین
تو اختلاف تہا نہ اجماعی نہ موافق سواد اعظم کے نہ محقق تو یہہ دوسرے معنی صحیح نہین
محقق وہی مذہب سواد اعظم کا ہی یعنی حسن و قبیح عقلی موافق قول عالم ربانی کی پس
اعتراض عالم ربانی پر یہہ وسوسہ خناس تہا کہ بڑے بیچ او کہر گیا اور ضرب المثل کہاوت

درگذر کرنے شرک کی ساتھہ غفلت کرنے بادشاہ کی اپنی شرک اور شرک والون سی بیجا اور
موقع سی ہوگی اور یہہ جو موسوس نے کہا کہ اللہ پر نہ کچہہ واجب سو یہہ تو صحیح ہی پر عالم ربانی
نے کہا کہ تعذیب شرک کی اللہ تعالی پر واجب ہے کہ یہہ نقل اوسکی کرتا ہی عالم ربانی کا
مطلب یہ ہی کہ شرک بڑی درجیکا قبیح ہے نہ قابل عفو شرعا نہ عقلا جیسی کہ مذہب ماتریدیہ
اور سواد اعظم کا ہی تو عفو شرک کے قبیح عقلی ہوی اور اللہ تعالی بڑی درجیکا حکیم اور غیور
وہ کبہی فعل قبیح نہین کرتا جیسی کہ مذکور ہو چکا یعنی فعل قبیح نکرنا اللہ تعالی کا جیسی شرعا
ثابت ہی عقلا بہی ثابت ہی موقوف شرع پر نہین جیسی معرفت صانع کے عقلی ہے نہ شرعی
موقوف شرع پر ورنہ دور لازم آتا ہی چنانچہ کتب اصول اور کلام مین مفصل مذکور ہے
تو تجویز مغفرت شرک کے تجویز خلاف حکمت اور غیرت کی ہی جیسا عالم ربانی نی کہا اللہ
تعالی اوس سی پاک ہے اور ضرب المثل اور کہاوت درگذر کرنے شرک کی ساتھہ غفلت
کرنی بادشاہ کے اپنی شرک اور شرک والون سی بیجا اور موقع سی ہوئی یہہ جو عالم ربانی
نے کہا مشرکون سی کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نہ دیگا یہہ مطلب اس سے وجوب
اللہ تعالی پر سمجہا تو ہندی کا محاورہ بہی نہین جانتا ایک فعل کرنے مین جو کسیطرح
قباحت ہو تو کہتی ہین کیونکر یہہ کریگا اور ایک فعل نکرنے مین جو شناعت ہو تو کہتی ہین
کس طرح نکریگا وجوب عقلا یا شرعا ہو یا نہو کہتی ہین زید نے عمرو کو بازار مین گالی دیے
تو زید کیونکر اسکو چہوڑ دیگا اور کس طرح اوس سے بدلا نہ لیگا اب دیکہو غور کرو نہ چہوڑنا اور
بدلا نہ لینا نہ واجب شرعی نہ عقلی بلکہ چہوڑنا اور بدلا نہ لینا شرع مین تو مستحب اور عقل
کی رو سی تحمل محمود اور یہہ جو موسوس نے کہا کہ ملتی ہوئی ہی معتزلہ اور شیعہ کی مذہب
سی تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی اگر معنی وجوب عقلی این است کہ آنچہ فعل عقلا اور اور بعد
واقعہ بالخصوص تقاضا کند باری تعالی را ازان خلاف کردن جایز نباشد پس این خود منافی

معنی الوہیت است و بحث ہم درین معنی است و شیعہ و معتزلہ ہمین معنی را در ربوبیت یا در دین
و دنیا جیسا ثابت می کنند و جناب باری تعالی در او شان خود مثل ارسطو و افلاطون یا سکندر
دارا یک زیب قرار می رسند و بر ظاہر است کہ چون عقلا و معقول ہمہ حادث و مخلوق و
مقہور او باشند او در از زیر فرمان مخلوقات و حوادث خود کرد این بر بلی عقلی است یعنی
عالم ربانی ہیسے غفلت کرنیکو اور سزا دینی کو مشرد دن سکے واجب عقلی اللہ تعالی پہ کہا اور
یہہ مذہب معتزلی اور شیعہ کا بی تو ہم کہتی ہین کہ یہہ تو بلادت اور عبادت اور نافہمی
اسکی با جیسی ابہی معلوم ہو چکا اور اگر یہہ غرض ہی کہ غفلت اور سزا دینی کو قبیح
عقلی کہنا معتزلی اور شیعہ کا مذہب ہی مخالف اہل سنت کی تو ہم کہتی ہین کہ یہہ
جہل اور بیوقوفی اس موسوس کی ہی اسلئی کہ مذہب سواد اعظم اہل سنت کا بہی
حسن اور قبح عقلی ہے اور معتزلہ اور شیعہ بہی اسمین موافق اہل سنت کی ہین
البتہ مذہب اشاعرہ کی اسکی خلاف ہی چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہہ جو موسوس کا قول
ہی دیکہو وہ جو تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی کہ شیعہ اور معتزلہ نی اللہ تعالی کو اپنی
دہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرایا ہی اس قایل سنے اوسکی تصریح کردی ای عقلا
دیکہو اس موسوس سیکے تو اسمین کئی خطائین ہین ایک دو تین پہلی خطا یہہ کہ یہہ
تو جہوٹ کہنا ہی قایل سنے کہان تصریح سکے کہ اللہ تعالی مثل بادشاہ کی ہی بلکہ او
بند کہا کہ اللہ تعالی شہنشاہ ہے بادشاہ کی معنی اور شہنشاہ کی معنی اور ملک
الاملاک اسم احسن مبارک اللہ تعالی کا ہی شہنشاہ اوسکا ترجمہ ہی اسیلئی کتب سیر
مین لکہا ہی موافق حدیث کی کہ ملک الاملاک اور شہنشاہ کہنا کسی غیر کو سوائے
اللہ تعالی کی جایز نہین طریقہ محمدیہ مین اور اوسکی شرح مین بخاری اور مسلم سکے
حدیث نووی نقل سکے ہی اوسکا ایک جملہ نقل کیا جاتا ہی ان اخنع اقبح اسم

تمہی

عند الله تعالى يوم القيمة اى اقبلها لصاحبه ملك الا ملا اذا او
فى معناه كشهنشاه لا مالك لجميع الخلايق الا الله تعالى فالمسمى
بها ذكر نازع الله تعالى فى رداء كبريائه واستنكف ان يكون
عبد الله وهذا الحديث اتفق عليه الشيخان ورواه ابو داود
والترمذي من حديث ابى هريرة مرفوعا وفى الباب عن غيره انتهى دیکہو
مسلمانو عاقلو کہ عالم ربانی نے تو اللہ تعالی کا اسم مبارک کس عظمت سے ذکر کیا ہے اور یہہ
خناس کیسا بہتان لگاتا ہے خود آپ شہنشاہ کا لفظ نقل بیان کیا اور پہر کیا کہتا ہے
مثل مشہور ہے کہ دروغ گویم برروی تو دوسرے خطا یہہ کہ قایل نے کہا کہ شرک
جیسی قابل عفو کی شرعا نہین عقلا ہے قابل عفو کی نہین پر اس مطلب کو بسبیل
ضرب المثل اور کہاوت کی ادا کیا کہ بغاوت یعنی اشتراک سے تو دنیا کی بادشاہ
جو قوت اور غیرت رکہتے ہین درگذر نہین کرتے تو وہ شہنشاہ ہے اور بڑا سرکار
زور اور غیرت والا وہ کیونکر درگذر شرک سے کریگا مراد اوس سے یہہ کہ شرک
جیسی قابل عفو کی شرعا نہین عقلا بھی نہین جیسیکہ مذہب امام ابو منصور ماتریدی
کا ہے رحمہ اللہ علیہ چنانچہ مذکور ہو چکا اب اس سے یہہ نہین لازم آیا کہ قایل نے
اللہ تعالی کو مثل بادشاہ کی کہدیا یا پہر صریحا کہدیا جیسیکہ شیعہ اور معتزلہ نے
اللہ تعالی کو اپنی ذہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرایا تہا اسلیے کہ غرض تمثیل سے تو یہہ
ہے کہ معنی غیر محسوس بسبب منازعت وہم کے عقل سے تشخیص کبہی خوب ذہن نشین نہین
ہوتی اور جب اوس معنی غیر محسوس کو صورت محسوس مین لاکر بیان کرتے تو منازعت
وہم سے عقل نجات پاوے اور وہ معنی خوب ذہن نشین ہو جاوے تو یہان عفو شرک باللہ
تعالی کو صورت مین عفو شرک اور بغاوت بادشاہ دنیا کی لاکر فرمایا کہ جیسی شرک

اور بغاوت کرنا قبیح عقلی ہی بادشاہ غیور دنیا کا عفو نہین کرتا ایسی ہے یہہ اشراک
باللہ تعالی ہے تو اوسکا آخرت مین قبیح عقلی ہی اسکو اللہ تعالی نکریگا نظیر اوسکی یہہ ہے
کہ اللہ تعالی مثل مین مشرک اور موحد کے فرماتا ہی ضرب الله مثلا رجلا فیہ
شرکاء متشاکسون ورجلا سلما لرجل ہل یستویان مثلا
الحمد لله بل اکثرہم لا یعلمون یعنی یہہ دونو رجل غلام صفت مین برابر نہین ایسی
ہی مشرک اور موحد صفت مین برابر نہونگے تو اس عبادت سے جو مطلب تہا وہ اللہ
تعالی نے آپہی بیان فرمادیا جملہ استفہام انکاری مین اور یہہ مراد نہین کہ اللہ تعالی
شرک کی صورت مین جو مشرک شرک کرتی ہین مثل شریک متشاکس کے ہی اور توحید
کی صورت مین مثل اوس رجل کے ہی جو اکیلا مالک ہوا اسلئے کہ اس مماثلت کی بیان
کی لئے ضرب المثل نہین کی ایسی ہے مغفرت شرک باللہ کے ضرب المثل اور عبادت غایل
فی مغفرت اور در گذر کرنا بادشاہ کا باغیون سے فرمایا تو اس سے اللہ تعالی کا مثل
ہونا بادشاہ کا قایل کے کلام سے ثابت نہین ہوتا کیونکہ علامہ تفتازانی نے رحمۃ
اللہ علیہ کہ امام علوم عربیہ کے ہین متشابہات قرانی کے بیان مین فرمایا ہی او یجعل
الکلام المذکور فیہ الید والوجہ ونحوہما تمثیلا لا یعتبر فی مفرداتہ
تشبیہ انتہی تو دیکہو اس سے معلوم ہوا کہ تمثیلات کی مفردات مین تشبیہ ضرور
نہین ما قلو مسلمانون یہان ایک لطیفہ ہے سنو اللہ تعالی کو اپنی علم ازلی مین یہہ ذکر
خناس معلوم تہا تو اسکا جواب اپنی اس کلام قدیم کے جملہ استفہامیہ مین فرمادیا یعنے
ضرب المثل مین وہ مماثلت ذکر کرنی مراد ہوتی ہی جو ممثل کہ اور ممثل بہ مین ہی نہ اور یہہ
اپنی اس بندہ عاجز کو اوس جواب پر اپنی تفضل سے آگاہ فرمادیا کہ اوسنے اسکو
یہان کہدیا تیسرے یہہ خطا کہ اگر کلام قایل سے بر تقدیر تسلیم اللہ تعالی کا مثل

بادشاہ کی ہونا ہی نکلتا ہو اگرچہ صریحا نہین کہا تو مغفرت کرنیے مین مثل ہونا نہ
تابع ہوتی ہین عقل عقلاکے اور اور تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی کہ شیعہ اور معتزلہ
نی اللہ تعالی کو اپنی ذہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرایا تو یہہ ہے تو تحفہ اثنا عشریہ
مین تصریح ہی کہ تابع ہونے مین عقل عقلاکے اللہ تعالے کو اپنی ذہنون مین
مثل بادشاہ کے ٹہیرایا ہی تو پہر کہنا اوسکا کہ جو تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہے الخ
یہہ تو جہوٹ ہوا یہان تک تینو خطاؤن کا بیان ہو چکا اور یہہ بہی سنو مسلمانون کہ
ہمنی جو عقلی ہونا حسن اور قبح کا اور قابل مغفرت کے نہونا شرک کا عقل کے
روسی دلیل سے ثابت کیا تو یہہ ہمارے طرف سے شرع سے نہین تو جو مولوی
کا عالم ربانی پر اعتراض یہی تہا کہ یہہ قول اوسکا مخالف ہی اہل سنت کی تو اوسکی
جواب مین اسیقدر کافی تہا کہ ہمنی نقل صحیح معتبر کتاب سے کردیے کہ عقلی ہونا
حسن اور قبح کا اور مغفرت کی قابل نہونا شرک کا عقل کے روسی یہی موافق
ہی اہل سنت اور جماعت کی مذہب سی یعنی جمہور اور سواد اعظم کے مذہب سے
گو مخالف ہی جماعت قلیلہ کے **تیسرا وسوسہ قول اوسکا تیسرا مقولہ**
جو اس کلام مین ہی کہ یہہ تقصیرین سب تقصیرون سی بڑے ہین اُسکی سزا
مقرر اوسکو پہنچتی ہے اور جو بادشاہ اوس سی غفلت کرے الخ جماعت نے کہا
کہ یہہ بہی معتزلہ کے طور پر ہی اہل سنت کی مذہب مین کفر نہ بخشا جانا بدلیل سمعی
معلوم ہوا اور عقلا جایز معتزلہ عقلا ممتنع کہتی ہین انتہی **دفع اس تیسری**
وسوسہ کا یہہ ہی کہ ابہی دوسری وسوسہ کی دفع مین معلوم ہو چکا ہی کہ یہہ ذکر
تقیہ کرنیوالا اپنی مذہب سی خوب واقف ہی اور ہمارے مذہب مین سی کچہہ نے لیا گیا
ہی مذہب ماتریدیہ مین کہ سواد اعظم اہل سنت کا ہی کفر کا نہ بخشا شرعا اور عقلا دونو

ثابت ہی چنانچہ طریقہ محمدیہ اور اوسکی شرح سے مع دلیل مذکور ہو چکا معتزلہ بہی
اسمین موافق ہین تو یہہ تیسرا مقولہ موافق سواد اعظم اہل سنت کی ہی مخالف اوسکے
کی جاننا جہالت بعضی علم کلام کے کتابون مین جو اسکو معتزلہ کا قول مقابل مین اشاعرہ
کی لکہا ہی تو اوس ہی سنی قول ماتریدی کا نہین ہوتا **قول موسوسکا** شرح عقائد
نسفی مین ایک دلیل اونکی یہہ ہے نقل کیے ہی والکفر نہایۃ فی الجنایۃ لا
یحتمل الاباحۃ ودفع الحرمۃ فلا یحتمل العفو ودفع الغرامۃ
خیالی مین اوسکا جواب لکہا ہی ثم ان نہایۃ الکرم تقتضی العفو عن نہایۃ
الجنایۃ یہہ جو مذہب ماتریدیکا ہی ہے توجیہ عبدالحکیم خیالی کی جواب مین کہا ہی کہ اللہ
تعالی کی صفات جمالی اور جلالی دو نون ہین کہ آثار اونکی آپسمین متضاد اور منافی ہین جیسے
رحیم کریم عفو غفور محسن اور منتقم قہار اور ذو عقاب الیم ذو البطش الشدید مثلا اور یہہ
دو نو قسم صفات کبہی بیکار اور معطل نہین تو مقتضی ہونا نہایت کرم کا نہایت جنایت
سی اور تقدیر ملاحظہ کرنے دو نو قسم صفات کی غیر مسلم ہے البتہ اگر صرف صفات جمالی
ہوتی تو مسلم تہا اور یہی کہتی ہین کہ دو نو قسم صفات جلالی اور جمالی ساتہہ حکمت کے
ہین حکیم ہے اور اوسکی صفت ہی تو عقل ان سب صفات کو ملاحظہ کرکے امید رکہتی ہین
اور اس بات کی طرف راہ پاتی ہے کہ حکیم نہایت کرم نہایت مطیع کے حقمین ظاہر فرماوی
یعنی سید المرسلین کے حق مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قسم اور نہایت عذاب اور انتقام
نہایت جانی اور عاصی کے حقمین اظہار فرمادی جیسی شیطان اور لوگ مدعی الوہیت کو
ثم قسم اور اسی عقل کے ادراک کے موافق شرع وارد ہی اور جاہتا تو عکس کردیتا وہ
اپنی فعل مین مجبور نہین اوسپر کچہہ واجب نہین پر یہہ خلاف حکمت کے ہی اور قبیح اوسکی
وہ ذات پاک منزہ ہی اور یہہ مسئلہ منافرہ کا مسئلہ ہے کہ نفی دلیل سے نفی مدلول

کی نہین ہوتی جایز ہی کہ اوسی مدلول کی اور ایک دو دلیل ہون کہ وہ سالم ہو
سی چنانچہ یہان کلام موسوس کا ہی مشعری اسی بات کو کیونکہ اوسنی کہا الگ لیکن
اونکی یہہ ہی کی **چوتھا وسوسہ قول اوسکا چوتھا مقولہ شفاعت**
بالاذن کی بیان مین چور پر چوری تو ثابت ہوگی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہین
اور چوری کو اوسنی اپنا پیشہ نہین ٹہیرایا مگر نفس کے شامت سی قصور ہوگیا پہر
وہ اوسپر شرمندہ ہی اور رات دن ڈرتا اور بادشاہ کی آئین کو سزا اور اونہون
پر رکہہ کر اپنی تئین تقصیر وار سمجہتا ہی اور لایق سزا کی الی اخرہ جماعت شیخ
کہا کہ یہہ تخصیص مخالف ہی مذہب اہل سنت کی کہ مرتکب کبیرہ بے توبہ کے
شفاعت ثابت ہی معتزلہ خاص کرتی ہین مطیعین اور تائبین کے واسطی شرح
مقاصد وغیرہ کتب عقاید مین یہہ مقصد بتفصیل موجود ہی انتہی یہہ وسوسہ بھی
ساتوان اعتراض مولوی فضل حق خیرآبادی کا ہے سو اسکو بعون الٰہی تحریر
چار جز مین بتفصیل تمام فارسی عبارت مین رد کیا اور استیصال بکمال کل باتون کا
اب بقدر ضرورت اسکو ہندی زبان مین اس چوتھی وسوسہ کے دفع کرنیکو
ذکر کرتی ہین کہ اس جماعت موسوسہ نی تیسرے صورت والون کو کہان سے تائبین
سمجہہ لیا پہر اونکی شفاعت کی ذکر کرنیکو تخصیص شفاعت کی ساتہہ تائبین کی ٹہیرا
کر مخالف اہل سنت کی اور موافق معتزلہ کے کسطرح کہدیا توبہ کی تو دو رکن بالاتفاق
ہین ایک ندامت فعل ماضی پر دوسرے عزم عود نکرنی پر استقبال مین اور تیسری
صورت مین ندامت کا تو ذکر ہی پر دوسرا رکن جو عزم ہے عود نکرنیکے پر مذکور نہین
توبہ کی معنی طریقہ محمدیہ مین یون ہین التوبة هی الرجوع عن قصد المعصیة
والعزم علی ان لا یعود علیها تعظیما لله تعالی وخوفا من عقابه و

هي واجبة على الفور اور تفسير مظہری میں یوں ہی قال الحسن هي ندم
الموبة ان يكون العبد نادما على ما مضى مجمعا على ان لا يعود
وقال الكلبي هي ان يستغفر باللسان ويندم بالقلب ويمسك
بالبدن وقال القرطبي يجمع اربعة اشياء الاستغفار باللسان
والاقلاع بالابدان واضمار ترك العود بالجنان ومهاجرة سيء
الاخوان وقال البيضاوي سئل عن علي عن التوبة فقال يجمعها
ستة اشياء على الماضي من الذنوب الندم وللفرائض الاعادة
ورد المظالم واستحلال الخصوم وان تعزم على ان لا تعود
وان تربي نفسك على طاعة الله تعالى كما ربيتها في المعصية انتهى
تو دیکھو عزم مذکور کو سب نے معتبر رکھا اور دوسرے ارکان زیادہ کیے توبہ
کی ساتھہ اگر عزم عدم عود کا بھی پایا جاوے تو تائبین ہونگی نہین تو غیر تائبین
تو یہہ دو قسم خاص ہوی دوسرے صورت والی عام اگر کوی کہی کہ خوف اور
ندامت کو عزم ترک لازم ہے تو توبہ ہوگی تو ہم کہین گے کہ لازم نہین جیسی ایک
شخص مسلمان کو جسکو عادت گناہ کے ہوجاوے کہ عادت کو تو طبیعت ثانیہ کہتی
ہین یا الفت ومحبت اون گناہ کی عادت ہو تو یہہ شخص بسبب ایمان کے خوف اور ندامت
کرتا ہی اور بسبب عادت یا الفت گناہ کے شیطان اوسکی دل مین خطرہ ڈالتا ہے
کہ گناہ تجہہ سے چہٹہ سکی گا تو اس لئی یہہ عزم ترک پر نہین کرتا تو دیکھو خوف اور
ندامت پائی گئی اور توبہ نہین اور دیکھو قرطبی نے مہاجرۃ سیء الاخوان کے اور حضرت
علی صاحب نے اعادہ فرائض کا اور رد مظالم اور استحلال خصوم سب سے ارکان
توبہ کے معتبر کیے ہین اور ان سب کا ذکر تیسرے صورت شفاعت مین نہین ہے تو

کیونکر دو تابین ہوگی البتہ اگر موسوس یون وسوسہ کرے کہ عالم ربانی نے شفاعت
کو خاص کیا ہی ساتھ خایفین نادمین کے اور حال یہ ہی کہ شفاعت شرع مین سوا
خایفین نادمین کی اور ون کی حق مین بہی ثابت ہی تو ہم اس وسوسہ کا جواب دیتی
ہین پر جواب دینی سی پہلی تو چند مسایل جن پر دفع اس وسوسہ کا موقوف ہی اور
وہ مسایل مقدمات اس دفع وسوسی کی ہاین ذکر کرتی ہین پہلا مسئلہ یہہ
کہ توبہ بعد گناہ کے واجب علی الفور ہے طریقہ محمدیہ مین ہی التوبۃ ھی الرجوع
عن قصد المعصیۃ والعزم علی ان لا یعود الیہا تعظیما للہ
تعالی وخوفا من عقابہ وھی واجب علی الفور الخ دوسرا
مسئلہ یہہ کہ اللہ تعالی کو نہایت فرحت ہوتی ہے جو اوسکا بندہ توبہ کرتا ہے
اور اوس کمال فرحت کو رسول اللہ نے صلی اللہ علیہ وسلم تشبیہ کہا کر فرمایا ہی قولہ
اللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ من رجل کان فی سفر فی فلاۃ
من الارض فاوی الی ظل شجرۃ فنام تحتہا فاستیقظ فلم
یجد راحلتہ فاتی شرفا فصعد علیہ فاشرف فلم یر شیا ثم
اتی الی اخر فاشرف فلم یر شیا فقال ارجع الی مکانی الذی کنت
فیہ فاکون فیہ حتی اموت فذھب فاذا براحلتہ تجر خطامہا
فاللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ من ھذا براحلتہ حم عن
النعمان بن بشیر جمع الجوامع اور روایت مسلم مین بعد جملہ تجر خطامہا کی یہ
ہی ثم قال لشدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک اخطاء
من شدۃ الفرح رواہ مسلم تیسرا مسئلہ یہہ ہے کہ جو اللہ
تعالی سے دنیا مین ڈریگا وہ اخرت مین امن سی ہوگا اور جو دنیا مین نڈر ہوگا اللہ

تعالی سے تو اوسکو آخرت مین ڈر ہی جیسی اللہ تعالی نے فرمایا ہی قسم اپنی عزت
کی کہا کرجب عن ابی هریرة رضی عن النبی علیه السلام فیمایرویه
عن ربه عزوجل قال وعزتی لا اجمع علی عبدی خوفین
وامنین اذا خافنی فی الدنیا امنته یوم القیمة واذا امننی
فی الدنیا اخفته یوم القیمة **چوتہا مسئلہ** یہ کہ شفاعت کئی قسم
ہوگی ایک شفاعت کبرے واسطی حساب کے کہ شتابی روز قیامت سے سبکو نجات
ہو اسمین سب مخلوق شامل ہی دوسرے شفاعت واسطی منع دخول نار کے تیسرے
شفاعت واسطی اخراج کی دوزخ سے چوتہی شفاعت واسطی کثرت ثواب اور رفع
درجات کے اور بہی سوا اسکی شفاعت ہی اور جو کوئی صفت نار جہنم سے جیسا
حدیثون مین بیان ہی واقف ہوگا وہ جانتا ہی کہ کوئی مصیبت دنیا اور عقبی مین
زیادہ دوزخ مین پڑنے سی نہین تو اسی طرح بچ کر دوزخ سی جنت مین جانا اس سے
بڑے نعمت اور عمدہ مراد دوسرے نہین تو وہ شفاعت کہ واسطی بچانی دوزخ
اور لیجانے جنت کی ہی وہ نزدیک کامل شفاعت کا ہوا اور وہ لوگ کہ مستحق اس شفاعت
کی ہین وہ اکمل افراد مستحقین شفاعت کی ہین **پانچوان مسئلہ** یہ کہ مقام
ترغیب اور ترہیب شرعی مین صورت مطلق اور عام مین کلام مذکور ہوتا ہی اور اس سے
مقید اور خاص مراد ہوتا ہی جیسی کہ مقام ترہیب مین ایذا مسلم سے فرماتی ہین صلی
اللہ علیه واله وسلم المسلم من سلم المسلمون من یده ولسانه
نفی مطلق اسلام سے ایذا دینی والی مسلمانون کے سی ذکر فرمایے پر نفی مطلق اسلام
کی مراد نہین رکہی نفی کرنا اسلام کامل کا ارادہ فرمایا جیسے مذہب اہل سنت اور جماعت
کا ہی فبقا بالی الادلة یعنی اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی سلب مطلق اسلام کا

موذی مسلم سے بر اور بخصوص سے دریافت ہوتا ہی کہ صرف ایذا مسلم سے
کافر نہیں ہوجاتا تو توفیق یون ہے کہ نفی سے تو نفی کمال کے مراد ہی اور
باقی رہنے ہی بقا نفس ذات کی کو صفت نقصان کے ساتھہ ہو اہل زیغ مثل
اس حدیث کو دیکھہ کر جیسے خوارج کہتی ہین کہ مرتکب کبایر کا کافر ہی اس لئی کہ
جمیع طاعات کو جزء ایمان کا کہتی ہین اور معتزلہ جو واسطہ اور منزلہ بین المنزلتین
ثابت کرتے تو وہ کہتی ہین کہ مرتکب کبیرے کا نہ مومن نہ کافر اور ایسی
اور حدیثین ہین جیسے کہ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ
ما یحب لنفسہ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ
من نفسہ لا یومن احدکم حتی یامن جارہ شاہ لا یومن
باللہ من لا یکرم جارہ علی ہذا القیاس اور یہہ حدیثین ہین کہ ان
سب مین معنا ان عبارات کا نفی مطلق ایمان کی ہی لیکن بقاعدہ ترہیب معنا نفی کمال
کی ہے اور یہی مقام ترغیب پڑہنی سورۂ فاتحہ کے ہر نماز مین یون فرمایا لا صلوۃ الا
بفاتحۃ الکتاب ظاہر اس نص سے نفی ہر فرد صلوۃ کے ہی بدون فاتحہ کے تو رکنیت
فاتحہ کے ثابت ہوتی ہے جیسی مذہب شافعی کا ہی رح لیکن مراد اس سے نفی صلوۃ
کاملہ کی ہے بدلیل اس قول حق تعالی کے فاقرؤا ما تیسر من القرآن
اسلئی کہ بنا امر قرات کی تیسیر پر ہی اور بصورت عموم نفی اگر کیف مین یسیر
منقلب ہوجایگا بعسر اور یہہ قلب موضوع ہے اور عکس مشروع تو قرات فاتحہ
کی واجب ہوئے نہ فرض بدون فاتحہ کے نفس نماز ہوجائیگی پر ناقص لیکن مقام
ترغیب مین نفی عام صلوۃ کے بدون فاتحہ کے کر دیے اور مراد اس نفی صلوۃ کامل
کی ہے اور اسی باب ترغیب سی ہے یہہ حدیث مَن ترک سنتی لم ینل شفاعتی

بعد ان پانچ مقدموں کے واسطی دفع اس وسوسے کے کہتے ہیں کہ شفاعت
کے ذکر کرنے سے اس مقام پر عالم ربانی کی مراد ترغیب تعجیل توبہ کی ہے بعد
گناہ کے کہ واجب علی الفور ہے بحکم پہلی مقدمہ کے تاکہ جلد اور شتاب اللہ تعالی
اپنی بندے تایب سے خوش اور راضی ہوجاوے بحکم دوسرے مقدمہ کے اور یہہ
بندہ مامون العافیت ہوجاوے بحکم تیسرے مقدمہ کے اور مستحق شفاعت الفع
کا بن جاوے بحکم چوتھی مقدمہ کے کہ وہ شفاعت ہے دوزخ سے بچاکر جنت مین
لیجانیکی لیکن اس شفاعت کاملہ النفع کو صورت مین مطلق شفاعت کی ذکر کیا
اور اوس سے یہہ شفاعت کاملہ النفع مراد ہے بحکم مقدمے پانچوین کے کہ ترغیب
اور ترہیب کے مقام مین مطلق اور عام کو ذکر کرتے ہین اور اس سے مقید اور خاص
مراد لیتے ہین جیسی اوسکی مثال مین حدیثون کا ذکر ہوچکا تو اس مقام مین لفظ
مطلق شفاعت کی غیر خایفین کے حق مین کلام عالم ربانی سے سمجھنا اور اوسپر
طعن کرنا غفلت ہے بمقتضائے مقام ترغیب اور ترہیب سے اور نڈر ہوکر رغبت سے
دوزخ کی طرف ہی اس مسلک خوارج اور معتزلہ مین کہ جو ترغیب اور ترہیب کے حدیثون
مین کہ مذکور ہوچکین یہہ دونو فریق چلی ہین تو تدقیق نظر سے ثابت ہوا کہ یہہ طعن
کرنا عالم ربانی پر خارجے اور معتزلے نے بنا طاعن کا ہے عالم ربانی پر تب اعتراض
ہوتا کہ فرمایا ہوتا غیر تایبین کے حق مین شفاعت واسطی اخراج نار کے بھی نہوگی
یعنی کوئی قسم شفاعت کی سوا شفاعت کبرے کی کہ ہر کسیکی حق مین حساب و کتاب کے
واسطی ہے ہوگی تو البتہ سی خلود نار کا غیر کافر کے لئی بھی ثابت ہوجاتا اب سنو
ایسے مرحومہ کے گنہگار لوگ دو قسم ہین اول یہہ قسم کہ جنکا عالم ربانی نے شفاعت
کی تیسرے صورت مین ذکر کیا ہی کہ سرمندہ ہین اور دن رات ڈرتی ہین اور شادے

ایں

اپنی کو سر آنکھوں پر رکھتا ہے اور اپنی تئیں تقصیر وار سمجھتی ہیں دوسرے
قسم وہ کہ نہ گناہوں سے شرمندہ ہوتی ہیں نہ ڈر کر گناہوں سے باز رہتے ہیں
تو وہ جرأت کرتے ہیں گناہوں پر اور مخالفت کرتی ہیں اللہ تعالی کی طاعت سے
ان دو نو قسموں کی لئی شفاعت ہی پر قسم اول کے لئی امید ہے کہ بر سبیل عموم
اور شمول وہ شفاعت ہو گی جو واسطی بچانیکی دوزخ سے ہی جیسیکہ حدیث قدسی
سی معلوم ہوا جسکو ابن حبان نی ابو ہریرہ رضہ سے اخراج کیا ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے
عزت کی قسم کہا کر فرمایا ہی کہ دو خوف اپنی بندے پر جمع نکروں گا تو اس سے معلوم
ہوا کہ اس قسم کو اس شفاعت کی جو واسطی اخراج کے نار سے ہو گی حاجت نپڑیگی
نہیں تو خلاف قسم فرمودے اللہ تعالی کے وعید میں ہو گا بلکہ اس قسم کو وہ شفاعت
ہو گی جو واسطی بچانیکی دوزخ سی ہی دوسرے قسم کے لئی بر سبیل عموم اور کثرت
شفاعت ہو گی واسطی اخراج کے نار سے جیسیکہ حدیث جمع الجوامع میں یدخل
من اهل هذه القبلة النار من لا يحصي عددهم الا الله
بما عصوا الله واجترؤا على معصيته وخالفوا طاعته فيؤذن
لي في الشفاعة فاثني على الله ساجدا كما اثني عليه قائما فيقال
ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع طب عن ابي عمرو اسلمي
کہ اس قسم نے برخلاف قسم اول کے جرأت کی ہی گناہوں پر اور مخالفت کی ہی اللہ تعالی
کی طاعت سے اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ایسی جرأت اور مخالفت والی دوزخ میں
پڑیں گی اور شفاعت سی نکلیں گی اور پہلی شفاعت جو خائفین کے لئی ہے یہ قسم
بر سبیل عموم اوسکی مستحق نہیں ہے اسلئی کہ یہہ تو دنیا میں نڈر رہے ہے اگر آخرت میں بھی
نڈر اور امن میں رہیں اور دوزخ میں بچا دیں تو دو امن انکین جمع ہو جائینگے

بیہ خلاف مرسوم سے اللہ تعالیٰ کی ہی الا بر سبیل خرق عادت اور ندرت تو اسمین کلام نہین
یون تو اللہ تعالیٰ بدون شفاعت کے بہی جسکو چاہیگا ہی دوزخکی جانیکی تنجیز دیگا
پر بیہ طور خلاف عادت کی ہوگا نہ بر سبیل عادت اور عموم نہین تو دوزخ مین اس قدر
اہل اس قبیل سے ہے کہ جنکی عدد کا احصا سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نکریگا کیون جاتے
اور حضرت رحمۃ للعالمین اپنی شفاعت سے انکو دوزخین نجات دیتی اسلیئے کہ اونکی
شان مین تو فرمایا ہی ولسوف یعطیک ربک فترضی تو اس سے معلوم ہوا کہ
شفاعت مطابق عادت آپ سے ہوگی خائفین سے حق مین تو فرمادیا کہ اونکو آخرت
مین ڈر نہوگا تو اونکی شفاعت واسطی بچانی دوزخ سے ہوگی اور اہل جرات اور
مخالفت کی حق مین اپنی رسول کو علم دیا کہ بیہ تو اس قدر دوزخ مین جاوینگے کہ جنکی عدد
سوا اللہ تعالیٰ سے کوئی نجانیگا تو اونکی شفاعت واسطی اخراج نار سے ہوگی اور ہر
شفاعت مین اللہ تعالیٰ سے طرف سی تحدید ہوگی کہ حضرت اوس سے زیادہ شفاعت
نکرینگے بیہ حدیث مین آیا ہی بیہ جو مذکور ہوا یعنی مذہب اہل سنت اور جماعت کا ہی
اب نصح اور خیرخواہی عالم ربانی کی مسلمان بہائیون کی حق مین دیکہو کہ الدین
النصیحۃ اور عداوت اور بدخواہی اور غرور اور فریب سوچو اس موسوس کا عالم ربانی
تو بہائی مسلمان گنہگارون کو موافق امر توبوا الی اللہ الآیۃ اور مطابق وعدہ صدقہ
حق تعالیٰ سے جو حدیث قدسی مین مذکور ہو چکا طرف توبہ اور استحقاق شفاعت سے جو
مانع ہی دخول نار سے کہینچتی ہین کہ مصداق اذا خافنی فی الدنیا کی ہو کر آخرت مین
امن ہو جاوین اور موسوس برعکس اوسکی شفاعت اور عفو کبا ہر جا تو بہ سے غرور اور فریب
دیکر توبہ سے باز رکہتا ہی اور معصیت اور مخالفت طاغوت پر جری کرتا ہی کہ مصداق اذا
امنی فی الدنیا کے ہو کر مخوف الآخرت ہو جاوین مصرع ببین تفاوت رہ از کجا

است ہا بکی اب یہہ قول موسوس کا جماعت نے کہا کہ یہہ تخصیص مخالف ہی مذہب
اہل سنت کی انتہی یہہ موسوسہ مبنی ہے اسکی نا فہمی پر اسلیے کہ مراد اس شفاعت
سی شفاعت کاملہ ہے کہ مانع ہو دخول نار سے اور یہہ شفاعت بر سبیل عموم واسطی
خائفین کے خاص ہے مذہب اہل سنت مین اور غیر خائفین کے واسطی یہہ شفاعت
ہوگی تو بر سبیل ندرت اور خلاف عادت آلہی کے ہوگی نہین تو لا تعدد ولا تحصی
اہل اس قبلہ کی جو غیر خائفین ہین دوزخ مین جاتی جیسکہ بیان ہو چکا عالم ربانی نے
اس شفاعت کاملہ دافعہ کو مطلق شفاعت کرکے تعبیر کے دو جہت سے ایک بلحاظ
مقام ترغیب و ترہیب دوسرے جہت یہہ کہ عوام الناس مطلق شفاعت کو ایسے
شفاعت مین منحصر جانتی ہین اور اعتقاد کرتے ہین کہ یہہ شفاعت جسکے حق
مین ہوگی اور سب اس شفاعت کی سبب سے دوزخ مین نجات دین کے تو اس لئے
اس شفاعت خاص کے تعبیر مطلق شفاعت سی کی یعنی جسکو تم عوامون مطلق شفاعت
سمجھتی ہو مسودہ ڈروالون کے حق مین ہی نڈرون کی لئی اگر شفاعت واسطی
اخراج کے نار سے ہوگی تو یہہ موسوس اس مقام پر تین وجہون سے غافل ہوا دو
تو مذکور ہو چکین تیسرے یہہ قول اجماعی جملہ عقلا کا مہما امکن مجیب حمل
کلام العاقل علی الصحۃ پھر کیسا عاقل عالم متبحر حافظ قران مجید جسمین یہہ آیت
لکہی ہے ان اللہ علی کل شیئ قدیر × اوسکی کلام کو باوجود قرینہ صادقہ
کی حمل کرنا اور نفی قدرت کی تو پھر یہہ وہی بیہوشی شراب قہر آلہی کی نہین تو کیا ہے
مومن صادق کو جو اعراض نفس سے اس باب مین پاک ہے کہا جاتا ہے اور یہہ
قول موسوس کا کہ مرتکب کبیرہ کی توبہ کی شفاعت ثابت ہی انتہی کبیرہ والی توبہ کے
شفاعت بطریق کثرت اور عموم کے تو وہ ہے شفاعت ہی کہ واسطی اخراج کے

نار سے ہوگی اور بر سبیل خلاف عادت الہی شفاعت مانعہ دخول نار سے بھی ہو گو اللہ
تعالی مالک اور مختار ہے لیکن قواعد شرع سے تو اینا ثابت ہوتا ہے کہ خالق
کی شفاعت بر سبیل عادت الہی وہ شفاعت مانعہ ہے دخول نار سے اور واسطے
رفع درجات اور کثرت ثواب کے بھی ہوگی اور انکی غیر دن کے لئی شفاعت بطریق
عادت الہی وہ شفاعت مخرجہ نار سے ہوگی اور کسیکو واسطے حط سیئات کی یعنی شفاعت
مانعہ دخول نار سے اور کسیکو واسطے رفع درجات اور کثرت ثواب کی لیکن یہہ دونوں
بطریق قلت جیسی کہ عقاید سے مذکور ہوگا حدیث طبرانی کے ابن عمر سے مذکور
ہو چکی ہے جمع الجوامع سے اب محققین نے جو عقاید اہل سنت مین لکھا ہے سو یہہ ہے،
الکفارات والعفو عن الکبائر جائز عند ان افعال اللہ تعالی
فی الدنیا والاخرۃ علی وجہان موافقۃ لسنۃ اللہ تعالی وکائنۃ
علی سبیل خرق العوائد وعفو الکبائر عمن مات بلا توبۃ جائز
من باب خرق العوائد کذلک العفو عن حقوق الناس جائز بطریق
خرق العوائد وھذا وجہ التوفیق بین النصوص المتعارضۃ بادی
الرای اور یہہ قول موسوس کا معتزلہ خاص کرتے ہین مطیعین اور تائبین کے واسطے
الخ معتزلہ دو قسم شفاعت کی ایک تو مانع دخول نار سے دوسرے مخرجہ نار سے
قایل نہین ہین مطیعین اور تائبین کے ساتھہ جو خاص کرتی ہین وہ شفاعت ہی واسطے
رفع درجات اور زیادہ ثواب کے جیسی شرح مقاصد سے مذکور ہو چکا تو یہہ قول
موسوس کا صریح خطا ہے اور عالم ربانی نے قسم اول کو خاص کیا ہے خاطئین کے
واسطے سو بھی بطریق عموم اور شمول چنانچہ مفصل مذکور ہوا پس موسوس نے جہل کے
ناچار ہے پانچوان وسوسہ قول اسکا پانچوان مقولہ سو

اوسکا یہہ حال دیکہہ کر بادشاہ کے دلمین اوسپر ترس اتا ہی مگر اپنی بادشاہت
کا خیال کرکے بی سبب درگذر نہین کرسکتا کہ کہین لوگون کی دلمین اس آئین
کی قدر نہ گہٹ جاوے الی اخرہ جماعت نی کہا کہ یہہ صریح خلاف ہی مذہب اہل
سنت کی اور مخالف کتاب اور سنت کی اور عموم قدرت کا انکار اور اللہ تعالے
کو عاجز اور محتاج تہیرانا ہی اہل سنت کی مذہب مین ثواب دینا اللہ تعالی کا فضل ہے
اور عذاب کرنا عدل کچہہ واجب اوسپر نہین ہے نہ طاعت پر ثواب نہ معصیت پر عذاب
اپنی فضل و کرم سے عاصی کو عذاب نہ دے ہوسکتا ہے اور عفو کبایر سے بی توبہ
جایز ہے معتزلہ جو قایل ہین وجوب کی ان باتون مین مخالف ہین اہل سنت کی ایک دلیل
یہہ بہی لاتی ہین کہ اگر درگذر سے اور ستر اندے تو وعید مین تخلف اور خبرون مینا
جہوٹ لازم آوے وہی طریقہ اختیار کیا کہ کبیرہ کی عفو سے بعد توبہ کی بہی
انکار کیا اور اس جرات سے کہ درگذر نہین کرسکتا اسمین معتزلہ سے بہی بڑہ گئے
کی شرح مقاصد وغیرہ مین سب موجود ہی انتہی اسوسوسہ مین موسوس نے
چند باتون کا محض ادعا کیا تہا اونکو واضح نکر دیا سو انکو ہم پہلی واضح کردینگے
پہر منشا اس وسوسہ کا جو کلام عالم ربانی ہے کہ اوسکی غلط فہمی سے یہہ وسوسہ
پیدا ہوا ہی اوسکو بیان کرینگی پہر مطلب عالم ربانی کی کلام کا کہ اس وسوسہ کے
جڑ کٹ جاوے موسوس نے یہہ جو کہا کہ یہہ صریح خلاف ہی مذہب اہل سنت کی اسلئی
کہ درگذر کرنیکو اللہ تعالی کیلئے یہہ سبب ڈہونڈہا اور موسوس جہتی وسوسی مین کہیگا
کہ اہل سنت کی مذہب مین اللہ تعالی کے افعال کیلئے واسطی سبب درکار نہین اور
یہہ جو کہا کہ مخالف ہی کتاب اور سنت کی تو اسلئی کہ مذہب اہل سنت کا موافق ہے
کتاب اور سنت کی ہو بایت اس مذہب کی مخالف ہوگی وہ خلاف کتاب اور سنت

سکے ہوسکے اور یہہ جو عالم ربانی نے کہا کہ درگذر نہیں کرسکتا یعنی درگذر کرنا مقدور
نہیں تو اسمین عموم قدرت کا انکار ہے تو عاجز اور محتاج سمجہنا بہی لازم آگیا اور
کتاب اور سنت مین اللہ تعالی کا صاحب قدرت کاملہ ہونا ثابت ہی اور جب درگذر
کرنا یعنی مغفرت گنہگار کے مقدور نہوئی تو تعذیب عاصی کے واجب ہوئے تو ثواب
بہی مطیع کو واجب ہوگا لعدم القول بالفرق اور اہل سنت کی یہان کچہہ اوپر واجب
نہین ثواب دینا فضل ہے اور عذاب کرنا عدل اپنی فضل وکرم سے یعنی بے سبب
عاصی کو عذاب نہ دے ہوسکتا ہے تو یہہ درگذر کرنا بے سبب ہوا اور عالم ربانی نے
کہا بے سبب نہیں ہوسکتا اور جو یہہ قایل نے کہا کہ وہ شرمندہ ہی اور رات دن
ڈرتا ہی اور آئین کو اپنے سر آنکھہ پر رکہکر اپنے تئین تقصیر وار اور لایق سزا کے
سمجہتا ہی الخ یہی معنے تایب کے ہین اوسکی حق مین کہا درگذر نہین کرسکتا
تو یہہ مغفرت کبیرہ کی توبہ کے بعد بہی نہوئے اور معتزلہ اس عفو کی قایل ہین
تو اسمین معتزلہ سے بہی ترقی ہوگئے اور اس جرات ہی کہ درگذر نہین کرسکتا
یہان تک توضیح خرافات موسوس کے ہوگئے اب جوابات خرافات موسوس کے
سنو یہہ جو موسوس نے کہا کہ اللہ تعالی کے افعال کے واسطے سبب درکار نہین
اس سے اگر یہہ مراد ہی کہ سبب درکار نہین نہ باعتبار جری عادت الہی کے نہ واسطے
مراعات حکمت اور مصلحت کے نہ موثر بمعنی موقوف علیہ کے بہر موقوف علیہ بمعنی
لولاہ لامتنع کے نہ بمعنی وجہ فوجہ بمعنی مصحح دخول فا کی تو یہہ مراد باطل ہے اسلئے
کہ اللہ تعالی نے اپنی افعال کے اسباب آپ مقرر کئی ہین باعتبار جری اپنی عادت
مبارک کے واسطے رعایت حکمت اور مصلحت کے اور باعتبار موقوف علیہ کے بمعنے
لولاہ لامتنع کی بلکہ بمعنی مصحح دخول فا کی یعنی وجہ فوجہ بلکہ اوجد فاوجد جیسا کہ خود

آپ ذات مقدس اپنی کلام میں فرماتی ہیں وانزل من السماء ماء فاخرج به من
الثمرات رزقا لكم بیضاوی میں عطف علی جعل وخروج اثمار بقدرة الله تعالى ومشيئته
ولكن جعل الماء الممزوج بالتراب سببا في اخراجها ومادة لها كا
لنطفة للحيوان بان اجرى عادته بافاضة صورها وكيفياتها
على المادة الممتزجة منهما او ابداع في الماء قوة فاعلة وفي الارض
قوة قابلة يتولد من اجتماعهما انواع الثمار وهو قادر على
ان يوجد الاشياء كلها بلا اسباب ومواد كما ابدع نفوس
الاسباب والمواد ولكن له في انشائها تدريجا من حال الى
حال صنائع وحكم يجدد فيها لاولي الابصار عبرا وسكونا
الى عظيم قدرته ليس في ايجادها دفعة انتهى اور بھی بیضاوی
میں ہے انك انت العليم الذي لا يخفى عليه خافية الحكيم المحكم
لمبدعاته الذي لا يفعل الا ما فيه حكمة بالغة انتهى عقاید عضدیہ میں
ہے داعي الحكمة فيما خلق وامر طریقہ محمدیہ میں ہے للعبادات اختيارات
جزئية واراد انه قابلة للتعلق بكل من الضدين الطاعة والمعصية
وقد جعلها الله تعالى شرطا عاديا لخلقه افعال العباد انتهى مختصرا
ایک مثال تو ہو چکی اور امثلہ سورہ میں اور سورہ انفال میں فاخذهم الله بذنوبهم
سورہ آل عمران میں ہے سنلقي في قلوب الذين كفروا الرعب بما اشركوا
بالله الآية سورہ نساء میں ہے والله اركسهم بما كسبوا سورہ انعام اور
انفال میں ہے فاهلكناهم بذنوبهم سورہ انفال میں ہے فاخرجنا به
نبات كل شيء سورہ اعراف میں ہے فانزلنا

ن بہ الماء فاخرجنا بہ من

کل الثمرات تمام قرآن مین چند امثالین پائی جاتے ہین ان سب مثالون مین بائے
سببیہ ہے شرح مایہ عامل پڑہنے والی ہے اسکو جانتے ہین اور موقوف علیہ نہ
بمعنی لولاہ لامتنع کی بلکہ بمعنی وجد فوجد کہ صحیح ہی دخول فا کا پایا گیا یعنی اللہ تعالی
نے موافق جری عادت کی اور مراعات حکمت اور مصلحت کیلئے اپنے افعال عادی
کی لئے اسباب مقرر کئی ہین اور خالق سب مسببات اور اسباب کا خود وہ آپ ہے
اور اگر مراد یہہ ہی کہ سبب موثر سوا اللہ تعالی کے اور موقوف علیہ بمعنی لولاہ لامتنع
کی افعال آلہی کے واسطی درکار نہین تو یہہ حق ہے پر اس سے نفی مطلق سبب کے
لازم نہین آتی نفی الخاص لایستلزم نفی العام اور عالم ربانی نے فعل آلہی کے واسطی
سبب موثر سوا اللہ تعالی کے اور موقوف علیہ بمعنی لولاہ لامتنع کی ثابت نہین
کیا تا کہ اعتراض اوسپر متوجہ ہو اگر موسوس کہی کہ قول قایل کا کہ نہین سکتا دلالت
کرتا ہی سلب قدرت پر اس فعل پر بدون اس سبب کے تو سبب موقوف علیہ بمعنی لولاہ
لامتنع کی یا موثر سوا ذات اللہ تعالی کے افعال آلہی کے واسطی اس قایل نے
ثابت کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ اعتراض جو کرتا ہی اوسکو شعور نہین وہ بی شعور
ہی اس لفظ کے استعمال سے یہہ لفظ دو معنون مین آتا ہی ایک معنی اوسکا نفی
قدرت فاعل کے اوس فعل پر جیسی کہتی ہین آدمی نہ اڑتا ہی نہ اڑ سکتا ہی اور کبوتر
مثلا اڑ سکتا ہے اور اڑتا ہے دوسرے معنی نفی اوس فعل کے کہ جسکی کرنے میں
مصلحت فوت ہو جیسی کہتے ہین زبردست جو کم زور کو ایک گالی ہے دیی تو وہ
کم زور فوت کر اسکو بی حمایت کے گالی نہین دی سکتا کہ کہین اوسکو مار نہ لگی اور یہہ
معنی اوسکی نہین کہ کم زور کے زبان اسوقت گونگی ہو جاتی ہے کہ قدرت اوسکو

سکالی پر نہین رہتی انشاءاللہ خان کہتے ہین ع ہمنشین تو جو یہہ کہتا ہی کہ قد عمر
ہی بہت ٭ اب بہی آوازہ کب تجکو سنا سکتی ہین ٭ ای نہ اور سنا دین تجہی دو رنگ
اگر٭ اپنی پائون کی گردون کو تو سجا سکتی ہین ٭ دوسرے غزل مین کہتے ہین ع
غیر سر گرم سخن ہنسی ہے کیا کیجی بہلا ٭ ہم نہ رہ سکتی ہین اسوقت نہ ٹل سکتی ہین ٭
تیسرے غزل مین بہی یہہ ہی اور خواجہ میر درد صاحب اور میر تقی کے کلام مین
یہہ بہت ہی پڑے آدین اونکی ہمارے پاس نہین کہ اونکی لکہا جاتا بعد اس تحقیق
کے پہر جو کوئی عالم ربانی پر اعتراض کرے تو وہ مصداق ہوگا اس
طغرا کی مصرع کا ع برخرنمی توان زخریت عتاب کرد ٭ عالم ربانی کے کلام مین بہی
دوسرا معنی مراد ہے اور اس دوسرے معنی کے تعین پر قرینہ بہی قایم کیا ہے
وہ یہہ قول ہے اوسکا کہ کہین لوگون کی دلمین اس آئین کی قدر نہ گہٹ جاوے
تو اس قرینہ لفظی سے معلوم ہوا کہ اوسکی معنی یہہ ہین کہ درگذر کرنا مقدور تو ہے پر واسطے
رعایت اس مصلحت کی کہ فوت نہو جاوے درگذر نہین کرسکتا تو جیسی پہلی مثال
مین گونگا ہو جانا زبان کا نہین سمجہا جاتا ایسا ہی یہان ہے بلی مقدور ہونا سمجہنا
بلی شعور ہے ہی تحقیق اس محاورہ کی یہہ ہے کہ سکتا ہے یا نہین سکتا ہے اصل
معنی اوسکی قدرت رکہتا ہی یا نہین رکہتا لیکن ثبوت اور عدم ثبوت قدرت کا کبہی
باعتبار نفس ذات قدرت کی معتبر ہوتا ہی اور کبہی باعتبار مقارنت مصلحت کے تو اس تقدیر
پر کرسکتا ہی کی معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے رکہتا ہی اور نہین کرسکتا اوسکی معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے نہین رکہتا
جہان مصلحت اوس فعل کے کرنے مین فوت ہو تو وہان یہہ کہنا صحیح ہے کہ نہین کرسکتا اوسکی
معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے نہین ہی یعنی نفی اس مقید کی باعتبار نفی قید مصلحت
کی ہے اگرچہ مطلق کہ وہ اصل قدرت ہی ثابت ہو اور ہیچ ضمن مقید دوسرے کی کہ وہ قدرت

ساتھہ عدم مصلحت کے ہی پائی جاوے اور یہہ محاورہ صرف ہندی ہی کا نہیں بلکہ
عربی کا بھی محاورہ ہی جیسی کہ ہم اذ قال الحواریون یا عیسی ابن مریم
ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء بیضاوی میں بیچ
یستطیع کے تین توجیہیں میں ایک یہہ ہے کہ وقیل ھذہ الاستطاعۃ علی مایقتضیہ
الحکمۃ والارادۃ لا علی مایقتضیہ القدرۃ انتہی آیہ میں غور کرنے سے
یہی توجیہہ خوب معلوم ہوتی ہے پر مختصر یہہ کہ سبب بہ نظر قدرت کی درکار نہیں اور بنظر
حکمت کی درکار ہے اور یہی مراد عالم ربانی کے ہی یہہ جو موسی نے کہا اپنی فضل
وکرم سے عاصی کو عذاب نہ دیوے ہو سکتا ہی اور عفو کبائر بے توبہ جائز ہے ہم کہتی میں
کہ اسکا انکار عالم ربانی نے کب کیا ہے جو یہہ خرافات ذکر کر رہا ہے بنظر حکمت ہونی بات
کی عالم ربانی نے تو یوں کہا ہی کہ بے سبب درگذر نہیں کر سکتا بلحاظ مراعات اپنی حکمت کے
کہ کوئی فعل امر حکیم کا حکمت سے خالی نہیں تو عاصی کو جو اپنی فضل و کرم سے عذاب
نہ دیوے اور کبائر بے توبہ کو عفو کر دیوے تو وہاں بھی کچھہ حکمت ہوگی پر وہ حکمت غامضہ
ہو کہ کسی کی علم میں نہیں آئی اگر اور سبب نہیں تو وہی حکمت سبب ہے پر اتنا جاننا چاہیے
کہ عفو کبائر بے توبہ سے یہی عذاب کے ہوئی کم ہوگا اور عذاب کی بیچ بھی شفاعت سے
سبب عفو بہت ہوگا تو یہہ معتزلہ کے برخلاف ہوا کہ وہ مرتکب کبیرہ بے توبہ کو مخلد فی
النار کہتی ہیں اور وہ معتزلہ جو کہتی ہیں عذاب منقطع ہو جاویگا اونسے یہہ فرق ہے
کہ ہم ہر شخص کے حق میں احتمال مغفرت کا بلا دخول نار کے کہتی ہیں کہ جسکو چاہی مغفرت
کر دی بخلاف اونکی اور بعد دخول نار کے ہم سبب خروج کا شفاعت کہتی ہیں بخلاف
اونکی کہ وہ اس شفاعت کی قایل نہیں اور یہہ قول موسی کا اور مصنف یہہ کہنا کہ
کبیرہ کے عفو سے بعد توبہ کے بھی انکار کیا یہہ قول مخترع موسی سے اور غلط

مرجئ

نہیں جانتا دکھلا کہ اسمیں انکار ہو عفو کا بلکہ صریح عفو کا اثبات اور اقرار ہے پر عفو کی
کیفیت بیان کی ساتھہ وہ یہہ کہ مذنب خالف کی عفو کی ساتھہ مراعات حکمت اور
مصلحت کی بہی چاہیے جولائق ہی شان حکیم کے کہ کوئی فعل اوسکا خالی حکمت سے
نہیں ہوتا جیسیکہ مقرر ہے اور بمفاد سے مین مذکور ہوچکا اور مراعات حکمت کے
یون ہی کہ ایک مصلحت اور حکمت کو سبب بناکر عفو کیجئے اور وہ حکمت کہ جسکو سبب
بنایا وہ شفاعت ہی اور اگر یون نکیجئے تو آئین بادشاہ کی قدر لوگوں کے دلون سے
کہٹ جاوے اور محض مطیع فرمان بردار اور یہہ مجرم خایف برابر ہوجاوین اصلی
نجات تو دونو فریق کو دی پر اول کو بلا شفاعت کہ حاجت اونکو اس شفاعت کے
نہتی اور دوسرے فریق کو شفاعت کی ساتھہ اسمین آئین بہی باقی رہے اور
شفیعون کی عزت اور درجات زیادہ بڑہی اور دونو فریق برابر بہی ہوئے
فرق رہا تو یہہ بڑے حکمت اور مصلحت ہوئے اور یہہ وسوسہ موسوسکا کہ اس
جرات سی درگذر نہیں کر سکتا انتہی یہہ تو مذکور ہوچکا ہے کہ اسکی معنی یہہ ہین
کہ بلی سبب عفو کرنے مین قدرت تو ہے پر مصلحت اوسکی ساتھہ نہیں تو نفی لفظ
قدرت کی اس لفظ سے سمجہنا حضور صاحب ساتھہ قرینہ کے ہو کہ یہان نفی ہونی
مصلحت کے ساتھہ قدرت کی مراد ہے نہ نفی قدرت کی تو یہہ سمجہہ محض حمق
اور بلی شعوری ہی جیسیکہ بیان ہوچکا اور یہہ قول موسوس کا کہ اسمین معتزلہ
سی بہی ترقی کی الخ یہہ حمق در حمق ہی اور بے شعوری بر بلی شعوری ہی اچہے
بکر رمعلوم ہوا کہ اوسکی معنی تو یہہ ہین کہ بلی سبب درگذر کرنے میں مصلحت نہیان
ہی اور حکیم کا کوئی فعل خالی مصلحت سی نہیں ہوتا اور یہہ معنی نہیں ہین کہ بلی سبب
عفو کرے تو اسپر قدرت نہیں اسلئے کہ قرینہ الغہ اس ارادلیسے عالم ربانی کے خود

اسی کلام مین اپنی ذکر کر دیا ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا اور باقی کلام متعلق اس مقام کا
چھٹی وسوسہ کے دفع مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی **چھٹا وسوسہ قول**
موسوس کا چھٹا مقولہ لی سبب درکار نہین کر سکتا جماعت نی کہا
یہہ بہی مخالف ہے اہل سنت جماعت کی مذہب سے اللہ تعالی کے افعال کے واسطے
سبب درکار نہین معتزلہ جو قایل ہوئی وجوب تعلیل کے واسطے افعال الہی کے
اہل سنت نی اونپر رد کیا شرح مواقف وغیرہ مین مفصل لکہا ہے قول اس موسوس
کا چھٹا مقولہ لی سبب ر کتر نہین کر سکتا الی قولہ سبب درکار نہین اسکا دفع تو اس سے
پہلی پانچوین وسوسہ کے دفع مین معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ تعالی نے آپ اپنے کلام
قدیم مین اپنی افعال کے سبب قسم مادی ہین اور تمام عالم مین اوس خالق حکیم نے سب
مسببات کو اونکی اسباب سے مربوط اور منوط کر کے اون سبکو پیدا کیا ہے تو اوس سمیع
اوس حکیم علیم قادر کامل القدرت کی عظمت اور حکمت معلوم کر کے عباد کہتی ہین ربنا ما
خلقت ھذا باطلا تو پہر اس بیہودہ کی کہنی سے اللہ تعالی کے افعال کو سبب
درکار نہین یہہ لازم آیا کہ جو چیز اوس خالق تعالی کو اپنی افعال کے لئی کسی وجہ
سکی کچہ درکار نہ تہی گو بنابر مصلحت درکار ہوتی وہ اوسی اپنی کار مین لایا وہو کما تری
دوسرے اس جہالت کو دیکہو کہ دعوی تو نفی سبب کیا اور نفی تعلیل کے جو اہل سنت سے
کی ہی نفی اوسکی ٹہیرائی تو اس سے ثابت ہوا کہ سبب اور علت اسکی نزدیک ایک ہے
جیسی اصطلاح فلسفی کے ہی پہر یہہ موسوس اتنا نہین جانتا کہ اصطلاح شرعی مین سبب
اور علت دونون آپسمین مباین ہین جیسی انسان اور فرس علت کی مفہوم مین تاثیر
یا باعث ہونا معتبر ہے سبب کی مفہوم مین نفی تاثیر کے یا باعث ہونی کے ایک مباین کی
نفی سے دوسرے مباین کی نفی لازم نہین آتی بلکہ کبہی جمع ہوتے ہین جیسے زید انسان

ہی اور لا فرس کلام یہان فلسفیات مین نہین کہ اوسکی اصطلاح پر کلام کے بنا ہو بلکہ
شرعیات مین ہے تو اوسیکی اصطلاح چاہیئے پہر معتزلہ جو تعلیل کے قایل ہین اور
اہل سنت نے اونپر رد کیا یعنی تعلیل باطل کہے تو وہ تعلیل ہے ساتہہ علت غائی
کی وہ علت غایہ کہ موثر ہوتی ہے فاعلیت مین فاعل کے یا تعلیل ہے ساتہہ
غرض کے وہ غرض کہ فاعل اوس غرض سے اپنی تکمیل کرتا ہے اور اللہ تعالے
اون دونون سے منزہ ہے تو وہ منفعل ہے کسی علت غائی سے نہ وہ مستکمل
کسی غرض سے جیسی کتب عقاید مین مذکور ہے نہ مطلق تعلیل کہ وہ جایز ہے اسلئے
کہ ماتریدیہ کی یہان افعال آلہی معلل ہین ساتہہ مصالح عباد کے لیکن اصلح
اونکی نزدیک اللہ تعالی پر واجب نہین بخلاف معتزلہ کے کہ وہ واجب کہتی
ہین تو دونو مذہبون مین فرق ہوگیا بلکہ بعضی ماتریدیہ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی
تعلیل سے انکار کرتا ہے تو وہ نبوت کا منکر ہے تو دعوی اور دلیل *
موسوس کے دونو غلط ہوئے اب وہ باتین جو ہمنی اس موسوس کے تنبیہ کے
لئی ذکر کے ہین اونکی سند بستو صدر الشریعت رح نی جو ماتریدی ہین فرمایا ہے ف
اما القسم الثانی من الحکم وهو الذی یکون حکما یتعلق بشی
لشی اخر فالشی المتعلق ان کان داخلا فی الاخر فهو رکن والا
فان کان موثرا فیه علی ما ذکرنا فی القیاس فعلة والا فان
کان موصلا الیه فی الجملة فسبب والا فان توقف علیه وجوده
فشرط والا فعلامة اقل من ان یدل علی وجوده فعلامة اعلمی
دیکہو علت مین تاثیر اور سبب مین عدم تاثیر معتبر کیے تو السی مین متباین ہوگئی اور
دوسری جگہہ فرمایا ہے العلة قبل العرف ویشکل بالعلة مع اتفقو

فی تعریف العلۃ فقال البعض ہی المعرف ای مایکون دالاعلی
وجود الحکم وقالوا العلل الشرعیۃ کلہا معرفات لانہا لیست
فی الحقیقۃ بموثرۃ بل الموثر ہو اللہ تعالی فلنا یدخل العلامۃ
فی تعریف العلۃ ولا یبقی الفرق بینہما لکن الفرق ثابت لان
الاحکام بالنسبۃ الینا مضافۃ الی العلل کالملک الی الشراء و
القصاص الی القتل ولیست الاحکام مضافۃ الی العلامات
کالرجم الی الاحصان فلابد من الفرق بین العلۃ والعلامۃ
وقیل الموثر وہی فی الحقیقۃ لیست بموثرۃ اعلم ان البعض عرف
العلۃ بالموثرۃ والمراد بالموثر مابہ وجود الشیٔ کالشمس للضوء
والنار للاحراق والبعض ابطل تعریف العلۃ بالموثر بانہا فی الحقیقۃ
لیست بموثرۃ بل العلل الشرعیۃ کلہا معرفات لان الحکم قدیم فلا
یوثر فیہ الحادث والجواب عن ہذا انا قد ذکرنا ان الحکم المصطلح
ہو اثر حکم اللہ تعالی فان ایجاب اللہ تعالی قدیم والوجوب حادث
فالمراد من الموثر فی الحکم لیس انہ موثر فی الایجاب القدیم
بل فی الوجوب الحادث بمعنی ان اللہ تعالی رتب بالایجاب
القدیم الوجوب علی امر حادث کالدلوک مثلا والمراد بکونہ
موثر ان اللہ تعالی حکم بوجوب ذلک الاثر بذلک الامر کا
القصاص بالقتل والاحراق بالنار ولا فرق فی ہذا بین العلل
العقلیۃ والشرعیۃ فکل من جعل العلل العقلیۃ موثرۃ بذاتہا
یجعل الشرعیۃ کذلک وہم المعتزلۃ فکما ان النار علۃ للاحراق

عنده هم بالذات بل بخلق الله تعالى الاحراق كان القتل
العمد بغير حق علة لوجوب القصاص ايضا عقلا وكل
من جعل العلل العقلية موثرة بمعنى انه جرى العادة الا
لهة بخلق الاثر عقيب ذلك الشئ كخلق الاحراق عقيب
مماسة النار لا انها موثرة بذواتها يجعل العلل الشرعية
كذلك بانه حكم انه كلما وجد ذلك الشئ يوجد عقيبه
الوجوب حسب وجود الاحراق عقيب مماسة النار فان
المتولدات بخلق الله تعالى عند اهل السنة والجماعة
على ما عرف في علم الكلام الا ان يقال بالنسبة الينا فان
الاحكام يضاف الى الاسباب في حقنا فانا مبتلون بنسبة
الاحكام الى الاسباب الظاهرة فيجب القصاص بالقتل و
ان كان في الحقيقة المقتول ميت باجله ففي ظاهر الشرع
الاحكام مضافة الى الاسباب فهذا معنى كونها موثرة
وقيل الباعث لا على سبيل الايجاب بعض الناس
عرفوا العلة بالباعث يعني يكون باعثا الشارع على شرع
الحكم كما في قولك جئتك لاكرامك الاكرام باعث على
المجئ والقتل العمد باعث للشارع على شرع القصاص صيانة
للنفوس وقوله لا على سبيل الايجاب احترازا عن مذهب
المعتزلة فان العلة يوجب على الله تعالى شرع الحكم عندهم
على ما عرف ان الاصلح للعباد واجب على الله تعالى عندهم

اى المشتمل على حكمة مقصودة للشارع فى تشريعه الحكم
وهذا تفسير الباعث لا على سبيل الايجاب فالمراد من
الحكمة المصلحة والمراد من كونه مشتملا على الحكمة ان
ترتب الحكم على هذه العلة تحصيل للحكمة فان العلة لوجوب
القصاص القتل العمد العدوان وكونه يحصل اشتمالا على
الحكمة الا بهذا المعنى من جلب نفع اى الى العباد او دفع ضرر
اى عن العباد فيه امبنى على ان افعال الله تعالى معللة
بمصالح العباد عندنا مع ان الاصلح لا يكون واجبا عليه
تعالى خلافا للمعتزلة وما بعد عن الحق من قال ان افعاله
معللة فيها فان بعثة الانبياء عليهم السلام لاهتداء الخلق
واظهار المعجزات لتصديقهم فمن انكر التعليل فقد انكر
النبوة وفى قوله تعالى وما خلقت الجن والانس الا
ليعبدون وما امروا الا ليعبدوا الله وامثال ذلك كثيرة
فى القران ودالة على ما قلنا والقائلون لم يفعل لغرض اصلا
يلزم العبث ودليلهم انه ان فعل لغرض فان لم يكن حصول
ذلك الغرض اولى به من عدمه امتنع منه فعله وان كان
اولى به كان مستكملا به فيكون ناقصا وقد قيل عليه انه
انما يكون مستكملا به لو كان الغرض راجعا اليه وههنا راجع
الى العباد واجابوا عن ذلك بان تحصيل مصلحة العبد و
عدمه ان استويا بالنسبة اليه لا يكون غرضا له وداعيا

الی ان الفعل لا لغایۃ منیشانیون ان التخصیص من غیر مرجح وان
لم یسبق یا بالنسبۃ الیہ یکون فعلہ اولی فیلزم ان یستکمل
الغیر واما الجواب عن الثانی فلانا لا نسلم ان نسبتہ یا
بالنسبۃ الیہ لا یکون غیرہا واحدا ولا نسلم ان الترجیح
من غیر مرجح لا یجوز انہ یکون ذاتا ورجحہ بالارادۃ الی
الذات مرجحا علی ان الترجیح من غیر المرجح لو لم یمتنع
ما ذکر انتہی علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود اشعری ہونیکے
اس قول کو صدر الشریعۃ نے قبول کیا اور اسپر استدلال فرمایا یوں کہا
ومن انکر التعلیل فقد انکر النبوۃ لان تعلیل بعثۃ النبی
علیہ السلام باہتداء الخلق لازم لہا وکذا التعلیل اظہار
المعجزۃ علی ید النبی علیہ السلام بتصدیق الخلق وانکار اللازم
انکار الملزوم لانتفاء الملزوم بانتفاء اللازم انتہی تو
معلوم ہوا کہ علامہ کے نزدیک بھی یہی تعلیل حق ہے اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں
ایک یہ کہ افعال الٰہی معلل ہیں ساتھ علت غائیہ اور غرض کے اسلئے کہ فعل خالی
غرض اور غایت سے عبث ہی اور اللہ تعالیٰ کا فعل عبث ہونے سے منزہ ہے
یہ مذہب معتزلہ کا ہے دوسرا یہ کہ معلل نہیں اس لئے کہ علت غائیہ علت
ہوتی ہے فاعلیت فاعل کی اور غرض مکمل ہوتے ہے فاعل کے اور اللہ تعالیٰ سے
منزہ ہی اس سے کہ اپنی فاعل ہونے میں منفعل ہو کسی علت غائیہ سے یا مستکمل
ہو کسی غرض سے ان اللہ غنی عن العالمین اور فعل خالی غرض سے تو عبث
ہوتا ہی کہ مشتمل حکمت اور مصلحت پر ہے نہو سو فعل الٰہی اگرچہ خالی علت غائیہ

اور غرض مبت سے پر فائدے حکم اور مصالح عباد اور مخلوق سے نہین تو عبث
ہوا یہہ مذہب ہے اشاعرہ کا تیسرا یہہ کہ فعل الہی معلل نہین ساتہہ اوس
علت غائی کی کہ علت ہو فاعلیت فاعل کے اور نہ ساتہہ اوس غرض کے کہ موجب
تکمیل فاعل کے ہو پر معلل ہین ساتہہ حکم اور مصالح عباد اور مخلوق کے ہو یہہ حکمت
اور مصلحت غرض اور علت غائی ہوئے بمعنی باعث کی اوپر فعل کے نہ وہ معنی علت
کا جسکو اشاعرہ رد کرتے ہین کہ فاعلیت فاعل کے علت یا موجب تکمیل فاعل کے
بلکہ اس معنی کر جو صدر الشریعت نی عبارت منقول مین فرمایا ہے یہہ مذہب تیسرا
ماتریدیہ کا ہے اور اسی مذہب کو صدر الشریعت نی مدلل کیا یہہ تینون مذہب اس
عبارت مین جو ہمنی نقل کیے مذکور ہین مذہب ماتریدیہ کا جو سواد اعظم اس امت مرحومہ
کی ہین وسطی مذاہب ثلاثہ کا ہے اسمین اثبات تعلیل کا بطور معتزلہ کے نہ انکار تعلیل کا
بالکل بطور اشاعرہ کے بلکہ تعلیل ہے بر حکم اور مصالح عباد اور مخلوق کے ساتہہ اب
جرح اور تعدیل مقدمات دلیل ماتریدیہ کے طول چاہتا ہی اور غرض یہہ اس سے
متعلق نہین اس لئی کہ مقصود تو صرف مذاہب کا بیان ہی وہ تفصیل فی الجملہ کے
ساتہہ بیان کر دیا اب ثابت ہوا کہ افعال الہی کے اسباب تو نصوص قطعیہ قران
مجید سے ثابت ہین منکر ان اسباب کا منکر ہی نصوص قطعیہ قران کا ایسی منکر کا
جو حکم شرع مین ہی علما جانتے ہین پر یہہ گمراہ انکار کرنی مین نص قطعی قران کی سے
کچہہ اندیشہ نہین کرتا جیسی نص قطعی قل لا یعلم من فی السموت والارض
الغیب الا اللہ اسنی انکا اپنی رسالہ مین جسکا نام جواہر منظومہ ہے انکار کیا ہے
اور ملا علی قاری نے اپنی شرح فقہ اکبر مین منکر اس نص کے کو کافر کہا ہے بیت اوس
رسالہ کے یہہ ہیت علمت الغرض بر اتی پر کہ جلی ۔ غیب دانی عیب کوئے آپ کے

عبارت ملا علی قاری کے شرح کی یہہ ہے ثم اعلم ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالیٰ احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسامرۃ اور ایسا ہی ہے یہہ قول حق تعالیٰ کا و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء بیان اسکی خطا کا یہہ ہی کہ جس مغیبات کی کوئی خبر دی کسیکی اعلام اور انبار سی تو اوسکو غیب دانی اور غیب گوئی نہین کہتی جیسی کوئی اندلس کا حال مثلا سیحون ہی سنکر بتادی تو اوسکو نہ کہینگے کہ یہہ غیب دانی اور غیب گوہے ہی انبیا علیہ السلام کو اعلام الہی سے غیب معلوم ہوتا تھا تو اوسکو غیب دانی اور غیب گوئی نہین کہتی کہ یہہ منافی ہی نفی علم غیب کو جو مضمون دو نوآیت کریمہ کا ہی اسباب فعل الہی کی تو ثابت ہین قران مجید ہین باقی رہا کلام تعلیل مین سو وہ بہی موافق مذہب سواد اعظم کے ثابت ہوا ب صاف اور صریح ثابت ہو گیا کہ یہہ جو اس موسوس نے چوتہی وسوسہ مین کہا ہی کہ نہ افعال الہی کے اسباب نہ تعلیل پہر اس سی عالم ربانی پر طعن کیا سو صرف وسوسہ خناس ہے اللہ تعالیٰ اپنے عباد مومنین کو اس سے بچاوے جیسیکہ فرمایا ہی ان عبادی لیس لک علیہم سلطان حاصل کلام عالم ربانی کا یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت ہی اور ہر فعل مین حکمت ہی کیونکہ وہ تو قدیر و حکیم ہی تو اعتقاد نفی قدرت کا جیسے ضلالت ہی انکار نفی حکمت کا بہی ویسی ہی گمراہی ہے اسیواسطی اللہ تعالیٰ نے معفرت کی واسطی یہہ کچہہ سبب پیدا کر دیکا جیسی شفاعت اور معتقد دونوکا یعنی

قدرت اور حکمت کا وہی مہتدی ہے اور راشدہی اور یہی مذہب ہی خواص اہل سنت
اور جماعت کا یعنی صوفیہ کرام کا اس مذہب کی بیان میں حضرت ابو سعید ابو الخیر
رحمۃ اللہ علیہ کی ایک رباعی ہے اور بعضی اولیاء امت نے اوسکی شرح بھی کی
ہی تو وہ رباعی اور وہ شرح یہان نقل کرنا مناسب ہے کہ وسوسہ خناس کے جڑ کٹ
جاوے ہے ﴿ زلفش بکشی شبی دراز آید از و + چون بگذاری چنگل باز آید از و +
ور یک گره از پیچ و خمش بگشائی + عالم عالم مشک طراز آید از و + گویند این رباعی را حضرت
شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سره در سر قضا و قدر گفته است بخاطر فاطر در حل آن
چند وجه مخطور می گردد وجه اول آنکه حضرت حق سبحانه بحکمت بالغه خویش قدرت
کامله خود را در پرده حکمت مستور ساخته است و اسباب را که مقتضای حکمت است
روپوش قدرت گردانیده و بنصوص قاطع دعوت بر قدرت خود نموده و نیز دلالت
بر ابقای سنت و حکمت فرموده و کمال را بجمع میان سبب و مسبب نموده و بدین سبب
ستایش حضرت یعقوب علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام که جمع نموده میان هر دو در
کتاب مجید خود کرده جاییکه گفت انه لذو علم لما علمناه ولکن اکثر الناس
لا یعلمون پس هر که نظر او بر عالم حکمت مقصور شده و در بند اسباب ماند و بقدرت
مسبب حقیقی جل سلطانه پی نبرد ضال شده و عالمی را بگمراهی برده و هر که سبب را از میان
مطلقا بر داشت و از حکمت حکیم مطلق عز برهانه چشم پوشید کارخانه بزرگ خداوندی
را عز و جل معطل ساخت و کار را بر اهل عالم بند نموده و هر که سبب را در میان آورد و مؤثر
حقیقی در جمیع اشیاء فعل حق را جل و علا دید بمرکز حق مهتدی گشت و از هر دو مهلکه وا رهید
و عالم را بهدایت کشید زلف که در مجاز ساتر روی محبوب است در رباعی حضرت شیخ
گویا کنایه از حکمت است که روپوش قدرت است اگر آنرا بر روی قدرت بکشی و قدرت

را بان مستور ساز بے یا از ابجود کشی وبان در آویز بے و بی لقدرت بنر بے تیسے
دراز آید از و یعنی تاریکی و گمراہی که راہی بنور ہدایت ندارد و از ان پدید آید چون بگذار
یعنی حکمت را از دست بدہی و اسباب را مطلقا فرو گذاری پیچکل باز آید از و یعنی
تنگی و انقباض باوجود وسعت و بسط پدید آید گر یک گره از پیچ و خمش بکشایے
یعنی اگر سبب را بجا داری دگر پیچ و خم انرا که عالمی بان بند گشته و از پیچ
ان راہی نیافته وتحقیق معامله ناشناخته بکشای و از بندش وار ہے وتحقیقت
بشتابی باسرار یکه در ایجاد اسباب مودع است گره را از روی آن بکشایے و
بدان اسرار اطلاع یابے از ضیق طریق خلاص شوے و بشاہ راه حصول حضرت
ذی الجلال درآی و عالمی را راہنما گردی چنانچه گفته است عالم عالم مشک طراز آید ازو
یعنی زلف که سبب ضلالت جمع کثیر است درین وقت وسیله ہدایت و رہنمو ہے که
مشک طراز کنایه ازان است مکرر درما درین وقت حاصل مر این کس را ازان زلف
مشک طراز است چه مشک طراز چیزیکو است که در افاق انتشار می یابد و عالمی بابت
از ضلالت ہدایت می آید انتہی الوجه الاول جو سب وجوه کی ذکر کرنی مین تطویل
بلا ضرورت ہی اس لئی که ہمارے مطلب کے ثبوت مین وجه اول کافی ہے
تو اسی ایک وجه پر اکتفا کی گئی **ساتوان وسوسه قول اس**
وسوسه کا ساتوان مقوله ایک شخص نے تعریف مین لکھا
از بسکه عالی حضرت در بدر و فطرت الخ یه وسوسه ذکر کیا جاتا ہے سب پہلی وسوسه
اضعف اور ادہن من حیث الثبوت ہی بیان یه اقتباس لائق ہے وان اوہن
البیوت لبیت العنکبوت پہلی دفع سے اس وسوسے کی کئی باتین سننی چاہئیں که
وه مقدمات دفع کی ہین ایک بات یه ہے که ایک شخص نے حضرت مجدد رحمة الله علیه

یعنی تیر برین صدمے کی مراد اس خناس سے کہ ہین حضرت ممدوح ابقی اللہ تعالی
ظہور آثار ہدایۃ الی یوم البعث والنشور سید السادات بکمال تقوی متقی اہل زمان
خاندان عالی اونکی جناب کا تقویے اور اتباع سنت مین مشہور آفاق لوگ آدمی
دست حق پرست جناب اونکی سے اور دست خلفاؤن کے سے مہتدے اوتائب
کفر اور شرک جلی اور خفی اور بدعات اور دوسرے کبایر اور صغایر سے ہوئے
اس خناس نے ظاہر مین تکفیر عالم ربانی کے کرے اسلئے کہ کہا بعضون نے ایسی
کلام کرنیوالی کو کافر ہے کہا اور آیا اس بی ادبی کی اوس حضرت عمدہ اولاد
حضرت رسول اور بتول کے طرف انکی صلی اللہ علیہ وعلیہا وعلی سایر آلہ وسلم
تو یہہ وہی بات ہے کہ ہمنے مقدمہ مین کہی ہی کہ یہہ جامع ہے رفض اور خروج
اوسکی معنی یہہ کہ از روی تقیہ کے یہہ سنی حنفی اور باطن مین رافضی غالی اور
بی ادبی مین سادات کی متبع خارجیون کا گویا خارجی ہر چند یہہ تینون فرقے آپس مین
اضداد ہین پر حیثیات مذکورہ سے جمع ہونا ہوسکتا ہے ایک اسم پر سبیل حقیقت
و مجازا اور یہہ جو نام حضرت ممدوح کا نلیا اور پردی مین بی ادبی کے اسکی دو سبب
ایک یہہ کہ مرید اور معتقد اونکی ہر شہر اور قریہ مین ہین تو مبادا اسکو سزا پہونچے
دوسرے یہہ کہ خوف اپنی مذہب والون کا کیونکہ بعضی شیعہ جو بیوقوف ہین وہ
سید سنی کو سید نہین جانتے اور بی ادبی کرتے ہین پر وہ جو اپنی مذہب کی متقی ہین
وہ کہتی ہین کہ اعتقاد اور نسب اور وہ سید سنی کو یہہ ایذا نہین دیتی دوسرے
یہہ بات ہے کہ ایک تشبیہ ہے اور ایک تسویہ ان دونون مین فرق ہے تشبیہ مین
مشبہ کو مشبہ بہ پر وجہ تشبیہ مین فوقیت اور قوت ہی حقیقۃ یا ادعاء بخلاف تسویہ کہ
ایک مساوی کو دوسرے پر نہ فوقیت نہ قوت اور یہہ نزدیک علماء بیان کی ظاہر ہے

یہان اوسکی تفصیل مین اطناب ہی خلاف مقتضای مقام سکے تیسرے یہہ بات کہ تشبیہ سے
خصوصا بطور اطلاق سبکے ساتہہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سکے جو ترفیع
اور اثبات رفعت مشبہ مین منظور ہو اور یہہ وہ مشبہ اہل دنیا سی ہو جیسی اکثر شعرا کرتے
ہین تو یہہ البتہ کفر ہی اور کمال بے ادبی ہی اور جو منظور تشبیہ سے خصوصا جو وجہہ مخصوص
مین ہو یہہ بطور تحقیق کی یعنی بیان واقع اور ثبوت نفس الامری رفعت مشبہ کے ہو یہہ
وہ بہی بطور تبعیت اور تاسی سکے یہہ وہ تبعیت بہی طبعی ہو جیسی اولاد مین اپنی آباو
امہات سکے یا تبعیت اختیاری جیسی کاملین اولاد اور امت مین جو قدم بقدم حضرت
سید المرسلین کے ہون صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور متبع کتاب اور سنت سکے یہہ
دونو تبعیتین جو جمع ہون تو اوسکی کمالات اور فضایل کا تو کیا کہنا چاہی جیسی حضرت
مجدد ممدوح مین اور کچہہ کم کرکے عالم ربانی ہین حق تعالی فرماتا ہے قل ان
کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اس سے ثابت ہوا کہ متبع رسول اللہ
کا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم محبوب الہی بن جاتا ہی پہر کونسی نعمت ہے جو اپنے
محبوب کو موافق حکمت کی عنایت نہو گی اس اتباع مین مجدد مائۃ ثالثہ عشرہ بلکہ صدہا سالے
خاندان عالی حضرت ممدوح کا مشہور آفاق ہی مگر اوسکا جاہل اور کاذب نزدیک خلایق
کی اور یہہ جو ہمنی کئی دعوے کئی کتاب اور سنت مین اور کلام اولیا اللہ مین موجود
اور مذکور ہین ایک آیت تو مذکور ہوئے اور ذکر اوسکا ہم آگی کرینگے انشاء اللہ تعالے
اور مشغلا ہو وہ ہیئے باطنی بیاض ہی مگر وجہہ خامس اور مسالح مین بہی اسکا خلاف نہین
ہی یہہ خفا سو اگر ایسہ ہوتا تو رسالہ پر حوالہ کرتا اور سیاہ شفا کو دیکہہ کر نا سمجہی سے مر لعض
مرضی ہو تیا آخر ہشکا ہوا جیسی اوسکا سبب بیان ہو گا انشاء اللہ تعالے سے یہہ اظہر جانتا
کہ کسی نے شفا نہین دیکہی رحمت الٰہی عالمین کو غریب ایدونگا اور بعضون کو دی ہے

دیا بعد ذکر قرآن و حدیث اور کلام اولیاء اللہ کے عبارت متفاکے بھی مذکور ہونگے
اور معنی اسکا ظاہر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے اللہ تعالے نے فرمایا واما بنعمۃ ربک
فحدث تو اس سے تحدیث بنعمۃ نعمت رب کے اپنی حبیب پر واجب کئے اور فرمایا لکم
فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اس تحدیث کو امت پر بھی واجب کیا تفسیر مظہری میں بعد ان
حدیثوں کی یہہ حدیث ہے وعن النعمان بن بشیر قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول علی المنبر من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر
ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ والتحدیث بنعمۃ اللہ شکر
وترکہ کفر والجماعۃ رحمۃ اللہ والفرقۃ عذاب رواہ البغوی
ھذہ الاحادیث تقتضی شکر المشایخ والاساتذۃ وحسن
الثناء علیہم رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اور بعد کئی سطروں
کے ہی شکر تحدیث النعم شکرا من ھذا القبیل الی قولہ من طین اس
مذکور سے ثابت ہوا کہ عالم ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول شکر ہے اور ادائے واجب اور
منکر اسکا جاہل گویا منکر کریمہ مذکورہ کا اور جو اس خناس نے اسکو بے ادبی کہا ہے وہ
خطا ہے تشبیہی مجمل تو مقدمات میں معلوم ہوا مفصل یہی کہا جائیگا اب تشبیہ مرد کو
تحقیق کا بیان جسکو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ شان میں حضرت سبط
اکبر کے فرمانے میں بابی اشبہ بالنبی لیس شبیہا بعلی وعلی یضحک اور
بخاری میں بھی اسی مضمون کے حدیث مروی ہے اور سبط اصغر میں یہہ
قول انس سے مروی ہے علمانے درمیان دونوں کے توفیق کر دیے ہی یہہ مقام
اسکی بیان کا نہیں مطلب پہلی قول حضرت صدیقؓ کے میں یہ ہے کہ حضرت صدیق نے
ولد بالواسطہ کے تشبیہ ساتھ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے دی ہے یعنی اشبہ فرمایا

اسکی منتہی کہ کمال مشابہت ہی جیسی عالم ربانی کہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اقتدوا من بعدی بابی بکر و عمر اور حق تعالی فرمایا وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا اور بیچ مشکوۃ مین باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کی پہلی فصل مین حدیث متفق علیہ مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب کو اشبہت خلقی وخلقی تو جو عالم ربانی نے تشبیہ بر وجہ واقع فرزند رسول اللہ بالواسطہ کے یعنی حضرت سید احمد علیہ الرحمۃ والغفران کے جو فرزند جسمی اور روحی دونون ہین حضرت رسول اللہ کے حضرت رسول اللہ سے ہی صلی اللہ علیہ وسلم تو شکر ہے اللہ تعالے کا اور یہہ موافق اجازت اللہ رب العالمین اور حضرت رسول رب العالمین کے ہی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم منکر اوسکا منکر دونون اجازتون کا ہی اور منکر اللہ تعالی کے شکر کا اسکا حکم جو شرع مین ہی علما جانتے ہین بتفسیر مظہری مین بیچ کریمہ وصدقت بکلمات ربہا وکتبہ وکانت من القانتین کی مذکور ہی عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا آسیۃ امراۃ فرعون ومریم بنت عمران وان فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام رواہ احمد والشیخان فی الصحیحین والترمذی وابن ماجہ ورواہ الثعلبی وابو نعیم فی الحلیۃ بلفظ کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا اربع آسیۃ بنت مزاحم امرءۃ فرعون ومریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وفضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی الطعام قلت لعل المراد بالکمال البلوغ

الی کمالات النبوة وما فوقها ودراية الصحابة كانها اخبار عن
الامم الماضية حيث كثر الانبياء فيهم ولم تبلغ درجة كمالات
النبوة من النساء الا آسية ومريم انتهى اور اسی کے موافق ایک موقع
جو بہتروین مکتوب حضرت شیخ محمد معصوم ابن امام ربانی اویسی رحمانی کاشف الاسرار
سبع مثانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہما کی میں یہی مخدوما بزرگان
با عمل بسنت اختیار کردہ اند و از بدعت اجتناب فرمودہ امور یکہ در دین محدث
گشتہ است ہر چند بظاہر در باطن نافع نماید بران عمل نمی نمایند و اتباع سنت
را اگرچہ در حقیقت سود نماید از دست نمی دہند لہذا کارخانہ ایشان بلند آمد و شیخ طال
وصول شان مرتفع گردید و بدایۃ ایشان بنہایۃ آمیز گشت و از حقیقت کار آگاہی یافتند
و از ظلال گذشتہ باصل پیوستند و از کمالات مخصوصہ انبیا علیہم التحیات والتسلیمات فراوان
بہرہ کامل گرفتند و حکم نمودند کہ نبوت افضل از ولایت است اگرچہ ولایت آن
نبی بود و حکمی کہ برخلاف آن بود بر سکر وقتی محمول داشتند اگرچہ شمہ از حقیقت
معاملہ این اکابر در میان آرد نزدیک است کہ نزدیکان دوری جویند و واصلان
راہ ہجر پویند مستمع از ہوش رود و متکلم را تاب نماند فریاد حافظ این ہمہ آخر
بہرزہ چیست + ہم قصہ غریب و حدیث عجیب ست + متشابہات قرآنی رمزیست از ان
و مقطعات فرقانی ایمائیست بان این دولت باصالت نصیب انبیاء کرام است علیہم
الصلوات والتسلیمات وکمل مرشد را از اتباع این بزرگوارن نیز نصیب است بوراثت
و لہ علی سبیل التبعیۃ والتطفل فعلیک باتباع خاتم الرسل علیہ و
علیہم الصلوات والتسلیمات والسلام علیکم و علی من لدیکم دیکھو
تفسیر اور حدیث اور مکتوب میں تصریح ہی کہ یہ دولت کہ انبیا علیہم السلام کو بالاصالت

بعینہ

نصیب ہے اوسمین سے اونکی ورثہ کاملین کو بہ تبعیت اور وراثت کی حاصل ہوتے
ہی تو کیسی وارث اکمل کو جو اصل فطرت مین کمال مشابہت ہو ذات مقدس
سے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بہ تبعیت او روراثت قولیہ جیسی موافق قرآن
اور حدیث کے ہے جیسی مذکور ہوا موافق کلام اولیا کے بھی ہے باقی رہا کلام
اسیہ مین خاص کرکے وہ آگے آویگا اب دیکھو مکتوب مکصد و نود و دو مین اس
کمال مشابہت کی اصل فطرت مین گویا تصریح عبارت اس مکتوب کی یہی ہے بسم اللہ و
السلام علی رسول حضرت ایشان ما رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمودند کہ بقیہ از خلقت
سرور دین و دنیا علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام باندہ بود وانرا اولش کرامات
بیک فرد سے از دولتمندان امت او عطا فرمودہ اند و تخمیر طینۂ او از ان نمودند
وازین راہ ان فرد را از اصالۃ بہرہ در ساختہ اند از ان بقیہ بعد تخمیر طینۂ آن
فرد نیز بقیۂ قلیلی باندہ بود ان بقیہ نصیب یکی از منتسبان آن فرد آمدہ است
و تخمیر طینۂ او ازان فرمودہ اند وباید از آن خطی از اصالۃ نیز یافتہ ان ریک
واسع المغفرۃ اور لبعد کئی سطرون کے یہہ عبارت ہی و از حصول کمالات نبوت
مر بعضی افراد امت را بطریق تبعیت و وراثت لازم نمی آید کہ آن نبی باشد یا مساوات
بانبی پیدا کند چہ حصول کمالات نبوت دیگر است وحصول منصب نبوت دیگر چنانچہ
تحقیق این معنی بتفصیل در مکتوبات قدسیہ آیات حضرت ایشان مسطور است و
السلام علی من اتبع الہدی دیکھو اسمین تصریح ہے کہ بقیہ خلقت سرور دین و
دنیا علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام سے بطور اولش کے کسی فرد امت کو عنایت
ہوا اور اوس فرد کے تخمیر طینۃ کے اوس سے ہوئے تو اوس فرد کو کمال مشابہت
بود فطرت مین جناب رسالت مآب سے صلی اللہ علیہ وسلم بطور اولش اور

وراثت اور تبعیت کی حاصل ہوئے اور جو کوئی اسکو بر سبیل تاسی اور تحقیق کے
بیان کریگا اوس سے بی ادبی اور سبب توقیر کے العیاذ باللہ تعالے ختم
ختم رسالت سیکے نبی کے صلی اللہ علیہ وسلم اور ایسی صورت مین جو اثبات بے
ادبی کی توقیر کے مذکور کے نسبت اس خناس نے شفا کی طرف کی ہے سو یہ
جہوٹا کذاب ہے شفا مین یہ ہرگز نہین کہا ہے جیسی مذکور ہو کا اور یہے اسی
مکتوب مین تصریح ہے کہ کمالات نبوت بعض افراد امت کو بطریق تبعیت اور
وراثت کی حاصل ہوتے ہین اور اس سے نہ نبی ہوتا اور نہ مساوی نبی کی ہزا
اوس فرد کو لازم آتی پہر اسکو جو کوئی بیان بر سبیل تحقیق اور تاسی کرے
تو یہ بیان پہر کیون بی ادبی اور بی توقیر مذکور ہو گی اگر کوئی کہی کہ ایسی فرد
کی حق مین جیسکا مذکور ہوا جو محق مذکور کیا مسلم ہے پیر عالم ربانی نے جسکی حق مین
جو کہا وہ ایسی نہ تہی تو جواب اسکا ہم حضرت قرآن مجید کے ہدایت اور راہنمائی
سی دیتی ہین کہ کفار کلام مجید مین بہتیرے ریب اور شک رکہتی تھے باوجود
اسکی حق تعالے فرماتا ہے ذلک الکتاب لاریب فیہ سبب اسکا یہ ہے کہ دلایل
نفی ریب کی ایسی موجود ہین کہ جو اوسمین غور کیجا وے تو کوئی ریب باقی نرہے
تو بنظر ان دلایل کے کوئی ریب نہین تو اسی طرح دلایل کمالات اوس فرد کامل
کے کہ جس کے حق مین عالم ربانی نے وہ کلام کیا ہے صدہا موجود تہے دیکہنے
والون نی دیکہے اور سنی والون نی تواتر سنے تو کلام عالم ربانی کا صادق ہے
اور بطور تحقیق اور تاسی کے ہی منکر اوسکا برکات اولیا اللہ سے محروم اور بے نصیب
اب پہلی وجہ خناس اور وجہ سابع کے عبارت بجنسہا دو نسخہ معتبر صحیح قاضی عیاض
کی شفا کی تصحیح کرکے بقدر ضرورت نقل کرتے ہین بعد اوس کے عبارت سارے اوس رسالہ

وسوسہ کے ذکر کرنے کے اور حمق اور سیدی پر اسکی تنبیہ کرنے کی الت اللہ تعالی
عبارت شفا کی یہ ہے **فصل** الوجه الخامس ان لا يقصد
نقصا ولا يذكر عيبا ولا سبا ولكنه ينزع بذكر بعض اوصافه
او يستشهد ببعض احواله صلى الله عليه وسلم الجائزة عليه في
الدنيا على طريق ضرب المثل والحجة لنفسه او لغيره او على التشبيه
به او عند هضيمة نالته او غضاضة لحقته ليس على طريق التاسي
وطريق التحقيق بل على مقصد الترفيع لنفسه او لغيره
او على سبيل التمثيل وعدم التوقير لنبيه صلى الله عليه
وسلم او قصد الهزل والتندير بقوله كقول القائل
ان قيل في السوء فقد قيل في النبي وان كذبت فقد كذب
الانبياء وان اذنبت فقد اذنبوا وانا اسلم من السنة الناس
ولم يسلم منهم انبياء الله تعالى ورسله او قد صبرت
كما صبر اولو العزم او كصبر ايوب او قد صبر نبي الله عن عداه
وحلم على اكثر مما صبرت وكقول المتنبي انا في امة تداركها الله
غريب كصالح في ثمود ونحوه من اشعار المتعجرفين في القول المتساهلين
في الكلام كقول ابي العلاء ابن سليمان المعري كنت موسى وافته
بنت شعيب غير ان ليس فيكما فقير على ان اخر البيت شديد
وداخل في باب الازراء والتحقير بالنبي صلى الله عليه وسلم
وتفضيل حال غيره عليه وكذلك قوله لولا انقطاع الوحي بعد محمد
قلنا محمد من ابيه بديل هو مثله في الفضل الا انه لم ياته برسالة

جبريل بلفظ البيت الثاني من هذا الفصل شديد لتشبيه
غير النبي في فضله بالنبي والتجوز يحتمل لوجهين احدهما ان
هذه الفضيلة نقصت للممدوح والاخر استغناءه عنها وهذا
اشد ونحوه منه قول الاخر واذا رفعت راياته صفقت بين جناح
جبريل امين وقول الاخر من اهل العصر فر من الخلد واستجا
بنا فصبر الله قلب رضوان وكقول حسان المصيصي من شعراء
الاندلس في محمد بن عباد المعروف بالمعتمد وفي وزيره ابي بكر
بن زيدون كان ابا بكر ابو بكر الرضي وحسان حسان وانت
محمد الى امثال هذا وانما اكثرنا بشاهدها مع استثقالنا
حكايتها لتعريف امثلتها ولتساهل كثير من الناس في ولوج
هذا الباب الضنك واستخفافهم فادح هذا العباء وقلة
علمهم بعظيم ما فيه من الوزر وكلامهم منه بما ليس لهم به
علم ويحسبونه هينا وهو عند الله عظيم لا سيما الشعراء
اشدهم فيه تصريحا وللسانه تسريحا ابن هانئ الاندلسي
وابن سليمان المعري بل قد خرج من كلامهما هذا الى
حد الاستخفاف والنقص وصريح الكفر وقد اجبنا عنه
وغرضنا الان الكلام في هذا الفصل الذي سقنا امثلته فان
هذه كلها وان لم تتضمن سبا ولا اضافت الى الملائكة والانبياء
نقصا ولست اعني عجزي بيتي المعري ولا قصد قائلها ازراء و
غضا فما وقر النبوة ولا عظم الرسالة ولا عزر حرمة المصطفى

ولا تعز خطوة الكرامة حتى شبه من شبه فی کرامة نالها او معرة قصد الاشتفاء منها او ضیف مثلا لتطیب مجلسه واغلاه فی وصف لتحسین کلامه بمن عظم الله خطره وشرف قدره والزم توقیره وبره ونهی عن جهر القول له ورفع الصوت عنده فحق هذا ان دری عنه القتل الادب والسجن وقوة تعزیره بحسب شنعة مقاله ومقتضی قبح ما نطق به ومالوف عادته لمثله اوندوره وقرینة کلامه اوندمه علی ما سبق منه ولم یزل المتقدمون ینکرون مثل هذا ممن جاء به وقد انکر الرشید علی ابی نواس قوله فان یک باقی سحر فرعون فیکم فان عصا موسی بکف خصیب وقال له یا ابن اللخناء انت المستهزئ بعصی موسی وامر باخراجه عن عسکره من لیلته وذکر القاضی القتبی ان مما اخذ علیه ایضا وکفر به اوقارب قوله فی محمد الامین وتشبیهه ایاه بالنبی صلی الله علیه وسلم تنازع الاحمدان الشبه فاشتبها خلقا وخلقا کما قد

انسے اکا نتہ اور مثل اسکی ہی بلکہ اشد اس سے یہ شعر فارسی کا ہے تعریف میں محمد شاہ بادشاہ کے کہ قایل اوسکا اور راضی ہونیوالا اس شعر سے مستحق گردن ماری جانے کی تہی ہے جہان ازین دو محمد گرفت رونق وجاہ یکی محمد مرسل دوم محمد شاہ ظاہر مین تسویہ اور معنی مین تفضیل ممدوح اپنی ہے اور حضرت سید کائنات افضل مخلوقات کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی قدر کمالہ وجمالہ العیاذ باللہ تعالی اسلیے کہ ممدوح اپنی کو شاہ کرکے ذکر کیا اور سرور دوجہان کو صلی اللہ علیہ وسلم مرسل کرکے بیچ مقابلے

شاہ ہیکے اور بعد ایک ورق کے اسی وجہ خامس مین یہ عبارت ہی وقال ابو الحسن
ایضا فی شاب معروف بالخیر قال الرجل شیا فقال له الرجل اسکت فانك
امی فقال الشاب الیس کان النبی امیا فشنع علیه مقالہ وکفرہ
الناس واشفق الشاب مما قال واظہر الندم علیه فقال
ابو الحسن اما الملاق الکفر علیه فخطاء لکنه مخطی باستشہاده بصفة
النبی صلی الله علیه وسلم وکون النبی امیا اٰیة له وکون ہذا امیا نقیصة
فیه وجہالة ومن جہالته احتجاجه بصفة النبی صلی الله علیه وسلم
لکنه اذا استغفر وتاب واعترف ولجاء الی الله فیترك لان قوله
لاینتہی به الی حد القتل وطریقة الادب نطوع فاعله بالندم
علیه بن جب الکف عنه انتہی یہین تک عبارت وجہ خامس کے کہ منشاء اس
وسوسہ کا ہی نقل کے گئی اب تہوڑا سا بیان کہ متعلق اس عبارت منقولہ کے ہے
ذکر کرکے عبارت وجہ سابع کے بقدر مطلب کے ذکر کیجاویگی انشاء اللہ تعالی سننا
چاہئے موافق اقرار اور تسلیم اس موسوس کے کہا جاتا ہے کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ
علیہ اس تشبیہ کو جو بر وجہ ترفیع ہو مذموم کہا ہی اور بر وجہ تاسی اور تحقیق ہیکے جو ہو
اوسکی نفی کی ہے یعنی وہ مذموم نہین اس لئے کہ اس وجہ خامس مین کہا ہے
لیس علی طریق التاسی وطریق التحقیق بل علی مقصد الترفیع لنفسہ او لغیرہ جیسے
معلوم ہوا تو ضرور ہوا واسطے دفع اس وسوسہ کے تعیین کرنا محل اور موضع ترفیع
کا اور موضع اور محل تاسی اور تحقیق کا اور تمیز کرنے درمیان ان دونون موضعون
کی تو کہا جاتا ہے کہ جو کوئی معنی کان یکون اور سر بود کی جانتا ہے اور اسقدر
عقل رکہتا ہے کہ نوالہ روٹی کا موہنہ مین دیتا ہی نہ ناک مین وہ بہی سمجہیگا

اس کو کہ موضع ترفیع کا وہ ہی کہ مشبہ مادح اور مشبہ ممدوح دونوں اہل دنیا سے
ہوں اور باعث تشبیہ کا طمع دنیا کا جو مذموم ہے جیسی شعر امداح اہل دنیا کی کہ واسطے
حطام دنیا کی امرا و تجار اور فساق کے مدح میں کیا کیسا مبالغہ کرتے ہیں اور شفا
میں جو سب مثالیں ذکر کے ہیں ایسی ہی ہیں اور حق تعالی فرماتا ہی والشعراء یتبعہم الغاوون
الآیہ اس کریمہ میں مذموم اور محمود دونوں کا بیان ہی اور موضع تامی اور تحقیق
کا وہ ہی کہ دونوں اہل دین سی ہوں اور غرض تشبیہ سے ثواب آخرت کا کہ وہ محمود
ہی تو یہہ تشبیہ بر وجہ تحقیق کیوں نہیں ہو گی جیسی مرید معتقدین کامل صفی الدین اپنے
مشایخ کاملین کے حق میں ذکر کرتے ہیں اور یہ ہے محل توریث اور تبعیت کا ہی جیسی
دونو مکتوبوں مکتوب سی دریافت ہوا موضع تحقیق میں تشبیہ اور اسپر تفریع
دونوں واقعی ہوتی ہیں بخلاف موضع ترفیع کے وہاں دونو ادعائے اور تخیلی
جیسی کوئی کہی زید مثل شیر کے ہی اس لئی لوگ اوسکی مقابلہ میں عاجز ہو جاتے
ہیں تو یہہ عاجز ہو جانا اگر امر واقعی ہے تو یہہ تشبیہ بر وجہ تحقیق ہی اور اگر صرف
ادعائے اور تخیلی ہے تو یہہ تشبیہ بر وجہ ترفیع ہو گے اسلئی کہ تحقق معلول اور
علت کا ہی ایک طور پر جاری اور عالم ربانی کی کلام میں تفریع امر واقعی ہے پھر
تشبیہ بر وجہ تحقیق کیوں نہو گی نہیں تو وجود معلول کا نفس الامر ہے اور وجود
علت کا ادعائے اور تخیلی ہذا خلف اگر کوئی کہی کہ جسکو تمنی تفریع قرار دیا وہ
تفریع ہی نہیں تاکہ مشابہت واقعی ثابت ہو یہہ امیت ہی بطور عوام کے تو جیسی امیت عوام
کی دلیل مشابہت واقعی کی نہیں یہہ امیت بھی دلیل مشابہت واقعی کی نہیں ہو سکتی فارق درمیان امیت عوام کے اور
اسکی کیا ہے تحریر اسکا یہہ ہے کہ باوجود امیت کے یہ علوم اور حقائق و معا
ایسی بیان کریں کہ علما متبحرین کو موجب استعجاب ہو اور اوسکی سماعت سی اہل حق

نمایاں تازہ ہوا اور جب ہدایت خلق اللہ کا ہو تو یہہ امیت ظلی ہے امیت ہو تو
ہادو رتعیت اور وراثت ہی حاصل ہوئے اور کمال ہے نہ نقص چنانچہ حضرت مجدد
مائۃ ثالثہ عشرہ کی ایسی ہی ہے چنانچہ ہزاران ہزار نے اسکو مشاہدہ کیا اور جو
امیت کہ علوم وہبی اور بیان حقایق اور معارف سے معرا ہو وہ امیت جبلی اور
فطری صرف ہی جیسی امیت عوام کے کہ یہہ نقص ہے نہ کمال امیت ظلی والی
اولیاء اللہ کثرت سے اس امت مرحومہ میں پیدا ہوئے ہیں چنانچہ کتب احوال
اولیاء اللہ میں تصنیف ہوئے ہیں اون سے دریافت ہوتا ہی اب ہم عنقریب دو آ
میں ذکر کرتے ہیں حال دو شخص کا ایک تو اپ ہے تھے تیرہویں صدی میں خلیل
خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہجہانپور سے رامپور میں بہت آیا کرتے تھے ایک
عالم متبحر نثر نویسی میں شعرگوئی میں بے بدل میرزا قتیل سی ذاتی فلسفہ منطق میں فہم عالم منطقی
بے مثل عالم منقول میں تفسیر حدیث میں اور فقہ اصول تصوف میں بے نظیر وہ را
ہے کہ خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمسی فرماتی کہ مولوی فصوص الحکم پڑھو مگر کسی
فص موسوے یا عیسی میں مثلا چند سطر پڑہیں فرماتی کہ مولوی ہم تو اسکو نہیں سمجھے
یہہ عربی ہے اسکا ترجمہ ہندی میں کرو جب دو چار سطر ہمنے ترجمہ کر دیا تو فرماتی اب
ٹہیرو پہر اوسکی بعد اس تقریر کو دراز کرتے اور بہت بیان کرتے اوسکی بعد جو ہم
عبارت فص سکے پڑہتی تو وہی فرمایا ہوا ہوتا اور بارہویں صدی کی آخر حضرت شاہ
عبد الرزاق بانسی وی اپنے مرشد حضرت ملا نظام الدین صاحب واقف اسرار الٰہی کے
کہ ایسی امی تہی جو سین مہملہ اور منقوطہ میں اوسکی تلفظ میں فرق نہوتا وہ بارا فرماتی
خبر دنیا ہی خبر دنیا اوسکی بعد الہام اپنا بیان فرماتے کیسے اوسمیں فرق نہوتا یہانتک
تک کہ ملک العلماء مولینا عبد العلی صاحب اپنے تصانیف میں فرماتی ہیں کہ متکلم

کے نزدیک الہام اسباب علم سے نہیں مگر ایسی کا ملین کا الہام اسباب علم سے
ہے اگرچہ علی العموم سبکا نہیں اور خالف صاحب مقدم الذکر وقت تلاوت قرآن
کی کسی حافظ کو پاس بٹھا لیتی کہ کہیں ہم غلط نہ پڑھیں اور خط پڑھنا لکھنا نہیں
جانتی تھے تو دیکھو یہ امیت ظلی نوریشی بنتی ہے اور کیا کمال ہے کہ بعضے
افراد کاملین امت کو حاصل ہوتا ہے تو اُسکا سبب یہ ہے شفا میں مذموم نہیں بلکہ اُنہیں
بلکہ جایز اور تقیید مظہر سے بھی ثابت ہوا کہ یہہ شکر مشایخ کا مدلول کریمہ والا شیم
رنگ محدث کا ہے اور واجب ہے تو نہایت محمود ہوا تو دیکھو عالم ربانی کیسے
ارک دنیا باذل مال و نفس فی سبیل اللہ طالب ثواب آخرت کی اور شمہ اونکی
محامد اور مناقب کا مقدمہ میں مذکور ہوا تو کلام عالم ربانی کا ناسی اور تبعیت
سید المرسلین کے ہے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بواسطہ حضرت صدیق رضی
اللہ عنہ کے جیسے سبط اکبر میں مذکور ہوا رضی اللہ عنہ اور بلا واسطہ جیسے حضرت جعفر
طیاری کے حق میں فرمایا اور دور سے یہ موضع ترقیح سے جو مذموم ہے جیسے
دریافت ہوا باقی کلام اس مقام کا متعلق وہان مذکور ہو کا جہان کلام وسوسہ
کا ذکر ہوگا اور حمق اوسکا بیان کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی عبارت وجہ سابع
کی یہہ ہے **فصل** الوجه السابع في ذكر ما يجوز على النبي صلى
الله عليه وسلم او يختلف في جوازه عليه وما يطرأ من
الامور البشرية ويمكن اضافتها اليه او ذكر ما امتحن به وصبر
في ذات الله على شدته من مقاساة اعدائه واذاهم له و
معرفة ابتداء حاله وسيرته وما لقيه من بؤس دهره ومر عليه
من معاناة عيشته كل ذلك على طريق الرواية وهذا اكثر العلم

ومعرفة ما صحت منه العصمة للانبياء وما يجوز عليهم
فهذا من خارج عن هذه الفنون الستة اذ ليس فيه غمض
ولا نقص اور بعد معجزہ کے یہ عبارت ہے یہ منشاء وسوسکا ہے وكذلك اذا
وصف بانه امي كما وصفه الله به فهي مدحة له وفضيلة ثابتة
فيه وقاعدة معجزة اذ معجزته العظمى من القران العظيم انما هي متعلقة
بطريق المعارف والعلوم مع ما منح صلى الله عليه وسلم وفضل
به من ذلك كما قدمناه في القسم الاول ووجود مثل ذلك
من رجل لم يقرأ ولم يكتب ولم يدارس ولا لقن مقتضى العجب
ومنتهى العبر ومعجزة البشر وليس فيه ذلك نقيصة اذ المطلوب
من الكتابة والقراءة المعرفة وانما هي آلة لها وواسطة موصلة
اليها غير مرادة في نفسها فاذا حصلت الثمرة استغنى عن
الواسطة والسبب والامية في غيره نقيصة لانها سبب الجهالة
وعنوان الغباوة فسبحان من باين امره من امر غيره وجعل شرفه
فيما فيه محطة سواه وحياته فيما فيه هلاك من عداه هذا شق
قلبه واخراج حشوته كان تمام حياته وغاية قوة نفسه وثبات
روعه وهو فيمن سواه منتهى هلاكه وحتم موته وفنائه
وهلم جرا الى سائر ما روى من اخباره وسيره وتقلله من
الدنيا ومن الملبس والمطعم والمركب وتواضعه ومهنته نفسه
في اموره وخدمته بيته زهدا ورغبة عن الدنيا وتسويته بين
خطيرها وحقيرها لسرعة فناء امورها وتقلب احوالها

کل هذا من فضایله و مناقبه و شرفه کما ذکرناه فمن
اورد شیأ منها مورده و قصد بها مقصده کان حسنا و من
اورد ذلک علی غیر وجهه و علم منه بذلک سوء مقصده
لحق بالفصول من الوجوه الستة التی قدمناها انتہی دیکھو یہان
امیت کو قاعدہ معجزہ کا کہا نہ خود معجزہ اور وجہ خامس کے دوسرے عبارت
منقولہ مین کون النبی امیا کو آیہ یعنی علامت اور نشانی آنحضرت کی کہے صلی
اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یہہ بات یاد رکہنی ہے اس سے گل کہلیگا دیکھو صحاح
احادیث اور تفسیر اور مکتوب تحقیق اسلوب سے ثابت ہوا کہ کمالات نبوت سے
امم ماضیہ اور اس امت مرحومہ مین خواص امت کو بطور ظلیت اور تبعیت اور
وراثت کی سرافراز فرماتی ہین اور اس سے لازم نہین آتا کہ وہ خواص برابر
انبیا علیہم السلام کی ہوجاوین چہ جائیکہ خود انبیا بن جاوین تو دیکھو یہہ امیت
حضرت سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ وسلم مدحت اور فضیلت ہی اسیے
واسطے حضرت رب العالمین نے آپ کے توصیف امیت سی فرمایے نبی امی قرآن
اور انجیل اور توریت مین فرمایا اور قاضی عیاض نے بہی ذکر کیا تو امیت من جملہ
کمالات نبوۃ افضل سے ہوے اور تفسیر اور حدیث اور اولیا کے کلام سے ثابت
ہوا کہ خواص امت کو کمالات نبوت سی سرافراز فرماتے ہین اور دو شخص
عنقریب زمانی مین ہمنی بطور تمثیل کے ذکر کر دیے تو جس کسیکو امیت بطور ظلیت اور
تبعیت اور وراثت کی ہوگی وہ اوسکی حق مین بہی سبب کمال کا ہوگا تفقیہ از
عیب اور سبب علوم وہبی لدنی کا جیسی دو شخص کاملین مذکور ہوئے اور حضرت
مجدد مایۃ ثالثہ عشرہ کو جن لوگون نی دیکہا اور صحبت پایے وہ یقین کر سکیے یا سنے

ہین کہ باوجود بی علمی رسمی کے کیسی کیسی معارف اور علوم بیان فرمائی ہین کہ عقلاے
متبحرین حیرت مین ہوجاتے ہین یہہ کتاب صراط مستقیم کہ عبارت فارسی مولوی
عبد الحی اور مولوی اسمٰعیل صاحب کے ہی اور مضامین اوسکی خود حضرت
کی فرماے ہوئے ہین اور جب اوسکی مضامین کے زبان مبارک سی تقریر فرماتے
تو ثابت ہوتا کہ مضامین اس کتاب کے ایک قطرہ ہے اون علوم کے بحر کا کہ آپ کے
صدر مبارک مین وہ علوم بہتے تو آپ کے بی علمی رسمی اگر ظلی تہی اور سائے نہین
تو پہر کیا ہے تو دیکہو یہہ سبب معرفت کا ہوا جیسے حضرت اصل مین صلی اللہ علیہ
وسلم یا سبب جہل اور غباوت کا پہر اس امیت ظلی اور سائے کو حضور صاحب بعید کا رہیے
تحقیق اور بیان کے جو کوئی بے سبب اور نقیصہ کہی تو اوسکو خوف کفر اور سلب
ایمان کا ہوگا العیاذ باللہ تو اب ثابت ہوا کہ شفا مین جو امیت غیر کو نقیصہ اور
سبب جہل اور غباوت کا کہا ہے اوس سے وہ غیر مراد ہے جسمین امیت جبلی فطری
ہو سو ظلی تہی اور فی نہین تو تمام شفا کا مخالف ہوجاویگا تفسیر حدیث اولیا کے کلام
کا تو پہر کس طرح قبول کیا جاویگا اب وقت آیا کہ عبارت اس وسوسہ کی ذکر کیجاوے
اور حمق اور بیدینی اس وسوسہ کی بیان کیجاوے **قول موسوس کا سناکر**
منقولہ ایک شخص کی تعریف مین لکہا از بسکہ عالی حضرت ایشان بر کمال متابعت
جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ بنا بر
علیہ لوح فطرت ایشان از نقوش علوم رسمیہ دراہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر
مصفی ماندہ انتہی کچہہ باتین متعلق اس کلام ترابی کے آگی ہوچکین اونکو یاد رکہنا چاہیے
اب کہا جاتا ہے کہ علوم رسمیہ عبارت ہین علوم عربیہ سے جیسے صرف نحو معانی بیان بدیع
عروض قافیہ فن انشاء وغیرہ اور علوم عقلیہ سے جیسے فلسفہ زمانہ کے باقی رہا اور نقلیہ

سے جیسی علم کلام علم اخلاق علم فقہ یعنی خاص اور اصول فقہ اور تفسیر
حدیث تو ایک انکا سیکھنا اور لکھنا پڑھنا ہے اور یہہ راہ دانشمندان کلام
وتحریر وتقریر کا ہے اور دوسرے لکھنا سیکھنا پڑھنا مطلق قرأت اور
کتابت کا ہے اول خاص ہے اور دوسرا عام اور مصفی رہنا لوح فطرت
کا نقوش مذکورہ اور راہ مزبور سے عبارت ہی نہ سیکھنے اور نہ لکھنے پڑھنے سے
تو یہہ نقیض ہوے اول کے اور نہ سیکھنا اور نہ لکھنا پڑھنا مطلق قرارت
اور کتابت کا یہہ نقیض ہے ثانی کے اور یہے عبارت ہی امیت سی جیسی
ظاہری حاجت بیان کے نہیں اور قواعد یقینیہ مقررہ فلسفہ سی ہے کہ نقیض
خاص کے عام اور نقیض عام کے خاص ہوتے ہی اور یہہ ہے اصول یقینیہ
سے ہی کہ تحقیق خاص موجب ہے تحقق عام کا تو جو امی ہوگا اوسکی لوح
فطرت نقوش اور راہ مذکور سے مصفی ضرور ہوگی اسکو یہہ یاد رکھنا چاہیے
کہ ابہی کار آمد ہے **قول موسوسکا** جماعت نی کہا کہ اس کلام میں بڑی
بی ادبی اور بے توقیری ہی حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے **جواب**
اسکا یہہ ہے کہ بی ادبی اور بے توقیری مذکور عیاذا باللہ تعالی اس
کلام سے جو جماعت حمقا سمجہتے ہیں یہہ عکس ہے اوس مستی شراب قہر الہی کا
ہی اسمیں ادب اور توقیر ہے حضرت سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ
وسلم کہ اونکی طفیل اور تبعیت اور وراثت سے اونکی بعض خواص امت
اور اولاد کو بہی اللہ تعالے نے بعض کمالات نبوت کا شریک کیا
جیسی امم ماضیہ میں بہی یہہ ہوا ہے چنانچہ مفصل سابق ہو چکا **قول**
موسوسکا شفا قاضی عیاض اور دیگر کتب معتبرہ میں لکہا ہے کہ کسیکو

اوسکی برائی کی واسطے تشبیہ دنیا رسول علیہ السلام سے اوس بات مین کہ
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا مین جاڑے تہے بہت برا ہے اور مرتبہ نبوت
اور رسالت کی ہتک اور بے ادبی اور بے تعظیمی ہے **جواب اسکا یہہ ہے**
کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اچہا کہا ہے پر جو دلکا اندہا اور بہرا ہو وہ اوسکا
مطلب کیونکر سمجہے تشبیہ بر سبیل ترفیع مذموم اور بر سبیل تاسی اور تحقیق غیر
مذموم بلکہ ہے ترفیع سے غرض اثبات رفعت کا ایسے تشبیہ سے ہوتا ہے
اور صورت تاسی اور تحقیق مین بیان اوس نعمت کا ہوتا ہے جو بطور تبعیت
اور وراثت کی واقع مین ہوتی ہی مقام اول کا جیسے مداح لی دین اہل دنیا
اہل دنیا کو بطمع دنیا تشبیہ دیتے ہین اسی واسطے سب مثالین شفا مین ایسے
مذکور مین بہلا دیکہو کوئی مثال ایسی ہے ذکر کی ہے کہ جسمین صلحا علما اتقیا
تارک دنیا نے تشبیہ اپنے مشایخ اتقیا اولیا کے بطور شکریہ کے دی ہو کہ یہہ موضع
تاسی اور تحقیق کا ہی اور نہایت محمود بلکہ واجب چنانچہ مفصل سابق گذر چکا
قول موسوسکا امی ہونا حضرت کا معجزہ تہا اور بڑی فضیلت **جواب
اسکا یہہ ہے** کہ آنحضرت کا جو وصف ہے فی الحقیقۃ وہ بڑی فضیلت ہے
اور نہایت مقبول بارگاہ آپ ہے اوسمین کیا کلام ہے کلام جو اس موسوس کے کلام
مین ہے سو یہہ ہے کہ الو اکثر رات کو درختون اور اونچی مکانات پر بیٹہ کر بولتا ہی
اوسکی بولی اور آواز سے اوسکو بہچانتے ہین سو اس الو نے جو قطرے غایب
ہی یہان بہت آور الو کیے ان آوازون سے یہہ بہچانا کیا سو سنو ایک یہہ کہ امی
ہونیکو معجزہ کہا دوسرا یہہ کہ بہر حوالہ کیا شفا پر اور ہم بہلی شفا کے عبارت نقل
کر چکے مین ہیں کہ اوسمین ہر کرامت کو معجزہ نہین کہا ایک جگہ تو آیہ یعنی علامت کہا

دوسری جگہہ قاعدہ معجزہ کا کہا ہے تو معجزہ مین استعارہ بالکنایہ ہی تشبیہ دی بیت سے بیت کے واسطی اساس اور دیوار لازم ہے تو اضافت کا اوسکے طرف معجزہ کے استعارہ تخیلیہ ہی قاعدہ کی معنی اساس جسکو ہندی مین نیو کہتے ہین اور معنی دیوار کے بہی کہا ہی اس آیہ مین واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل اور اساس اور دیوار جزء خارجہ بیت کا ہے اوسپر معجزہ کیونکر حمل ہوگا اور کیونکر کہا جائیگا کہ یہہ قاعدہ معجزہ کا ہے جیسے نیو اور دیوار کو بیت نہین کہہ سکتی حمل تو اجزاء ذہنیہ مین ہوتا ہے نہ اجزاے خارجیہ مین بیضاوے مین ہے بیچ تفسیر اس آیہ کے الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی لا یکتب ولا یقرء وصفہ بہ تنبیہا علی ان کمال علمہ مع حالتہ احدے معجزاتہ الخ ایسی ہے ہی تفسیر مظہرے مین اور اور تفسیرون مین اسی کے موافق تفاسین قاعدہ معجزنکا ایت کو کہا ہے نہ خود معجزہ اصل بات تو یہہ ہے کہ یہہ معجزہ کے قاعدہ سے بی شعور ہے ہمسی اسکا قاعدہ سنو خرق عادت ہو اور پر ہاتہہ غیر مومن صالح کے ہو خواہ مومن فاسق خواہ کافر وہ استدراج ہی اور جو وہ مومن صالح ہو تو یا نبی ہو یا ولی یا غیر انکی پہر جو نبے ہو تو وہ خرق عادت یا قبل نبوت ہو یا بعد نبوت ہے اگر قبل نبوت کے ہو تو ارہاص ہے یعنے اساوس نبوت اور جو بعد نبوت کے ہو تو وہ معجزہ ہے اسکو بینہ اور حجتہ بہی کہتے ہین اور جو غیر وسیلے ہو تو اوس خرق عادت کو معونتہ کہتے ہین اور جو ولی سے ہو تو وہ کرامت ہی نسبت ولی کے اور معجزہ نبے ہے اوسکے نبی کا اس گمراہ کا قاعدہ ہی کہ جس کتاب سے اوسکی گمراہے ثابت ہونے ہے تو اگرچہ وہ کتاب حق اور صواب ہو اوسکو برا کہا ہے جیسی کتاب مجالس الابرار تو جس کتاب

سے یہ سند کرنا ہے جیسی آٹھوین و سوسرمین شرح عقاید جلالی سے سند
پکڑے ہی تو ہم او ہے شرح عقاید جلالی ہے اسکی اتو کے آواز بہت سا
ثابت کرنے مین متن مین شرح عقاید جلالی کی ہے بالمعجزات شرح عقاید مین ہے
جمع معجزۃ هی امر یظهر بخلاف العادة علی یدی مدعی النبوة
عند تحدی المنکرین علی وجه یدل علی صدقه ولا یمکنهم
معارضته ولها سبعة شروط **الاول** ان یکون فعل الله
تعالی وما یقوم مقامه من التروک **الثانی** ان یکون
خارقا للعادة **الثالث** ان یتعذر معارضته **الرابع** ان
یکون مقرونا بالتحدی ولا یشترط التصریح بالدعوی بل
یکفی قرائن الاحوال **الخامس** ان یکون موافقا للدعوی
فلو قال معجزتی ان احیا میتا وفعل خارقا آخر لم یدل علی صدقه
السادس ان لا یکون ما اظهره مکذبا له فلو قال معجزتی
ان ینطق هذا الضب فقال انه کاذب لم یعلم صدقه بل
ازداد اعتقاد کذبه بخلاف ان یحیی المیت فیکذبه فان
الصحیح انه لا یخرج عن المعجزة لان الاحیاء معجزة وهو
غیر مکذب انما المکذب هو ذلک الشخص لکن مدة بعد
الاحیاء مختار فی نفسه یصدقه وتکذیبه **السابع** ان
لا یکون المعجزة متقدمة علی الدعوی بل مقارنة لها او
متاخرة عنها بزمان یسیر معتاد مثله والخوارق المتقدمة
علی دعوی النبوة کرامات انتهی اور بعضون نے اس مقام کے

کرامات کو ارہاصات کہا ہے اب دیکھو امیت نہ فعل ایسے ہے نہ ترک ایسے
بلکہ ایک حال غیر اختیاری ہی بشر کا جو اوکی سکم سے اوسکو بے اختیار ثابت ہی
اسی لئی اسکی فعل کو امی کہتے ہین یعنی منسوب طرف ام کے یعنے اوس حال
پر ہی جو ماکے شکم مین اوسکو تہا اور اسکی ابتدا کو حکما عقل ہیولانی کہتی
ہین اور یہہ ہر شخص کو ثابت ہوتا ہے ابتدا مین تو یہہ تیسرے بولی الوکی
کے ہوے اور جب یہہ عادت ہوے تو یہہ خارق عادت ہنوا یہہ چوتھی
ہوے اور اسکا معارضہ متعذر نہین اسلئی کہ بہت لوک کہہ سکتی ہین کہ ہم امی
ہین تو یہہ پانچوین ہوی اور امیت مقدسہ ساتہہ تحدے کی مقرون تہے
جیسیکہ ظاہر ہے تو اسکو معجزہ کہنا یہہ چہٹا اوازالوکا ہوا اور یہہ ثابت
نہین کہ سید المرسلین نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہو کہ یہہ امیت میرا معجزہ ہے
بعد فرمانی کے کہ مین نبی ہون تو یہہ ساتوان ہوا اور ساتوین شرط معجزہ کے
یہہ ہے کہ معجزہ مقدم ہنو دعوے نبوت سی اور امیت انحضرت کی صلی اللہ تعالے
علیہ والہ وسلم چالیس برس مقدم ہتے دعوے نبوت سے تو یہہ اٹھوان
اوازالوکا ہوا جو کوئے کہ آٹہہ اوازالوکے سینے اور تو ہے الوکو نہ پہچانے
اور اسکو الو نہ کہی تو اوس شخص کو کیا کہین کے اور بالفرض والتقدیر
اگر امیت معجزہ تہا آنحضرت کا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اگرچہ ہی نہین تو
اگر کسی اولیا امت مین بہی یہہ معجزہ پایا جاوے تو کچہہ استحالہ نہین غایت ما
فی الباب یہ نسبت اوس ولی کے اسکو کرامت کہین کے اور بہ نسبت نبی علیہ
الصلوۃ والسلام کے معجزہ لاکہون معجزہ حضرت کی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم
اولیا امت مین پای گئی ہین اسلئی کہ کرامتین اولیا امت کی لاکہون ہوے

ہین اور ہودین سے کے وہ سب معجزہ ہین شرح عقاید جلالی مین ہی والاستاذ
ابو اسحاق مناد المعتزلۃ ینکرون کرامات الاولیاء اولتشبیہا
بالمعجزۃ ورد بانہا تمتاز عنہا بعدم المقارنۃ التحدی وبانہا
تکون معجزۃ للنبی علیہ السلام و کرامۃ للولی الذی ظہرت علی
یدہ **قول موسوس کا** سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوردون کے
حق مین عیب ہے کہ سبب ہے جہالت کا اور عنوان ہے عباوت کا بعضون نے
ایسی کلام کرنیوالون کو کافر ہے کہا اور حکم کیا قتل کا **جواب اسکا یہ**
ہی کہ ابہی تحقیق ہو چکا ہی کہ ان اوردون کو اور مراد ہی کہ جنین امیت ظل ایت
نبوت کا ہو نہین تو جو امیت ہو ظل ہے اور بتبعیت اور تاسی اور وراثت سے
حاصل ہوی ہو وہ کمال ہے اور سبب ہے علوم لدنی کا اور عنوان ہے فراست
ایمانی کا جیسی حدیث صحیح مین آیا ہی اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر
بنور اللہ حاصل اس سب کلام کا یہہ ہے کہ عالم ربانی نے کیسی مدح مین
اوسکو امی کہا امی ہونا معجزہ اور بڑے فضیلت حضرت سید المرسلین کی ہی صلی
اللہ علیہ والہ وسلم اوردون کی حق مین سبب جہالت اور عنوان بغاوت کا تو نہ
ہووے اور ایسی قایل کو بعضون نے کافر ہے کہا ہے اور مستحق قتل کا نام کہتے ہین
کہ اس قدر تو معلوم ہو چکا کہ وہ امیت جو مذموم ہے وہ امیت خلقی ہے غیر ظلی
ارثی نبوت کے اور ایسے غیر ظلی کہنے والون کو جو ایسے جگہہ تشبیہ مین مراد لین کسے
نی کا فر ہے کہا ہے اگرچہ تکفیر علی الاطلاق صحیح نہین نہ اتفاقی اور مستحق قتل کا
بہی ایسی ہے قایل کو کہا ہے پر عالم ربانی کے کلام مین اگر امیت مراد ہو تو وہ امیت
ہی کہ ظل ہے امیت نبوت کا اور وراثت سے حاصل ہوی ہے جیسے اور کمالات

نبوت کی توہیہ کیون مذموم ہوسکے اور اسکا قایل کیون مستحق قتل کا ہوگا جیسے
تفسیر حدیث اولیا کے کلام سے ثابت ہوچکا اب کہنا یہہ منظور ہے کہ یہہ الوکی
بولی ہے عالم ربانی نے کہان اپنے مرشد کو امی کہا ہی جو یہہ احمق جو اسکا جیمبر
اتا ہی بکتا ہے امی کہنا نہ مدلول مطابق کلام عالم ربانی کا ہی نہ مدلول التزامی اس
لئی کہ ہم تو ثابت کرائی ہین کہ مصفی ہونا لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے عام ہے اور
امی ہونا خاص اور مقررات علما سے ہی کہ دلالت عام کی اوپر خاص کے کوئی
دلالت نہین نہ مطابقہ نہ تضمن نہ التزام تو امی ہونا کہان کہا اور فی الحقیقہ
حضرت مجدد مایۃ ثالثہ عشرہ رحمۃ اللہ علیہ امی نہ تہی خطوط پڑہ لیتی تہے اور کچہہ
لکہہ بہی لیتی تہے اور کافیہ تک پڑہا بہی تہا اور حصن حصین بہی پڑہی تہے مگر علوم
رسمیہ سے لوح فطرت انکی مصفی تہے تو اس پانچ چار سطر مین دفع اس وسوسہ کا تو تیز
کا ہوگیا اس واسطی یہہ سب خرافات موسوس کے اسی امی کہنے پر موقوف تہین
سو بہی بحسب ظاہر نہ فی الحقیقہ جیسی معلوم ہوا اگر جمی جو اسقدر جواب مین تطویل کیے
سو بطریق تسلیم اور مماشاۃ مع الخصم کے اسمین یہہ فایدہ منظور تہا کہ اقسام
حمق اور بے دینی اسکی کے ہم بیان کرین اور لوگون پر ظاہر ہوجاوے نہین تو یہہ
چار پانچ سطر اس وسوسہ کے دفع مین کافی نہین اگر کوئے کہی کہ جو اس تشبیہ اور
کلام سے قایل نے اپنا مراد نہین لی تو پہر تقریر اوسکی اوپر کمال مشابہت کے
بد و فطرت مین کیونکر صحیح ہوگی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ ہم ثابت کرچکی ہین کہ امی
ہونا خاص ہے اور لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے مصفی ہونا عام اور متحقق خاص
کا موجب تحقق عام کا ہے تو یہہ مصفی ہونا لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے بہی صفت
کریمہ حضرت اکرم الخلق کے ہے سوا صلی اللہ تعالے علیہ والہ وسلم غایۃ الامر یہہ کہ

وجہ تشبیہ کے مشبہ مین ضعیف ہوتی ہے نسبت مشبہ بہ کے اور مشبہ بہ مین قوی ہے
تو ایسے لئی ذرکا مل صحابہ لوح فطرت کا جو ضمن امیت مین تہی حضرت مشبہ بہ مین
موجود ہوا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اور ضعیف جناب مشبہ مین قدس سرہ
قول موسوسکا اور ون کی حال کو انحضرت کی حال جیسے کیا نسبت ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ حال دو قسم مین ایک خاصہ ایک غیر خاصہ دوسر
مین کیو مکر پایا جاوے نہین تو خاصہ خاصہ نہوگا اور غیر خاصہ انکی اتباع مین
بطور تبعیت اور ظلیت اور وراثت کی پایا جاتا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **قول
موسوسکا** انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا شق قلب سبب ہوا کمال کا دوسرو
کو سبب ہے ہلاک کا **جواب اسکا یہہ ہے** کہ اس موسوس کو درمیان
خواص اور غیر خواص کے تمیز نہین یہہ شق قلب منجملہ خواص تہا یہہ اگر دوسرے
مین پایا جاوے اور وہ زندہ رہی تو یہہ خاصہ نرہے بخلاف امیت کی اور معنی
ہونی لوح فطرت کے نقوش علوم رسمیہ سے کہ یہہ خواص سے نہین ہی تو غیر خواص کو
خواص سے کیا نسبت **قول موسوس کا** یہہ سب تفصیل شفا کی وجہ
خامس اور وجہہ سابع مین مذکور ہے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ آس سب تفصیل
کو جو شفا کے وجہہ خامس اور سابع پر حوالہ کرتا ہے یہہ سب خلاف واقع ہے ہی
عبارت وجہہ خامس اور سابع کے جسقدر درکار رہتے ہمنی نقل کردی ہے
اور مخالفت اسکی تفصیل کے شفا سے موقع موقع پر ہمنی بیان کردیے
ہی لوٹ سکے اوسکو دیکہہ لینا چاہیے تو کذب یا جہل اسکا ظاہر ہوجاوے
قول موسوسکا اور یہہ بہی لکہا ہے کہ ابو نواس شاعر نے محمد امین کے
تعریف مین یہہ شعر کہا **شعر** تنازع الاحداث الشبہ فاشتبہا

خلقا وخُلقا کما فیه التبا اکان اس سبب سے کہ اوسنے تشبیہ دی محمد امین کو محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے ماخوذ ہوا اور تکفیر کیا گیا یا قریب اسکی جواب اسکا یہہ تھی کہ ذکر اس شعر کا مقام اعتراض مین عالم ربانی پر نہایت سفاہت ہی اسلئی کہ یہہ شعر مقام ترفیع مین شفا کی اندر مذکور ہے اور کلام عالم ربانی کا موضوع نامی اور تحقیق مین بطور شکر اپنے مرشد کے اور تشبیہ بطور تحقیق ہے کہ حضرت صدیق اکبر کے کلام مین بلکہ خود حضرت مقدس سید المرسلین کے کلام مین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ثابت ہی جیسی مذکور ہو چکا پھر اس شاعر ناپاک نے تشبیہ سے بڑھ کر نوبت تسویہ کو بلکہ فوقیت کو ایک اہل دنیا کی حضرت خیر الخلق پر صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم پہنچا دیے کہ یہہ کفر صریح ہے نہ قریب کفر کے اس لئی کہ تنازع زید و عمرو کی معنی لغت کی رو سے یہہ ہین کہ دونو نے آپس مین خصومت کی زید جانتا ہے کہ مین جیت لون اور فوق ہو جاؤن مطلب مین عمر جانتا ہے کہ مین اور فاشتبہا کی معنی التبا کی لغت کی راہ سے ہین اور خلقا وخُلقا کی ساتھ یہہ معنی ہونگے کہ زید عمرو خلق اور خُلق مین ملتبس ہو گئی ہین ایک کو دوسرے پر فوقیت نرہے کہ پہچانی جاوین تو التباس کے راہ سے تسویہ اور تنازع کے رو سی فوقیت ہر ایک کے دوسرے پر ہر ایک کی ارادہ مین ٹھہرے اور یہہ دونون باتین کفر صریح ہین اس شعر مین بھلا مومنین باللہ وبالیوم الاخرۃ تم دیکھو یہہ خناکر کیسا ابلہ ہے یہہ بات عالم ربانی کی کلام مین کہان ہے یعنی تسویہ یا فوقیت اور ایک اور بات لائق سنے کی ہے کہ اس شاعر خبیث نی ایک تشبیہ نہایت موجب کفر کے اس شعر مین رکھی ہے اوسکی قبح پر نہ شاعر کو شعور ہوا نہین تو نہ کہتا نہ اوسکے ممدوح کو نہین تو ابو نواس کو خوب بتا دیتا اگر دین دار ہے اوسکی غالب ہوتے

تو اسکی رعایت جانب حضرت مقدس رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور نہین تو اپنے بی ادبی کی لئی جیسی نقل ہے کہ ایک شاعر نے ایک
ممدوح کے سامنے قصیدہ مدح کا پڑھنا شروع کیا ایک مصرع جو یہہ پڑھا ہے
ای تاج دولت بر سرت از ابتدا تا انتہا ممدوح سبب بے ادبی پر مشعر ہونے کے واسطے
التزام حجت کی سزا دینے کے لئے چاہا کہ اسکی زبان سے اقرار کروالیا چاہیے
کہا اوس شاعر کو تو اسکی تقطیع کر اوسی وقت اوس شاعر کو بے ادبی پر شعور ہو گیا
بالبداہتہ کہا کہ غلام عروض نہین پڑھا تب اوس ممدوح نے کہا کہ اگر تو تقطیع
جانتا ہوتا تو تیرے تقطیع جیسی کی کی ہوتی تو دیکھتا تقطیع اسکی یہہ ہے اے
تاج دو مستفعلن لت بر سرت مستفعلن از ابتدا مستفعلن تا انتہا مستفعلن تو دیکھو
لت بر سرت کی معنی کیا ہوتی ہین اور قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ کی بہی دیوان
مین نہین آسے نہین تو صرف تشبیہ محمد امین سے جو سبے اللہ سے صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم دیے اسکی ذکر پر اکتفا کرتا بلکہ اسکو بے تعرض کرتا جیسی اور اشعارون مین
وکفر یہ اور قارب مین تردید کرتا اور اس خناس عنبی کا تو کیا ذکر ہے کہ یہہ اوس
ادب کو سمجہتا وہ یہہ ہے کہ شراک کو قاموس مین لکہا ہے گلتب سیر النعل اور سیر
کو لکہا ہے بالفتح الذي يقدمن الجلد تو شراکان کی معنی دو تسمین جوتی کے تو دیکھو
تشبیہ اور تسویتہ کو جو اس شعر مین ہے اوسکو مثل اوس تشبیہ اور تساوی کی جو جوتے
کی دو تسمون مین ہوتی ہے کہا بہلا کسی بادشاہ کو جو کوئی شاعر کہے کہ تم اور
فلانا بادشاہ ایسی مشتبہ اور برابر ہو جیسی دو تسمی جوتے کی بہلا وہ بادشاہ اوس
شاعر کو کیا جی کا سرفراز کرےگا یا سزا اسکی دیگا یہہ موسوس اس قابل ہے کہ
اسکو کہا جاوے کہ یہہ وسواس خناس تمق من شتن شاعر الرفو اس کے بی یا

کہا جاوے کہ یہہ دونو ایسی آپسمین متشابہہ ہاین جیسی دو قسمین ہوتے
کے **قول موسوس کا** اور معریے کا یہہ شعر ہے حتی مثلہ فی الفضل
الا انہ لم یاتہ برسالتہ جابیل اس سبب سے کہ اوسنی تشبیہ دیگر غیر نبی کو فضل
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین اہانت ہی اور تحقیر ہے صلی اللہ علیہ
وسلم کے **جواب اسکا یہہ ہے** کہ یہہ شعر اور دوسرے اشعار جو ہمنی
عبارت منقولہ مین شفا کی ذکر کردئی ہین اور اپنے چھوڑ دیے شفا مین ترفیع
کی مقام پر ذکر کئی ہین اور اپنی موقع مین مذکور ہوے کسی آور کلام کے تمثیل
مین اوسکی تکفیر کے لئی نہین ذکر کیے جیسی اس خناس نے عالم ربانی کے نسبت
شفا سے یہہ اشعار نقل کیے تو بس اسمین خطا کی عالم ربانی کا کلام بر طریق تاسے
اور تحقیق ہے جسکو شفا مین مذموم نہین کہا اسیو اسطی اوسمین کہا ہے
لیس علی طریق التاسی و طریق التحقیق بل علی مقصد الترفیع
اور برسبیل فرض محال معاذ اللہ تعالی اگر کلام عالم ربانی کا بطور ترفیع کے بہی ہوتا
تو اس ترفیع مین اور معریے کی ترفیع مین بہی آسمان زمین کا فرق ہوتا اسلئی
لئی کہ اس ترفیع کے مثل تحقیق پائی گئے ہے جیسی کسیکی تعبیر لقبیہ کلیہ مقدمہ
سی بطور تاسے اور وراثت کی ہوی ہو تو وہ فرد کامل اس امت مرحومہ کے
ہوگا جیسی مکتوب ہدایت اسلوب سے مکتوب ہوچکا اور وہ فرد کمال مشابہہ ہوگا
بدو و فطرت مین بخلاف ترفیع معریے کی جو معری نے کی دین ہے کہ اسکی مثیل
ممتنع بالغیر ہے نہین ہوسکتی اسلئے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم خیر الخلیقہ اور افضل البریہ ہین تو جو کوے مثل اونکی فضل مین ہوگا اور
سے حضرت افضل نہوگی العیاذ باللہ تعالی تو یہہ خلاف اجماع قطعی امت کے

ہوگا اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ **اٹہوان وسوسہ** یہہ **قول**
سوسو سکا اٹہوان منقولہ قایلنے ایک شخص کے حال مین لکہا اشتال
این وقایع صدہا درپیش آمدہ تا آنکہ کمالات طریق نوبت بدر دو طلیار خود رسیدند
اور اوسکی اوپر ایک واقعہ یہہ لکہا ہے روزے حضرت جل وعلا دست راست
ایشان بدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزی از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود
پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمودہ کہ ترا این چنین دادہ ام وچیزہاے
دیگر خواہم داد تا آنکہ شخصے بجناب حضرت ایشان استدعاے بیعت نمود حضرت
ایشان بجناب حضرت حق متوجہ شدہ استفسار واستیذان نمودند کہ دران معاملہ
چہ منظور است ازان طرف حکم شد کہ ہر کہ بر دست تو بیعت خواہد کرد گو لکہا باشند
ہر یک را کفایت خواہم کرد انتہی ملخصا اور کہا کہ اگر مراقبہ خلت کردہ بر وبعضے مواطن
خلت مثل مکالمہ ومسامرہ ہویدا می گردد اور ثمرات حب عشقی سے ٹہیرا یا کہ مشاہدہ
جمال لایزال حضرت ذو الجلال دست میدہد وخلعت مکالمہ ومسامرہ بدست می آید
جماعت نی کہا کہ اہل سنت کی مذہب مین دعوے مکالمہ کا کفر ہے شرح عقاید
جلالی مین لکہا ہے والظاہر ان التکفیر فی المسئلۃ المذکورۃ
بناء علی دعوے المکالمۃ شفاہا فانہ منصب النبوۃ بل اعلی
مراتبہا وفیہ مخالفۃ ما ہو من ضروریات الدین
وہو انہ علیہ السلام خاتم النبیین علیہ وعلیہم افضل
صلوۃ المصلین **دفع اس وسوسہ کا یون ہے** کہ یہہ
قول اوسکا جماعت نی کہا کہ اہل سنت کی مذہب مین دعوے مکالمہ کا کفر ہے
انہی دلیل ہے کہ جماعت حمقا کے ہی بلکہ شیاطین بقالب کے اس لئی کہ کسی

اہل سنت نے مکالمہ کو بلا قید سقاۃ کے کفر نہیں کہا بلکہ مطلق مکالمہ سوائے
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بہے ثابت ہی بلکہ مخصوص ہے تفسیر بیضاوی
میں ہی وما کان لبشر وما صح له ان يكلمه الله الا وحيا كلاما
خفيا يدرك بسرعة لانه تمثيل ليس في ذاته مركبا من حروف
مقطعة يتوقف على تموجات متعاقبة وهو ما يعم المشافهة
كما روي في حديث المعراج وما وعد به في حديث الرؤية
والمتهتف به كما اتفق لموسى عليه السلام في طوى والطور
لكن عطف قوله او من وراء حجاب عليه يخصه بالاول فالآية
دليل على جواز الرؤية لا على امتناعها وقيل المراد به
الالهام والالقاء في الروع او الوحي المنزل به الملك الى
الرسل فيكون المراد بقوله او يرسل رسولا فيوحي باذنه ما يشاء
او يرسل اليه نبيا فيبلغ وحيه كما امره وعلى الاول المراد
بالرسول الملك الموحى الى الرسول اور ایسے ہی اور تفاسیر میں بھی
ہی تو اس سے معلوم ہوا کہ کلام الٰہی متہتف بہ بھی ہوتا ہے جسکو ہاتف کا کلام
عرف میں کہتی ہیں اور الہام بھی کلام الٰہی ہوتا ہے اور یہہ دونو مخصوص انبیا
علیہم السلام کے نہیں سفینۂ حاکم میں باب ہواتف میں یہہ ہی خرج الحسين
بن علي عليهما السلام ليلة الى المسجد فلما انتهى الى الباب
ترمي بطرفه الى السماء وقال اللهم غلقت الملوك ابوابها
ونام عليها حراسها وبابك مفتوحا لمن دعاك ثم صلى
ركعتين وانشاء يقول يا ذا المعالي اليك معتمدي طوبى

لان المراد من الكلام ... فی المعطوف علیہ حقیقۃ ... یکون الا من وراء حجاب ... فیکون مع الاول ...

لمن كنت انت مولاه   طوبى لمن كان خايفا وجلا   يشكى
الى ذى الجلال بلواه   وما به علة ولا سقم   اكثر
من وجبه لمولاه   اذا اخلا فى المنام مبتهلا   اكرمه
الله ثم ادناه   اذا سكابثه وحكته اجابه ثم لبا   نسيم
من اسماء لبيك عبدنا انت لى كنف   وكل ماكنت قد علمناه   صوتك
يشتاقهم ملائكتى   تحسبك الصوت قد سمعناه   لو هبت
الريح من جوانبه   خر صريعا لما تغشاه   دعاك
عبدے يجول فى حجبے   وذنبك اليوم قد غفرناه   سلنى
بلا حشمة ولا رهب   ولا تخفنى فانى الله   انتهى

دیکھو ایسی جناب مقبول کے جواب مین کلام الہی کے سوا نہین ہو سکتا شیطان
کو دخل ایسی مقام پر کہنا مسلمان سیکے شان سے محال عادی ہے اور جو معنی
متکلم کے ہین تو کلام فرشتہ کا بہی نہین ہو سکتا مگر بطور حکایت کی کلام رب
العزة سی واللہ تعالی اعلم اگر کوئی کہی کہ یہہ کلام ظاہر مین شعر ہے تو اسکی
قائل کو چاہیے کہ شاعر کہین اور اطلاق شاعر کا حضرت حق رب العالمین
پر اور شعر کا کلام الہی پر شرع مین جایز نہین **تو جواب اسکا یہہ ہے**
کہ علما عروض اور قافیہ کے تصریح کرتے ہین کہ شعر ہونیکو قصد شعر کا بہی ضرور
ہے مجرد وزن اور صورت قافیہ کے سے شعر نہین ہو جاتا حق لہ تعالی
ثم اقررتم وانتم تشهدون   ثم انتم هؤلاء تقتلون
دیکھو یہان وزن اور صورت قافیہ کے ہی اور شعر نہین بقطیع اسکی یون ہے
ثم اقرر فاعلاتن تم وانتم فاعلاتن تشهدون فاعلاتن

ثم انتم فاعلاتن هٰؤلاء فاعلاتن تقتلون فاعلاتن
یہہ بحر رمل کا وزن ہے لیکن جو حضرت قائل عز و جل کا مقصد شعر کا نہین
جیسی شرع سے معلوم ہوا تو اسکو شعر نہین کہتی مثنوی معنوی کی دفتر خامس
کی شرح مین جو تصنیف ملک العلما مولانا عبد العلی صاحب کے ہی رحمۃ اللہ
علیہ یہہ ہے + بہراین دنیا است مرسل رابطہ + مقود مولوی ہست و حاصل
آنکہ چون در دنیا از حق حجاب افتادہ است ہر کس قابلیت استماع کلام الٰہی و
اوامر و نواہی الٰہیہ و استعداد آن ندا اشت لاجرم رسل علیہم الصلوۃ والسلام
واسطہ رسیدن کلام الٰہی شدند کہ ایشان کامل الاستعداد لسماع کلام حق بودند
و آخذ احکام الٰہیہ بودند و عارف کامل چون بکمال مشاہدہ رسد اگرچہ کلام الٰہی
از حق می شنود بلا واسطہ چنانکہ در وصل از باب خزاین از فتوحات مذکور
است کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کلام حق سبحانہ از انجا می شنید کہ
رسول صلعم کہ منزل علیہ می شنید لیکن رسیدن باین مرتبہ از وساطت آن سرور
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بود درین نفی وساطت نیست بلکہ وساطت رسول
بر وجہ اکمل است کہ مشاہدہ وسماع منزل در وقت نزول بر رسول از انجا کہ
رسول شنید بواسطہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پیدا شدہ انتہی یہہ عبارت
یاد رکھنی چاہیے کہ عارف کامل چون بکمال مشاہدہ رسد کلام الٰہی از حق می شنود
بلا واسطہ واقف اسرار الٰہی مولینا نظام الدین سہالوی نے قدس سرہ شرح
مسلم مین جہات الہام کا ذکر ہے کہ جو اوس الہام کے ساتھ یہی الہام
ہو کہ یہہ الہام حق تعالی کے نزدیک سے ہی فرماتے ہین هل هو حظ غیر
الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام فالحق انہ خطر وهی

من الاولیاء غایۃ الامات الاولیاء مخصوصون
بطریق لا یوجد فی غیرھم وکیف ینکرہ مسلم فان قطب
الاقطاب الغوث الاعظم الشیخ عبد القادر محی الدین
رضی اللہ عنہ وعن معتقدیہ واتباع اتباع طریقتہ تکلم مع
الحق تعالی وھو مندرج فی الرسالۃ الغوثیۃ نفعنا اللہ تعالی
بہا وخلص عبادہ فلا یستبعدہ الا من لا خلاق لہ عند اللہ
تعالی وھذا العبد قد شاھد فی شیخہ شیخ شیوخ المشایخ الکرام
قطب الوقت راس الصوفیۃ الابرار الصافین من اولیاء
اللہ تعالی السید عبد الرزاق البانسوی سلمہ اللہ تعالی ووفق
عبادہ لاقتفاء اثرہ واتباع محاسنہ وان من قواعد حفظہم
انحاء الکشف والالہام کسماع لسان الغیب والتکلم مع الحق
تعالی والاستفادۃ من الارواح الطیبین کارواح الانبیاء
علیہم الصلوۃ والسلام خصوصا من روح سید المرسلین
علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ وعن روح احبائہ خصوصا
من امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام وعلی الہ
الکرام وزوجتہ سیدۃ النساء علیہا الصلوۃ والسلام خطبہ میں
ستہ رسالہ غوثیہ کی جو حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کے طرف منسوب ہے
اور ملا نظام الدین قدس سرہ نے بھی اسی رسالہ کے طرف اشارہ کیا ہی بعد
حمد اور صلوۃ یہ ہے فقال الغوث المنوحش من غیر اللہ المستانس
باللہ قال اللہ تعالی یا غوث الاعظم فقلت لبیک یا رب

یہاں سے شروع احادیث قدسیہ مین ہوتا ہے قال کل طور بین الناسوت والملکوت فھی شریعۃ وکل طور بین الملکوت والجبروت فھی الطریقۃ وکل طور بین الجبروت واللاھوت فھی حقیقۃ قال یا غوث الاعظم ما ظہرت فی شیء کظھوری فی الانسان ثم سالت یا رب ھل لک مکان قال لبیک یا غوث الاعظم انا مکون المکان والاکوان ولیس لی مکان سوی قلب الانسان الخ اس کلام قدسی مین زیادہ بچاس بار سے خطاب اور کلام حضرت رب العزت جل شانہ کا جناب غوث الاعظم سے بلفظ یا غوث الاعظم واقع ہوا اور کلمات اور خطابات عنوانات دیگر سے اس کلام مین جو واقع ہین اور اس کلام قدسی نظام کے شرح بہت ہین مگر جو نزدیک فقیر کے موجود ہے مولف اسکا نقل اور سند اس کلام قدسی مین کہتا ہے ات مرشدیہ فی تلک الطریقۃ منور الالہ بادی ھو ینقل تارۃ من الغوث الاعظم وتارۃ منہ بواسطۃ الروح انتہی اور یہی شارح مذکور نے بعد لفظ یا غوث الاعظم کے کہا الغوث الاعظم فی الاصطلاح من کلمہ اللہ تعالیے بالالھام انتہی پس کلام اور خطاب حدیث قدسی مذکور کا محتمل ہے کہ بطور الہام قلبی ہو اور محتمل ہے کہ بطور استماع ہو اس واسطے کہ عارف کامل جب کمال مشاہدہ کو پہنچتا ہی کلام حق بلا واسطہ سنتا ہی چنانچہ فتوحات مین مذکور ہوا اور دیکھو عبد مقبول سے سوالات اور حضرت رب العزت سے جوابات ہین اسیکا نام مکالمہ ہے عارف نامی مولینا عبد الرحمن جامی قدس سرہ خطبہ شرح فصوص الحکم مین لکہتے ہین فاعلم ان

الحکم الفائضة علی قلوب کمل عباده وخلص احبائه علی انواع
منها ما یفیض علیهم بواسطة الملئکة المقربین بالفاظ معینة
محفوظة عن التغییر والتبدیل مرادة تلاوتها وهو القرآن
المنزل علی نبینا صلی الله علیه وآله وسلم بواسطة الروح
الامین ومنها ما یفیض علیهم بواسطة او بغیر واسطة
ملعان صریحا او معارة بعبارات مختصة غیر متلوة ومن
هذا القبیل الاحادیث القدسیة فهی لما انما فاضت علیه
صلی الله علیه وآله وسلم معانی صرفة لکنه کساها الکسیة
عباراته الخاصة والعبارات مخصوصة غیر مراد ضبطها و
تلاوتها وهذا النوع لیس مخصوصا بالانبیاء بل یعم الاولیاء
وصالحی المومنین ومنها ما یفیض من بعض الکمل علی بعض
کما یفیض من روح نبینا صلی الله علیه وسلم علی خواص متابعیه
ما یفیض بقدر متابعتهم وقوة مناسبتهم انتهی اس عبارت
کو سمجھنا چاہیے کہ نوع ثانی کلام الٰہی کو شامل اولیاء اللہ اور صالح مومنین کے کیا اور تصریح
فرمائی کہ مخصوص انبیا علیہم السلام کے نہیں ہی باقی رہے نوع اول کہ وہ مخصوص انبیا
علیہم السلام کے ہی اور مراد قول عارف مذکور رحمۃ اللہ وہو القرآن المنزل الخ قرآن اور
امثال اسکی ہیں جیسے توراۃ اور انجیل اور زبور اور مانند اسکی جیسے صحف ابراہیم
و موسی علیہما السلام اور غیر اوسکی جیسے اور صحف انبیاء مرسلین علیہم السلام کے معلوم
ہو جیو کہ وحی کبھی مستعمل ہوتی ہے بمعنی الہام کے خواہ جاگتے ہو یا سوتے اور کبھی
مستعمل ہوتی ہے بیچ اوس معنے کی کہ مخصوص انبیا علیہم السلام کے ہے چنانچہ سابقا

معلوم ہوا الهدا احلا مہ قیصری شرح فصوص الحکم میں کہتی بین الفرق
بين الالهام والوحي ان الالهام قد يحصل من الحق تعالى من
غير واسطة الملك بالوجه الخاص الذى له مع كل موجود والوحي
يحصل بواسطة ولذلك لا يسمى الاحاديث القدسية بالوحي
والقرآن وان كانت كلام الله تعالى وايضا قد مران الوحي
قد يحصل بشهود الملك وسماع كلامه فهو من الكشف الشهودي
المتضمن للكشف المعنوي والالهام من المعنوي فقط وايضا
الوحي من خواص النبوة المتعلقة بالظاهر والالهام من
خواص الولاية وايضا هو مشروط بالتبليغ دون الالهام
انتهى جانا چاہیے کہ یہ وحی اور الہام جسکا فرق بیان کیا ہے علامہ نے یہہ اصطلاح
صوفیہ کی ہے جیسے ظاہر ہے سی معلوم ہوگا اور یہہ وحی خاص ہے اسی لیے احادیث
قدسیہ کو وحی سے نکال دیا والا یہہ احادیث وحی غیر متلو ہے بالاجماع اور وحی
مطلق شامل ہے الہام کو جیسے قرآن اور تفسیر ون سے معلوم ہوتا ہے عارف
کامل شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ تعالی روحہ کتاب عوارف المعارف میں
کہ کتاب معتبر مشہور معروف ہے بیچ شرح اس حدیث معنعن مرفوع کے ما انزل
من القرآن اية الا ولها ظهر وبطن ولكل حرف حد ولكل حد
مطلع ولقد نقل عن جعفر الصادق انه قال لقد تجلى الله
تعالى لعباده فى كلامه ولكن لا يبصرون فيكون لكل اية مطلع
من هذا الوجه فالحد حد الكلام والمطلع الترقى عن حد
الكلام الى الشهود المتكلم وقد نقل عن جعفر الصادق انه

الآخر مغشيا عليه وهو في الصلوة نسئل عن ذلك فقال
مازلت اردد الاية حتى سمعتها من التكلم بها فالصوفي
لما لاحت له ناحية التوحيد والتي سمعه عند سماع الوعد
والوعيد وقلبه بالتخليص عما سوى الله تعالى صار بين
يدي الله تعالى حاضرا عند السماع شهيدا يرى لسانه او لسان
غيره في التلاوة كشجرة موسى حيث اسمعه منها خطابه
اياه باني انا الله فاذا كان سماعه من الله واستماعه الى الله
صار سمعه بصره وبصره سمعه وعلمه عمله وعمله علمه وبعد
اخره اوله واوله اخره ومعنى ذلك الله تعالى خاطب الذر
بقوله الست بربكم سمعت النداء على غاية الصفا ثم لم
يزل الذرات يتقلب في الاصلاب وتنقل الى الارحام قال
الله تعالى الذي يريك حين تقوم وتقلبك في الساجدين
يعني تقلب ذرتك في اصلاب اهل السجود من ابائك الانبيا
فما زالت تقلب الذرات حتى برزت الى اجسادها فاحتجبت
بالحكمة عن القدرة وبعالم الشهادة عن عالم الغيب و
تراكمت ظلمها بالتقلب في الاطوار فاذا اراد الله تعالى بالعبد
حسن الاستماع بان يصيره صوفيا صافيا لا يزال يرقيه في
رتب التزكية والتحلية حتى يتخلص الى فضاء القدرة ويزال عن
بصيرته النافرة سجف الحكمة فيصير سماعه بالست بربكم
كشفا وعيانا وتوحيده وعرفانه تبيانا وبرهانا وتندرج لها

علم الاحبار فی لوامع الانوار قال بعضہم انا اذکر خطاب
الست بربکم اشارۃ منہ الی ھذا الحال فاذا تحقق الصوفی
بھذا الوصف صار وقتہ سرمدا اوشہودہ موبدا اوسماعہ
منہ الیہ انتہیٰ اور سمع کلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ وکلام
رسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حق السماع اور کتاب الکواکب
الدریۃ فی دررج السادات الصوفیۃ جو تالیف حضرت شیخ عالم
علامہ شیخ عبد الرؤف تاج العارفین ابن زین العابدین قاضی القضاۃ شیخ
الاسلام الشرف الیحیٰ المناوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی اوسمیں حضرت بایزید
بسطامی قدس سرہ کی حال میں یہ عبارت ہی وقال ای الیٰ بزید اوقفنی
ای ربی بین یدیہ وقال یا ابا یزید بای شیٔ جئتنی قلت بالزھد
بالدنیا قال انما مقدار الدنیا عندی جناح بعوضۃ فیم زھدت
فقلت الٰھی استغفرک من ذالک جئت بالتوکل الیک فقال عند
ذلک تبلناک وقال اوقفت مع العابدین فلم ارلی معہم قدما
فوقفت مع المجاھدین فلم ارلی معہم قدما فوقفت مع المصلین
والصائمین فلم ارلی معہم قدما فقلت یارب کیف الطریق
فقال اترک نفسک وتعال الی آخرہ اب سنو کہ ایماکان لبشر ان یکلمہ
اللہ الآیۃ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ سوا انبیا علیہم السلام کے اور بشر سے بھی
کلام کرتا ہی گو من وراء حجاب ہو اسی لئے لبشر فرمایا النبی یا الرسول نفرمایا اور
تفسیر بیضاوی سے ثابت ہوا کہ کلام الٰہی منقسم اور الہام بھی ہوتا ہے
اور سفینۃ حاکم سے ثابت ہوا کہ کلام الٰہی متصف بہ حضرت امام حسین سے ہوا رضی

اللہ تعالی عنہ و من اولادہ الکرام علیہ جو ہوا یہ مناجات مین تہا وہ کلام تو
مکالمہ ہوا شرح مثنوی معنوی سے ثابت ہوا کہ عارف کامل کلام الٰہی بلا واسطہ سنتا ہے
اور شرح مسلم سے تصنیف واقف اسرار الٰہی ملا نظام الدین قدس اللہ روحہ کی ثابت
ہوا کہ حق تعالی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ و عن مریدیہ و حضرت سید عبد الرزاق
قدس سرہ سے کلام فرماتا تہا رسالہ غوثیہ سے مکالمہ حضرت رب العزۃ کا عز وجل
اور عبد مقبول اوسکی کا یعنی حضرت غوث الاعظم کا ثابت ہوا شرح رسالہ
غوثیہ سے ثابت ہوا کہ اصطلاح صوفیہ مین اوسیکو غوث کہتے ہین کہ جس سے
حق تعالی کلام کرے عارف جامی علیہ الرحمہ کے فرمانے سے ثابت ہوا کہ معانی
مرفہ یا معبر بعبارات غیر مراد الضبط و التلاوہ اللہ تعالی کے فرمائے ہوئے
انبیا علیہم السلام کے ساتھہ مخصوص نہین اولیاء کرام کیے ساتھہ بہی ایسا کلام
تا ہی علامہ قیصری کی کلام سے شرح فصوص الحکم مین معلوم ہوا کہ کلام الٰہی دو
قسم ہے ایک وحی کہ بواسطہ ملک ہوتی ہے اور یہہ وحی کبہی ساتھہ شہود ملک
اور استماع کلام اوسکی کیے ہوتی ہے وہ کشف شہودی ہی متضمن کشف معنوی
کو اور وحی مخصوص ہے ساتھہ نبوۃ کی اور مشروط ہی ساتھہ تبلیغ کی دوسری
الہام کہ وہ کبہی حاصل ہوتا ہی بلا واسطہ ملک کیے حضرت حق تعالی سے ساتھہ
اوس وجہہ کے جو خاص ہے حضرت حق تعالی کو ساتھہ ہر مخلوق اپنی کے اور الہام
فعلاً شہود اور کشف معنوی ہوتا ہے بغیر کشف شہودی کی اور مشروط بالتبلیغ
بہی نہین جیسی وحی اور نبوۃ کے ساتھہ ہے مخصوص نہین ہے یہہ جو علامہ
قیصری نے فرمایا ہے جو تطبیق دی جاوے تو یہہ ایۃ ما کان لبشر سے مخالف
نہین ہے اور تفرقہ اور مباینہ درمیان وحی اور الہام کے جو مذکور ہوا ہے تو

یہہ اصطلاح صوفیہ کرام ہے تفسیر مظہری سے بہی معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور
قطع نظر اس اصطلاح سے الہام ایک مرتبہ وحی کا ہے جیسی مواہب لدنیہ سے
مذکور ہوگا اور قرآن مجید سے بہی ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور عوارف
معارف سے ثابت ہوا کہ بہت صوفیہ کرام کلام الٰہی سنتے ہین اور حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ عنہ وعن اولادہ الکرام واجداہ العظام سے صلوٰۃ مین مکالمہ
بہی واقع ہوا اور کو ایک درتیہ سے مکالمہ حضرت رب العزۃ عزوجل کا بایزید بسطامی
قدس سرہ العزیز سے ثابت ہوا الی سایرنا ذکرنا تو بنظر اس تحقیق کے کسی مسلمان نے
چہ جائیکہ اہل علم ہو پہر اہل سنت کی مذہب سے دعوی مطلق مکالمہ کو کفر نہین
کہا پہر جو خصوصا من وراء حجاب ہو اسی واسطے محقق دوانی علیہ الرحمہ نے مکالمہ
کو مقید ساتہہ شفاہا کے کرکے مبنی تکفیر کا ٹہیرایا اب سنو شفاہا مصدر ہے شافہہ
کا جیسی قتالا قاتلہ کا تو معنی شافہہ زید و عمرو کی یہہ ہین کہ نزدیک کیا زید نے لب
اپنا عمرو کی لب سے قاموس مین ہے شافہہ ادنیٰ شفتہ من شفتہ حضرت رب العزت
عزوجل شفہ اور لب سے پاک اور منزہ ہین تو معنی کلام شفاہا کی یہہ ہین کہ حق تعالیٰ
ایسی قرب شفاہی سے پہر وہ بہی نہ ایسا جیسی قرب مشافہہ بشر کا بشر سے ہوتا ہے
بلکہ وہ جو لایق اوسکی پاک شان کی ہے جو کلام کرے وہ شفاہی کلام ہوگا یہہ خاصہ
ہی منصب نبوۃ سید الانبیاء کے علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام * اسکا جو کوئی
اور دعوے کرے اوسکو فقہا نے کفر لکہا ہے نہ یہہ کہ دعوے مطلق مکالمہ کا کفر
ہا سی جیسی اس خناس نے کہا اور پہر حمق اسکا دیکہو کہ مطلق مکالمہ کے دعوے
کو کفر کہا اور شرح عقاید جلالی سے تو عبارت نقل کے سند کی سلئے او مسئلہ شفاہا
کی قید سے ساتہہ نقل کیے اس حماقت کو تو دیکہو اب بہلا اس شیطان رافضی

پوچھو کہ تو حضرت غوث اعظم کا اور سارے اولیاء اللہ کا تو معتقد نہین اونکی
جناب سے جو بی ادبی کی تجکو اسکا کچہہ باک نہین پر حضرت امام حضرت جعفر صادق
رضی اللہ عنہ جو اونکی شامل ہوی تو اپنی شیعہ امامیہ کو کیا مونہہ دکہاویگا تو بہلا
یہہ تو اونکی سامنی کچہہ بات بنالیگا مثلا کہیگا کہ حضرت امام کے بات مجکو معلوم نہتی
یا یہہ کہ یہہ روایت سنیون کی ہے ہمارے یہان کے نہین اور تکفیر کے روایت بہی
سنیون کی ہے یا کچہہ اور کہدیگا پر اب کلام یہہ ہے مہر والون سے کہ ان لوگون
نے خناس کے کلام کے تصدیق کرکے تصحیح کیے اور مہرین لگائین اگر اونکی پاس
ایسا جواب ہے کہ عند اللہ موجب مواخذہ کا نہو تو فبہا وگرنہ یہہ تکفیر کہان تک
پہنچی تو بعد دریافت ہونی حال اس تکفیر کے تجدید ایمان کے چاہیے اور توبہ ترتیب
السر بالسر والتوبة العلانية بالعلانية تو واجب ہے کہ اس رسالہ پر تصحیح کرکے مہر لگاوین
اور اگلی مہرون کا عذر لکہدین نہین تو بدون اسکی توبہ نہوگی بر رسولان بلاغ باشد
دلیل ۲ اب سنو کہ مکالمہ پر عالم ربانی نے مسامرہ کا ساتہہ واو کی عطف کیا مسامرہ مشتق
ہے سمر سے اسکی معنی لغت مین لیل اور حدیث اللیل اور ظلمت لیل کے ہین لیل
عبارت ہے ظل مخروطی ارض سے جو راس مخروط کا فلک زہرہ تک پہنچتا ہے اوسکی اوپر لیل
نہین جیسی فن العباد مین علم ہیئت کی ثابت ہو اور لیل کو حق تعالی نے فرمایا ہے وجعلنا
اللیل لباسا اور لباس پردہ اور حجاب ہے بدن کا تو لیل ہے ایسی ہے حجاب اور پردہ
ہوتا ہے تو یہہ عطف تفسیری مسامرہ کا اوپر مکالمہ کے دلیل ہے اسکے کہ مراد مکالمہ سے
مکالمہ من وراء حجاب ہے تو بہلا یہہ مکالمہ شفاہی اور کفر کہان سے ہوا اوسکو کسی کفر
کہا ہے واللہ تعالی اعلم بالصواب

نزان وسوسہ یہہ قول موسوس کا نزان

مقولہ حدیث کی حال مین لکہا ہے لا ابد اور ابحا فقط

مثل محافظت انبیا، کہ مسمی بعصمت است فایز می کنند جماعت نے کہا کہ بڑا اختلاف ہے مسئلہ اہل سنت اور شیعہ میں بحث امامت سے عصمت ہے کہ شیعہ واسطے بارہ امام کے ثابت کرتے ہیں اہل سنت اوسی رد کرتے ہیں یہہ بات بر خاص و عام جانتا ہی

دفع اس وسوسہ کا یہہ ہی

کہ محافظت تین قسم ایک محافظت ذنوب سے ساتھہ امتناع صدور ذنوب کی اسکا نام عصمت ہے اور خاص انبیا علیہم السلام کے دوسرے محافظت ذنوب سے ساتھہ امکان صدور ذنوب کے گر صدور ممکن واقع نہو یہہ خاص ہے صدیقوں کے ساتھہ اور اس ثانی محافظت کو کہہ سکتی ہین کہ یہہ مثل اول کے ہی بیچ عدم صدور ذنوب کے اور مغایر ہے اول سے کہ اول مین صدور ممتنع ہی اور ثانی مین ممکن تیسرے محافظت ذنوب سے اکثر کہ اکثر کو حکم کل کا ہوتا ہی ساتھہ وقوع ذنب کے احیانا استقبال مین جیسی اور صلحا مین سوا صدیقوں کے تو یہہ وسوسہ دفع ہوگیا یہہ وسوسہ تب ہوتا کہ عالم ربانی نے یون کہا ہوتا کہ لابد اور ابعصمتی مثل انبیا یا مثل عصمت انبیا علیہم السلام فایز می کنند یا یون کہتے لابد اور بمحافظتی کہ مسمی بعصمت است مثل انبیا علیہم السلام فایز می کنند برخاص و عام یہہ جانتا ہے بہلا اگر ثبوت عصمت کا صدیق میں منظور ہوتا تو ان تینون عبارتون مین سی ایک عبارت بولنی کو کیا مانع تہا اور قواعد مناظرہ سی کہ در رخ اعتراض بیان کر دینی مراد کی ہے بہی ہوتا ہی سو ہوگیا جملہ وصفیہ مصدر ساتھہ کاف وصفیہ کی یعنی یہہ قول کہ مسمی بعصمت است صفت ہے محافظت انبیا کی نہ صفت محافظت کی کہ خط ہی صدیق کا منشا اس وسوسہ کا یہہ ہی کہ قریب کو چہوڑکی جو محافظت انبیا ہے بعید سے جو محافظت ہی صفت ڈالی یہہ نہید موسوس کے بہی شکل

قال امام الله . بیاز ساری فی ان لا امعین انک العصمت محققین و اسنا فیہ قائلین ایضا بعصمت الاولیا لخالف العصمت ایضا امعین بغیر قسمت مصدا ولی علی وجہ تعلیل الوفاء بالوفاء دست الاخبار والثالثۃ تعلیل فی قلبہ مرعلی قدر المراتب انتہی فقال بعض العلماء الحسب العالم فی شرحہ لتہذیب ابن الہمام قال شیخ الاکابر فی الفتوحات المکیۃ ولہذا قال صلی اللہ علیہ وسلم فی عمر ابن الخطاب یا عمر ما لقیک الشیطان فی فج الا سلک فجا غیر فجک اعلم ان ہذا الحدیث ان یعطی العصمۃ انتہی محصلہ الفوائد در فوائد سخنی نوشتہ است کہ عصمت اولیا اگرچہ در عصمت انبیا حرف دیگر در عصمت است اولیا و ازجملہ دیگر گفت در اولیا در ازین

اوسکی اور بہتیرون کی ہے **وسوان وسوسہ یہہ قول**
موسوس کا وسوان مقولہ صدیق من وجہہ مقلد انبیا می باشد
د من وجہہ محقق در شرایع پس نور جبلی او بسوی کلیات حقہ منعقدہ در
حظیرۃ القدس کہ برائی تربیت نوع انسان عموما متعین گردیدہ اور ارہنمونی
می نماید پس علوم کلیہ او را بدو واسطہ می رسد بوساطت نور جبلی دیو ساطت
انبیا علیہم السلام پس در کلیات شریعت و حکم احکام ملت او را شاگرد انبیا علیہم
تواند گفت وہم اوستاد انبیا و نیز طریق اخذ ان ہم شعبہ ایست از شعب وحی
انزا در عرف شرع بنفث فی الروع بتعبیر فرمایند انتہی ملتقطا جماعت نے کہا کہ
یہہ دعوی ہے نبوت کا اور معنی ختم نبوت کا انکار جب کلیات شریعت اور
حکم احکام ملت ایک معصوم کو بے واسطہ نبی کی ایک طریق کی وحی سے حاصل
ہوئی نبوت مین کیا باقی رہا شیخ ابن حجر نے فتح مکیہ مین نبی کی تعریف یہی کی
ہے وہو حر ذکر من بنی ادم اوحی الیہ لیشرع ولم یومر
بتبلیغہ وان امر فہو رسول ایضا وان لم یکن لہ کتاب ولا نسخ شرع
من قبلہ علی الاشہر انتہی **دفع اس وسوسہ کا یہہ ہے**
کہ اس خناس یوسوس نے صدور الناس کی دیکھا کہ بہت لوگون نے صراط مستقیم
نہین دیکھی اور بہتون کو میسر نہین آئی تو ان سی اللہ رب العالمین کے مقبولو
کی تکفیر کرا کی اونکو کفر مین داخل کیجئی چنانچہ یہی غایۃ بغیۃ اور مراد شیطان
کی ہے جیسی ہمنی ذکر کیا کہ غایۃ بغیتہ سلب الایمان والخلود الدائم فی النیران
دیکہو عالم ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ذکر صدیق ذکی القلب ذکی العقل کے فرمایا ہے
پس فرق ما بین این کرام و انبیاء عظام علیہ الصلوۃ والسلام با قامت مقال

واستیاج حکم وصیوتیۃ الی الامم است الی اخر ما قال یہہ دونو وصف انبیا علیہم الصلوۃ
والسلام مین ہوتی ہین اور صدیقیت جو نبی ہو تو معدوم اور جو نبی بہی ہو
جیسی حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام قال اللہ تعالی فیہ انہ
کان صدیقا نبیا تو انمین یہیہ دونو وصف موجود ہوتی ہین پر بجہت نبوتہ
نہ حیث الصدیقیۃ اور پہلا وصف دوسرے کو لازم ہے اس لئی سب علمائی پچہلی
وصف کو مفہوم اور تعریف مین نبی کے داخل کیا ہے اور کہا ہے النبی ھو
انسان بعثہ اللہ تعالی الی الخلق لتبلیغ ما اوحی الیہ جیسی شرح
عقاید جلالی وغیرہ مین ہی اور بعضون نے ما اوحی الیہ الاحکام کہا ہی دونون
کا ایک ہی مطلب ہے اور اس خناس نے محض صدیق کی نبی بنالی کو اپنے
طرف سی معصوم ٹہیرا کر کہا جب کلیات شریعت کی اور حکم احکام ملت ایک
معصوم کو بی واسطہ نبی کے ایک طریق کی وحی سے حاصل ہوی نبوت میں
کیا باقی رہا ہم کہتی ہین یہہ یعنی بعثۃ الی الخلق ای الامۃ لتبلیغ ما اوحی الیہ
الاحکام کہا ہے دونون کا ایک ہی مطلب ہے اور اس خناس نے محض
صدیق کے نبی بنالی کو اپنے طرف سی معصوم ٹہیرا کر کہا جب کلیات شریعت
کی اور حکم احکام ملت ایک معصوم کو بیواسطہ نبی کے ایک طریق کی وحی سے
حاصل ہوسے نبوت مین کیا باقی رہا ہم کہتی ہین ای یعنی بعثت الی الخلق ای الامۃ
لتبلیغ ما اوحی الیہ ای لتبلیغ الشرع باقی رہا تو وہ صدیق نبی کہان ہو گیا اور شرع
صرف کلیات سے عبارت نہین بلکہ جزئیات سب اجزاء شرع کے ہین بلکہ عمدہ مباحث
شرع کی شخصیات ہین جیسی عقاید مین مباحث ذات اور صفات کی اور مباحث
خاص ساتہہ ذات حضرت نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے اور مباحث حضرت

۹ [illegible]

اوسکی اور تبیینون کی سبب وسواس خاص ہر ایک کی جاردن لاتا مقرب
صودر مباحث مباکلت اور صراط کی و امثال ذلک کہ اکثر اونکی صدیق کو بڑا علم
نبی کے معلوم ہوتے ہین تو صدیق اول تو مبعوث ہے نہین یہ جائیکہ مبعوث ہو
ساتھ شرع کے تو نبی ہونا صدیق کا کہان سے لازم آیا اور حکمتین احکام ملت کے
تو شرع کا جز اور رکن نہین تو اسکو اعتراض مین کیا دخل ہوا یہہ یعنی حکم الحکام
ملت مین جو لفظ حکم ہے اوسکو مفرد احکام کا سمجھا ہے اور وہ جمع ہے حکمت کی
جیسی امم جمع ہے امت کا دوسرے جگہہ دلیل ہے سلیقۂ عبارت فہمی کا یہہ
نہین جو مفرد ہوتا احکام کا تو اوسکو ذکر کرتے اور کہتے اور احکام ملت بلفظ
لفظا اور معنی جیسی ظہور سے معلوم ہوتا ہے اور یہہ قید معصوم ہیکے اپنی اپنے
توین وسوسہ کی ہے اور ہم اوسکی دفع مین ثابت کر آئے ہین کہ صدیقون کو محافظت
ہوتی ہے مثل محافظت انبیا علیہم السلام نہ عصمت وہان دیکھ لیا جاہیے بالفرض
اگر صفت عصمت کے صدیق کو ثابت بہی ہوتی جیسی نبی کو ثابت ہی تو پہر عصمت
نبی کے مفہوم مین کسنے معتبر کی ہی غایۃ مافی الباب یہہ کہ نبی کو عصمت لازم ہے لیکن
یہہ لازم نہین کہ جو لازم معرف بالفتح کو ہو وہ اوسکی مفہوم مین معتبر ہو اور
تعریف مین داخل دیکھو جیسی معجزہ نبی کو لازم ہے اور مفہوم مین اوسکی کسی نے
معتبر نہین کیا پہر یہہ ابجد خوان مدرسہ علم اور تحصیل تمام کتب جہل سمجھا ہے
کہ قید بعثت کی سب یا بعض کے نزدیک نبی اور رسول کے مفہوم مین ماخوذ نہین
تو اسیواسطی اپنے مسودے کے نئی نئی کے تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل
کی وھو حر ذکر من بنی ادم اوحی الیہ بشرع ولم یؤمر بتبلیغہ الی احد
اور یہہ سمجھا کہ اسمین قید بعثت کی نہین ہی اور تصدیق پر موافق تحریر عالم ربانی کے

بیہ تعریف صادق ہی تو فرق دونون مین یعنی نبی اور صدیق مین ذرا اور
فرق جو صراط مستقیم مین ذکر کیا ہی بسبب صدق اس تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ
علیہ کے اوپر صدیق کے کچھہ کام نہ آیا تو ہم اسکی اظہار جہل کے لئی کہتی ہین
کہ اول تو اس تقدیر پر صفت معصوم کے صدیق کے لیئے ذکر کرنی عبث ہوئے
کیونکہ اس تعریف مین قید عصمت کی مذکور نہین دوسرے یہہ بات ہی کہ اس
تعریف مین بہی قید بعثت کی ذکر کیے ہی پر اور لفظ ادرا اور حرفون سے نہ
بعثت کی حرفون سے مست شراب قہر آلہی کو ہوش کہان کہ سمجھی قاموس
مین ہی اوحی الیہ بعثہ تو اوحی الیہ یعنی بعث الیہ بصیغہ مجہول ہوا مطلب یہہ
کہ بعث اور اوحی دونو آپس مین مترادف ہین فرق اس قدر ہے کہ مفعول
بہ کو بعث کی ساتھہ بلی واسطہ حرف جر کے ذکر کرتے ہین اور اوحی کے ساتھہ الی
کا مجرور کرکے ذکر کرتے ہین مجہول مین بعث باستتار ضمیر اور اوحی الیہ + ہاں کہین گے
جیسی **ابن حجر** نے کہا دونون کی معنی ایک ہی ہین تو اوحی الیہ بشرع کے
معنی بعث بشرع کے ہوئے اور یہہ تعریف بہی سب نے کی صدیق پر صادق ہوئے
جیسی تعریف جمہور کے اور عصمت ثابت کرنا صدیق مین اور ذکر کرنا تعریف
ابن حجر کا واسطی بے ادبی کرنے کی اس خناس کو مفید ہوا **اب سنو**
کہ موافق تمہید اس خناس کے اس تعریف مین ایک خلل اور بہی ہی کہ ہر فرد
صحابہ پر بلکہ ہر فرد امت پر جو ذکر حرمو تعریف نبی اور رسول کے جو یہہ ہے
صادق ہوتی ہے اس لئی کہ **بیضاوی** مین اوپر سل رسولا فیوحی
باذنہ ما یشاء کی دو معنی لکھی ہین **ایک یہہ** کہ یا بہیجی اللہ رسول یعنی فرشتہ
کو کہ وحی پہنچاوے اللہ کے اذن سے وہ جو چاہے اللہ یعنی جسکی طرف چاہے

وہ فرشتہ وحی پہنچا دیوے تو وہ موحی الیہ جسکی طرف فرشتہ نے وحی پہنچائی ہو اسکے
کی اذن سے سوائے سننے کی اور کوئے نہوگا **و دوسرے** یعنی یہہ کہ یا بہیجے
اللہ رسول یعنی انسان پہر وہ انسان رسول وحی کریوے اللہ تعالی کے اذن
سے یعنی پہنچا دیوے وہ جو چاہے اللہ تعالی یعنی پہنچا دے امت کو تو امت
موحی الیہ ہوویے نہ الیہ تو اس امت میں جو ذکر ہوا اوسپر یہہ صادق ہوا
کہ وہ ذکر ہے اوحی الیہ بشرع یعنی پہنچایا گیا ہے اوسکو شرع یعنی انسان
رسول نے پہنچایا ہے اوسکو شرع تو اس قدر تعریف جو نبی کے ہی اوس امت
پر صادق ہوویے اور وہ مامور تبلیغ کا بہے ہی اسلئے کہ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ
حدیث صحیح ہے تو وہ تبلیغ شرع کا مامور بہی ہوا تو یہہ سب تعریف رسول کے
ہوویے اور لا تعد ولا تحصی امت پر صادق ہوویے اگر اس تعریف میں اوحی الیہ
کلمہ بشرع معروف کی صیغہ کے ساتہہ کہا ہوتا تو یہہ تعریف سوائے نبی کے اور
پر صادق نہوتی اور جب صیغہ معروف سے عدول کرکے صیغہ مجہول کا اختیار
کیا تو یہہ نقص عدم مانعیت کا ثابت ہوا جیسے ہمنے ذکر کیا تو موافق تجویز اس
خناس کے ایسی امت پر جو مصداق اس تعریف کا ہے تو اوسمیں اور نبی
میں یا اوسمیں اور رسول میں کیا فرق رہا عالم ربانی کی تکفیر تو صرف بنظر
صدیق کے ہوگئی اب ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں کیا کہیگا اور ہم نہایت
بے ادبی کریں نہ وہاں اس سے کہ ہمنے جو معنی اس تعریف کی بیان کی ہیں وہ
نہ صدیق پر ثابت ہیں نہ اور امت پر اور جو یہہ خناس صدیق پر یہہ تعریف صادق
کرتا ہے تو یہہ وہ ہمارے معنے نہیں سمجہا ہے تو اوسکی فہمید کے موافق یہہ تعریف
سب امت پر جو حرف کہ ہوں صادق ہے تو یہہ صاحب تعریف کی حق میں جیسی کہ

بہت بی ادبی کرے نہین تو عالم ربانے کی طرف سے توبہ کرے اور پھر کہتی ہین کہ
یہہ تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے خوب نہین اوحی الیہ کے معنی سوائے بعث
کی اور بہی ہین اشیر الیہ کتب الیہ ارسل الیہ الہم القی اور یہہ سب معنے لغوی
ہین تو یہہ لفظ مشترک ہوا اور لفظ مشترک ذکر کرنا بی قرینہ کے تعریف مین جایز
نہاین کہ فہم کو مخل ہے ہر کوئی نہاین سمجھتا اس لئی یہہ خناس نہ سمجھا اور اللہ
تعالی کے مقبولون کی اس تعریف پر اعتقاد کر کے تکفیر کرے اور کروا ہے آپ
آپ ہلاک ہوا اور اورون کو بہی ہلاک کیا شاید ابن حجر نے ماخوذ ہونے قید
بعثت کو مفہوم بننے سے کہ مشہور ہے اس کے مشہورہ کو قرینہ تعیین معنی بعثت کا
لفظ اوحی الیہ بشرع سے ٹہیرایا ہو تو البتہ قرینہ ہو سکتا ہے پر ظاہر نہین اسلئی
ہر کوئی نہین سمجھہ سکتا ہی بخلاف تعریف جمہور اور محققین کے کہ اہل صناعت
علم میزان کی یہی ہین کہ اونکی تعریف خالی اس نقصان سی ہے ہر کوئی سمجھہ
لیتا ہی **قول موسوس کا** اور اس طرح کی دعوی کرنے والون کو علمانے
کافر کہا ہے قاضی عیاض نے شفا مین لکہا ہی وکذلک من ادعی منہم انہ
یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ او انہ یصعد الی السماء ویدخل
الجنۃ ویاکل من ثمارہا ویعانق الحور العین فہؤلاء کلہم
کفار مکذبون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی بعد شفا مین یہہ عبارت
ہی لانہ اخبر علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام انہ خاتم النبیین
ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ انہ خاتم النبیین وانہ ارسل
الی الناس کافۃ انتہی اس عبارت کو موسوس نے چہوڑ دیا **جواب**
اسکا یہہ ہی کہ مراد موسوس کی اس قول سے یہ ہے کہ اس طرح سبکے

دعوا کرنیوالیکو علماسنے کافر کہا ہے کیا ہے **یا یہہ ہے** کہ جو کوئی
دعوے کرے کہ مجکو کلیات شریعت کی اور حکم احکام ملت کی بی واسطے
بنے کی ایک طریق کے وحی سے حاصل ہوتے ہین یا اور کوئی یہہ مضمون
کیسکی حق مین کہی اور مبز رہے **یا یہہ ہے** کہ کوئے دعوا کرے کہ مجکو
ایک طرح سکے یا اور کوئی کیسکی حق مین کہے کہ اوسکو ایک قسم کے وحی ہوتی
ہی لیکن اول مراد نہین ہوسکتی اس لیئے کہ اول تو وہ پہلی کہہ چکا ہے اور پہر
اسکو استیفصال بہی ابہے کر دیا ہے دوسرے وجہ اوس اول کے مراد ہونی
کی یہہ ہے کہ دلیل جو اوسنی شفا کی عبارت ذکر کے ہے وہ دلیل اول کے
نہین ہوسکتی اس لئے کہ عبارت منقولہ شفا مین صرف ذکر دعوے وحی کا
ہی تو اس سے ثابت ہوا کہ مراد اوسکی دوسرا احتمال ہے نہ پہلا **دفع** اس
وسوسہ کا موقوف ہے اوپر ذکر کرنے اقسام وحی کے اور بیان کرنے عدم
اختصاص مطلق وحی کے ساتھہ نبوت کی **مواہب لدنیہ** مین ہے
اکمل اللہ تعالی ذمن الوحی مراتب عدیدۃ **احدہا** الرویا الصادقہ
الثانیۃ مایلقیہ الملک فی روعہ وقلبہ من غیران یراہ **الثالثۃ** کان یتمثل
لہ الملک رجلا فیخاطبہ حتی یعی عنہ مایقول لہ فقد کان یاتیہ فی صورۃ دحیۃ الکلبی
الرابعۃ کان یاتیہ مثل صلصلۃ الجرس **الخامسۃ** ان یری الملک فی
صورتہ التی خلق علیہا لستمایۃ جناح فیوحی الیہ مایشا ان یوحی **السادسۃ**
ما اوحاہ اللہ تعالی الیہ وہو فوق السموت من فرض الصلوۃ وغیرہا **السابعۃ**
کلام اللہ منہ بلا واسطہ کما کلم موسی وقد زاد بعضہم مرتبۃ ثامنۃ وہی تکلیم اللہ تعالی
کفاحا بغیر حجاب وزاد ایضا کلامہ تعالی لہ فی المنام ثم مرتبۃ اقرب وہی العلم الذی

یلقیہ اللہ تعالی فی قلبہ و علی لسانہ علی الاجتہاد فی الاحکام وذکر الحکیم الوحی کان مایۃ علی ستۃ وارلعین نوعًا انتہی با الاختصار وحذف الفواید اور اسی طرح سے بہی مدارج مین اب سنو ہم کہتی ہین کہ جمیع مراتب اور ہر مرتبہ وحی کا خاص نہین ہے ساتہہ انبیا علیہم السلام کے قرآن مجید مین بہی **واوحی ربک الی النحل** الہمہا و قذف فی قلوبہا بیضاوی و مظہری وغیرہما اور قرآن مجید مین بہی **واوحینا الی ام موسی** بالہام اور دیا بیضاوی اور مظہری مین بہی ہی یو خابذنت لاوی ابن یعقوب علیہم السلام کذا ذکر البغوی ہے اجمعوا علی انہ لیس بوحی نبوۃ وان النبی لایکون الا رجلا قال قتادۃ قذف فی قلبہا وھو الالہام فی اصطلاح التصوف ومن جنسہ المنام الصادق الموجب للیقین و اطمینان القلب و ھو ایضا من قبیل الالہام وھذہ الایۃ تدل علی ان الالہام ایضا من اسباب العلم وان کان علما ظنیا والمعتبر الہام القلوب الزاکیۃ والنفوس المطمئنۃ والفرق بین الوسوسۃ والالہام بحصول الاطمینان انتہی اور مجمع البحار مین ہی **اوحی الی الحواریین** امرتہم اوحی لہما الہمہا فاوحی الیہم اوحی وقیل کتب بیدہ علی الارض لیوحون الی اولیائہم یلقون فی قلوبہم تو دیکہو ان نصوص قطعی کتاب اللہ سے ثابت ہوا کہ کوئی مرتبہ مراتب وحی سے اور آدمی مین سوائی انبیا علیہم السلام کے بلکہ بعض حیوانات مین بلکہ بعض جمادات مین پایا گیا اور وہ الہام ہے اور منام اور اسکی تعبیر خیر

قرآن مجید میں وحی ہے تو اب کوئے کہے کہ الہام یا منام کو تب وحی کہیں سکے
کہ وہ الہام یا منام نبی علیہ السلام کو ہو اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی غیر نبی
میں بھیجے ہو تو اوسکو بھی وحی فرمایا اب سنو احادیث نبوی جمع الجوامع
میں ہی لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرویا الصالحۃ یراھا
المسلم او ترٰی لہ ق عن ابی الطفیل عن حذیفۃ لم یبق من
النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرویا الصالحۃ
ح عن ابی ھریرۃ لم یبق بعدی من المبشرات الا الرویا الصالحۃ
یراھا الرجل او ترٰی لہ ھب عن عائشۃ رویا صادقۃ اور صالحہ
کو کہ دونوں سے مراد ایک ہے ہی نزدیک محدثین کے اول مرتبہ اور الہام
کو یعنی القاء فی القلب کو دوسرا مرتبہ وحی کا مواہب لدنیہ میں کتنی میں لکھا
ہی تفسیر جلالین میں یوں ہی و اذ قلتم وقد خرجتم مع موسیٰ علیہ
السلام لتعتذروا الی اللہ من عبادۃ العجل وسمعتم کلامہ لغیر
مظہرے میں یوں ہی و اذ قلتم حین امر اللہ موسیٰ ان یاتیہ فی ناس
من بنی اسرائیل معتذرین الیہ من عبادۃ العجل فاختار سبعین رجلا
من خیارھم وقال لھم صوموا وتطہروا وطہروا ثیابکم ففعلوا
فخرج لھم الی طور سینا فقالوا لہ اطلب لنا نسمع کلام ربنا فلما دنیٰ
موسیٰ الجبل وقع علیہم عمود الغمام وتغشی الجبل کلہ فدخل
فی الغمام وقال لھم ادنوا ودخلوا الغمام خروا سجدا وکان موسیٰ
اذا کلمہ ربہ وقع علی وجہہ نور ساطع لا یستطیع احد ان ینظر
الیہ فضرب دونھم الحجاب فسمعوہ وھو یکلم یامرہ وینہاہ

واسمعهم الله انی انا الله لا اله الا انا ودیکه اخرجنکم مت
ادمن مصر بید شدیده قاعبدونی ولا تعبده واعبتی قلما
فنرع موسی وانکشف الغمام قالوا بموسی الا تدبجنین است در دیگر تفاسیر
معتبره بر گاه موسے علیہم السلام کے اصحاب نے کلام حق تعالی کا سنا اور باوجود
اسکی کہ خیار بنی اسرائیل کے تھے تو بھی انکار کیا اور یہہ امت مرحومہ کہ خیر
الامم ہے خیار انکی کہ کبھی اونسی ایسی گستاخی عمل مین نہین آئے اگر کلام
الہی سنین تو بعید نہین چہ جائیکہ ممتنع ہو چنانچہ تفسیر بیضاوی ہے مین اور سفینہ
حاکم اور شرح مثنوی اور شرح مسلم تصنیف واقف اسرار الہی ملا نظام الدین
قدس سرہ اور رسالہ غوثیہ اور شرح رسالہ غوثیہ اور کتاب الکواکب الدریۃ فی
درج السادات الصوفیہ اور شرح فصوص الحکم تصنیف علامہ قیصری اور عوارف
المعارف مین بہ تفصیل تمام دفع نوبین وسوسہ مین اور مواہب لدنیہ سابقا مذکور
ہو چکا یہان تک یہہ مقدمات دفع وسوسہ موسوس کے تھے اب بہ تفصیل
اور توضیح دفعہ اس وسوسہ کا سنو عالم ربانی نے کہان فرمایا ہی کہ صدیق کو وحی
ہوتی ہی بلکہ فرمایا ہی کہ طریق اخذ ان ہم شعبہ است از شعبہ وحی اس عبارت
کی معنی یہہ ہین کہ جیسی وحی سے علم حاصل ہوتا ہی طریق اخذ صدیق مین بھی
ایسا ہی ہوتا ہی کہ جس سے علم حاصل ہوتا ہی تو گویا وحی ہی کانہ الوحی نہ یہہ
کہ حقیقت مین وحی ہے اور عین وحی ہے تاکہ عبارت شفا کی بر تقدیر صحت وعدم
خطا دلیل ہو تکفیر کے **اب سنو** حضرت افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہی الحیاء شعبۃ من الایمان الشباب شعبۃ من الجنون اسکی معنی محدثین
کے نزدیک یہہ ہین کہ حیا مانع ہوتی ہے معصیت سے جیسی ایمان تو گویا حیا ایمان جیسی

اور جنون مانع نہیں ہوتا ہے ارتکاب گناہ سے جوانی ہے بسبب غلبہ قوائی ہوائے
اور غضبانی کے موردے ہوتی ہے طرف قلت عقل کے تو اس لئی تمیز
مانع نہیں ہوتے گناہ سے تو گویا شباب جنون ہے نہ یہہ کہ حیا عین ایمان
ہے اور شباب عین جنون مجمع البحار میں ہے حدیث الحیاء شعبة من
الایمان ای طائفة من کل شی والمستحیی منقطع عن المعصیة بحیاءہ و
ان لم یکن له تقیة فکانه ایمان یمنعها منها والشباب شعبة من
الجنون لانه قد یسرع الی قلة العقل لما فیه من کثرة المیل الی
الشهوات والاقدام علی المضار انتهی یعنی فالشباب کانه جنون
پہر کہتی ہیں ہم کہ جو کوئی کہی کہ شعبہ ہر شی کا عین اوس شے کا ہوتا ہے تو
یہہ مستلزم کفر کی ہوتا ہے بیان لازمہ کا یہہ ہے الشباب شعبة من الجنون
حدیث میں ثابت ہوا تو یہہ اگر عین جنون ہو تو کسی شباب پر تا وقت شباب کوئی
گناہ مکتوب اور ثابت نہو بسبب حدیث رفع القلم عن ثلث کہ اوس پر اجماع تمام
امت کی ہوچکے ہے اور یہہ کفر ہے بالاجماع اور بالنصوص القطعیہ اور یہے بہی
لازم آیا کہ عقل اور بلوغ تکلیف شرعی کے لئے کافی نہو اور یہہ بہی کفر صریح
ہے بالاجماع القطعی والنصوص کذلک اور اوپر بتقدیر تنزل اور تسلیم کے کہ یہہ
عبارت مذکورہ عالم ربانی کے یہہ ہوں کہ طریق اخذان ہم وحی آیت کلام سے دلیل
ہیں اور پوچہتی ہیں ہم قاضی عیاض رحمة الله علیہ سے کہ ایک شخص نے بغیر ایسکے
کہ دعوے کرے نبوت کا یہہ کہا کہ مجکو ایک طریق سے وحی ہوتی ہے اور وہ
شخص کہے کہ مراد میرے وحی سے الہام ہے یا منام یا سماع کلام حضرت
ملک العلام حرو جل من ورا حجاب مستمعت سے نہ کلام شفاہی کہ وہ خاص ہے منصب

سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسی شرح عقاید مین ہے اور نہ ہوو
ملک کہ وہ خاص ہے نبوت کی ساتہہ جیسی یہہ ہیہے مذکور ہوا اور حال اونکا
بہی قرینہ صدق کا ہو مثلا وہ شخص یا بایزید بسطامی ہون جیسی کواکب دریہ مین ذکر ہوا
یا حضرت امام جعفر ہون رضی اللہ تعالی عنہ وعن ابائہ الکرام یا اور عارف کامل
کہ کلام ازیسے وہ سنتی ہین جیسی عوارف مین مذکور ہوا یا وہ صدیق اکبر
ہون رضے اللہ تعالے عنہ جیسی شرح مثنوی مین فصوص سے منقول ہوا یا
حضرت غوث اعظم ہون رضی اللہ تعالی عنہ وعن اتباعہ جیسی رسالہ غوثیہ سے
مذکور ہوا یا مثل شاہ عبد الرزاق کی قدس سرہ جیسی شرح مسلم سے مذکور ہوا یا
اور کاملین اس امت مرحومہ کے مماثل ان بزرگون کی یا قریب اور مدانی انکی
کہ حدیث مین آیا ہے مثل امتی کمثل الغیث لا یدرے اولہ خیر ام اخرہ جیسی
جیسی حضرت امام مہدی ہے ہونگی مثل اور ان کاملین کی ہدایت اور ارشاد پر لاکہون
آدمی گواہی دین اور پہر یہہ مقبول درگاہ الٰہی سند مین کہین کہ حق تعالی نے
وحی کرے والدہ حضرت موسی علیہ السلام کو اور نحل کو جیسی قران مجید مین
مذکور ہے اور وحی کی معنی اور بہی ہین جیسی مجمع البحار اور قاموس اور
مواہب لدنیہ سے مذکور ہوئے اور وہ وحی جو خاص ہے انبیا علیہم السلام کے
جیسی شرح فصوص اور شرح عقاید سے معلوم ہوا وہ ہمارے مراد نہین اور حال
ہے ان مقبولون کا اسپر قرینہ ہے کہ اونکو اجتناب صغایر سے بہی ہے
چہ جائیکہ کبایر اور بعض العیاذ باللہ کہ ایسون کو محفوظ کہتی ہین اور قطع نظر
بیان مراد اور قرینہ سے اگر ایک مسئلہ مین بہت وجوہ کفر کے ہون اور ایک وجہ
اسلام کے ہو تو ہے واجب ہے مفتی کو کہ فتوے اسلام کا دی نہ کفر کا جیسی بحر الرا

مین بہی عبارت بحر الرائق کے یہہ ہے وفی الخلاصۃ وغیرہا اذا کان فی مسئلۃ وجوہ
توجب التکفیر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی
یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم اور حدیث مین ہے من قال لمومن یا
کافر فقد باء یہ تو تم ایسی بڑے محدث اور وہ بڑے فقیہہ ہوکر تمنے کس طرح
حکم کفر کا کردیا اور اس ہمارے کلام مین تو تصدیق اللہ اور اللہ کے رسول کے ہے
جیسی قران مین مذکور ہے تمنے تکذیب کس طرح کہدیے تمنے دلیل تکذیب کے یون
کہی ہے کہ لانہ اخبر علیہ والہ الصلوۃ والسلام انہ خاتم النبیین
ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالی انہ خاتم النبیین وانہ ارسل
للناس کافۃ تو اس دلیل سے تکذیب ثابت ہوتی جو دعوا نبوت کا ہے ہوتا اور
تمنے نفی دعوے نبوۃ کے کرہے ہی اور کہا ہے وان لم یدع النبوۃ تو اس دلیل
سے ہم تکذیب ثابت نہوگا اگر کوئی کہی کہ دعوے وحی کا مستلزم ہے دعوے نبوۃ کو
تو ہم کہتی ہین کہ مطلق وحی کو مستلزم نبوۃ کہنا یہہ خود کفر ہی اور تکذیب کلام
الہی اسلئی کہ ملزوم یا مساوی ہے یا خاص ہوتا ہی اور لازم مساوی یا عام تو تمہارے
کلام سے ثابت ہوا کہ وحی عام نہین ہے نبوۃ سی حالانکہ قران سے عموم ثابت ہوتا
ہے کیونکہ ام موسی علیہ السلام مین اور نحل مین وحی پائی گئی بغیر نبوۃ کی اگر
کوئی کہی کہ وحی کا خواص نبوۃ سے ہوتا ہے تمنے علامہ قیصری سی آپ نقل کیا
ہی تو دعوے وحی کا مستلزم دعوے نبوۃ اور تکذیب اور تکفیر کا کیون نہوگا
جواب اسکا یہہ ہے کہ مواہب لدنیہ مین مراتب وحی کے آٹھہ تو بلکہ چہیالیس ذکر
کئی ہین اور بعض ان کی جیسی الہام یا منام یا کلام متحقق ہو خواص نبوۃ سے نہین
بلکہ اولیاء کرام امت مین بہی ہوتے ہین جیسی مکرر مذکور ہوا اور وہ جو علامہ

پیغمبرے لی ذکر کیا ہے وہ وحی خاص ہے اور موافق اصطلاح صوفیہ کرام کے یہ
کہ وحی اولیا اللہ کو الہام کہتے ہین اور وحی انبیا علیہم السلام کو وحی کرکے
تعبیر کرتے ہین تاکہ نافہم لوگ وہم فاسد کو پیدا نکرین تو مجرد دعوے وحی کا جو
بالفرض والتقدیر اگر کسی سے پایا جاوے وہ محمول اوپر مراتب غیر مختصہ نبوت
کی ہو کا کفر کیونکر ہو کا نظیر اسکی یہہ ہے کہ لفظ رسول کا عرف شرع مین بمعنی
انسان بعثہ اللہ تعالی الی الخلق لتبلیغ الاحکام الشرعیہ ہے اور فقہا قاطبۃً لفظ رسول
کو بمعنی فرستادہ ذکر کرتے ہین اور مقابلہ مین وکیل کے اور احکام مختلف ان
دونون کی ذکر کرتے ہین اور کوئے تکفیر العیاذ باللہ فقہا کی نہین کرتا ہے +
حاصل یہہ ہی کہ سماع کلام الہی اور مکالمہ حضرت رب العزۃ کا عز وجل بتبعیت
انبیا علیہم السلام کے خواص امت مین بھی پایا گیا ہے اور وحی کا دعوے اپنے
یا اور کے واسطے اول تو کسی نے یہان نہین کیا بالفرض اگر کیا ہے ہوتا تو
بنظر اقسام ثلثہ مذکورہ کے مکذب حضرت شارع کے اور کفر لازم نہین آتا العیاذ
باللہ تعالی اور جو کوئے بسبب مغلوب ہونی اپنے کی شیطان علیہ وسیی ایسی مقام
پر اپنی زبان ناپاک سے تکفیر کرے اولیاء اللہ کے تو اوسکی حق مین خوف ہے
مضرت عظیم کا دیکھو قاضی عیاض صاحب نے باوجود اس علو مرتبہ کے علم حدیث
اور فقہ مین بسبب اسکی کہ علماء ظاہریہ سے تہے علوم باطنہ سے حظ نرکہتی تہے
بلکہ منکر تہے علماء علوم باطن کے اور گستاخی کرتے تہے کیسی مضرت اس انکار اور
گستاخی کے پائی سنو کواکب دریہ فی درج السادات الصوفیہ
مین بیچ حال محمد بن محمد الطوسی الامام حجۃ الاسلام الغزالی کے لکھا ہے قالوا ولما
افتی القاضی عیاض باحراق کتاب احیاء العلوم للغزالی فدعا علیہ فمات

وقت الدعوة فی حمام نجاة وقیل بامر المهدی یقتل فی
الحمام بعد ان ادعی علیہ اصل بلدہ وزعموا انہ یهودی لانہ
کان لا یحرم السبت لکونہ کان یصنف الکتاب الشعام کذا ذکرہ
فی کتاب لواقح الانوار واخبر الیافعی عن ابن الملیق عن یاقوت
القرشی عن ابی العباس المرسی عن ابی الحسن الشاذلی ان الشیخ
ابن حازم خرج علی اصحابہ ومعہ کتاب فقال اتعرفونہ قالوا
ھذا الاحیاء وکان الشیخ المذکور یطعن فی الغزالی وینہی عن
قراءۃ الاحیاء فکشف لھم المذکور عن جسمہ فاذا ھو مضروب
بالسیاط فقال اتانی الغزالی فی النوم ودعانی الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فلما وقفنا بین یدیہ فقال یا رسول اللہ
ھذا یزعم انی اقول علیک مالم تقل فامر بضربی فضربت وقال
العارف ابن عربی عن نفسہ انہ کان یقرء کتاب الاحیاء
فی المسجد الحرام تجاہ القبلۃ الشریفۃ وقال العارف الشاذلی و
رایت المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام باھا بالغزالی موسیٰ
وعیسی علیہما السلام وقال ھل فی امتکما مثلہ قالا لا واخرج لہ
الموسی بالصدیقیۃ العظمی قال ونقل الیافعی عن بعض العلماء
الاکابر والعلماء الجامعین بین علم الظاھر والباطن انہ قال
لوکان نبی بعد النبی لکان الغزالی ایضاً تو ادبراد ایت تاتی انکی موت
کی دفن انکا مقابر یہود میں ہوا ہو کا نہ مقابر مسلمین میں تو مومنین کے دعا سے جو
وقت زیارت قبور ہوتی ہے اس سے محروم رہے ہونگی العیاذ باللہ تعالی تجارے

انکی اخرت اللہ تعالی نیک کریے **قول موسوس کا** اور تاویل سے تقدیر یہ ہے قایل ایسا ہی جیسی رافضی وغیرہ **جواب اسکا یہہ ہی** کہ جو تاویل کو متعین نہین کیا تو معلوم ہوا کہ نفس تاویل موجب رفض وغیرہ کی ہے اور یہہ محض غلط ہی اسلئی کہ اول عبارت ہی مشترک ہی جو مترجح ہون بعضی معنی اوسکی بالرایے شفیح کی یہہ عبارت ہی تحمل المشترک ان ترجح بعض معانیہ بالرای لیسے ماولا تو دیکھو امام اعظم صاحب ثلثہ قروء کی تاویل کرتے ہین تین حیض کرکے اور امام شافعی صاحب اپنے تین طہر کیے اور دونون امام ہین اہل سنت کے **قول موسوس کا** تمام ہوے گفتگو جماعت کی قایل کے مقولات پر **جواب اسکا یہہ ہی** کہ ہی تمام ہوا بیان تحقیق اس جماعت حمقا کا بتفصیل تمام و توضیح ما لا کلام اگر شہر ایسا قہر الہی سے بدمست نہین ہوا اور الو کا گوشت کہا کر اگر الو نہین بن گیا تو ہمارے سب کلام کا جواب دیکر اپنا سب کلام صحیح کردی نہین تو غایب ہو جیسی بہر پانے مین ڈوب مرے **قول موسوس کا** اب سایل سوال کرتا ہی علماء دیندار ون سے کہ موافق مذہب اہل سنت اور جماعت کی دسون باتین قایل کے باطل اور قایل اور جو اوسکو حق پر سمجہی اہل سنت سی خارج ہین مانند شیعہ اور معتزلہ اور خارجیہ کے جیسا کہ جماعت نے کہا یا نہین اگر ہین تو اونکی پیچہی نماز اور اونسی مناکحت وغیرہ کا کیا حکم ہے **جواب** دسون باتین قایل کی باطل ہین مخالف حق کے اور قایل ان مقولات کا اور جو ان مقولات کو حق سمجہی سب خارج ہین اہل سنت سی اور جماعت نے جو کہا ہی حق اور صواب ہے اور نماز مین اقتدا اور مناکحت وغیرہ اونسی مثل اقتدا اور مناکحت وغیرہ ساتہہ رافضی اور خارجی اور معتزلہ وغیرہم کے اہل ہوا اور بدعت سے ہے واللہ تعالے اعلم بالصواب

خاتمہ حال مقولات عالم ربانی کا اور اوپر جو گفتگو جات حقانی کی
ہوئی ہے سب مذکور ان اوراق مین ہے اوس سے حال اُس سوال و جواب کا واضح
ہو جاتا ہے اب یہان ایک لطیفہ غیبی ہے اوسکو سنا چاہیے عالم ربانی نے
اپنی مالک حضرت عز و جل کے رضا جوئے مین تا مقدور اعتصام کتاب اور سنت
مین اور تاسی اور پیروے مین حضرت سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سعی بلیغ کیے اور فرو گذاشت نکیا یہان تک کہ اپنا وطن اور آبرو اور مال اور جان
اوس مالک جل و علا کے راہ مین صرف کیا پر ایک تشبہ یہ تبعیت اور تاسی اور
پیروے کہ اوسکی حصول مین اپنا اختیار نہ تہا اوکی بعد شہادت کی اونکے
اتباع اور محبین مین اللہ تعالی نے اپنی فضل سے وہ شرف اور سعادت اعدا
کے ہاتہ سے اونکی نصیب کی جیسی حضرت یوسف علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام
کو بہائیون کے ہاتہ کس کمال کو پہنچایا **ب** عدو شود سبب خیر اگر خدا خواہد خمیر
مایہ دو دکان شیشہ گر سنگ است ✽ یہہ عبارت مدارج کی ہی جو ہم نقل کرتے ہین وہ
لطیفہ غیبی ظاہر ہوتا ہے **عبارت مدارج کے یہہ ہے** وصل و در سال ششم
چون دیدند قریش عزت و قوت دین اسلام را با سلام حمزہ و عمر و ہجرت صحابہ بحبشہ
و فشوء اسلام در قبایل نایرہ حسد و عداوت ایشان بلند شد و در مقام قتل و ایذای
آن حضرت ایستادند ولیکن چون آن حضرت در حمایت و کفایت ابوطالب بودند
نتوانستند اظہار آن کردند و متقادل کردند پس نزد ابوطالب آمدند و گفتند برادر زادہ
خود را کہ بسیار با جنگ ارا آمادہ باشی یا بکو او را کہ از سب و شتم آلہہ ما باز باشد
ابوطالب آنحضرت را طلبید و گفت قوم تو آمدہ بودند و این چنین گفتند اکنون بر
نفس خود ببخشای کہ جنگ ایشان در طاقت من و تو نیست سید عالم صلی اللہ

علیہ

علیه وسلم گفت ای عم تو خیال کرده که من در حمایت تو ایکار می‌کنم این پروردگار
است مرا پروردگار من امر کرده است با ایکار تا این مهم بآخر نرسد دست ازین کار بر
نمیدارم و ازپا نمی‌نشینم اگر مرا تقویت کنی و بمن موافقت نمائی سعادت تست والا
عون ربانی و تایید آسمانی مرا بس است این بگفت و از مجلس برخاست ابو طالب
را از سخنان آنحضرت رقتی و همتی پیدا آمد گفت تو بکار خود مشغول باش برب
کعبه تا من زنده باشم نتوانند که بر تو دست یابند و شعری درین باب گفت که
مضمونش این است بخدا سوگند هرگز نمی‌توانند بسوی تو دید بجمع خود تا من در
زیر خاک دفن کرده نشوم آشکارا کن و ظاهر کن تو کار خود را و هیچ اندیشه مکن و
خوش باش خنک باد چشم تو بدان پس ابو طالب بنو هاشم را جمع کرد و بنو مطلب
نیز با ایشان اتفاق کردند همه بحکم عصبیت اگرچه کافر بودند بعادت جاهلیت در شعب
خود آنحضرت را در آوردند الا ابولهب اگرچه از بنی هاشم بود نه درآمد و موافقت نکرد
و سایر قریش در میان خود اتفاق کردند و عهد بستند که با بنی هاشم و بنی مطلب
مناکحت و مبایعت و مخالطت و مصاحبت و مکالمت ننمایند و قطع رحم نمودند فلذا
که دران زمین هیچ چیز نفع گیرند و اهل اسواق را بر داشتند که هیچ چیز بدست ایشان
نفروشند و گاهی که در موسم حج بیرون می‌آمدند و از مردم آفاقی چیزی می
خریدند از ان نیز منع میکردند و خود بهای گران می‌خریدند و درین باب عهد نامه
نوشتند و مهر کردند و در خانه کعبه باویختند که صلح نشود در میان ایشان مگر قتل
محمد صلی الله علیه وسلم و گویند آنکه نوشت این نامه را دست او شل شد و
شعر یار کو دوست شود جمله جهان دشمن باد + بخت کو پشت مده روی زمین لشکر
گیر + یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو

کرده اگا قسروت واین واقعه در ہلال محرم بود سال ہفتم از نبوۃ وسہ سالی
ہم برین منوال گذشت وچون ضیق وعسرت از حد گذشت جماعتی از قریش کہ قرابت
نزدیک با بنی ہاشم وبنی مطلب داشتند شفقت ورقت دامن گیر حال ایشان شد
حق تعالیٰ در دل ایشان انداخت کہ نقض آن عہد کنند وآن صحیفہ
قاطعہ ظالمہ را پارہ کنند وبعد از وقوع نزاع وخصومت میان قریش اتفاق
بران افتاد کہ صحیفہ را حاضر ساختند ابو طالب گفت مرا خبر کردہ کہ حق تعالیٰ
ارضہ را برین صحیفہ برگماشتہ تا عبارت ظلم وجور وقطیعت را از ان خوردہ
ونام خدا ورسول را گذاشتہ اگر وی درین اخبار کاذب برآید با وی ہرچہ
خواہید بکنید واگر صادق باشد ہمین بس کہ از مضمون این صحیفہ درگذرید
پس صحیفہ را کشادند ہمچنان بود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ بود قریش
شرمندہ شدند وسرہا در پیش افگندند وبا وجود آن ابو جہل وتابعان او ابا
کردند کہ نقض عہدنامہ نکنند ابو طالب با یاران خود درمیان استار کعبہ درآمد
ودعا کرد اللہم انصرنا علی من ظلمنا وقطع ارحامنا واستحل ما یحرم علینا ونسیب
بازگشتند وآن جماعہ کہ در نقض عہدنامہ سعی داشتند غالب آمدند وسلاح پوشیدند
وبشعب درآمدند وبنو ہاشم وبنو مطلب را بیرون آوردند تا در منازل خویش قرار
گرفتند ومخالفان ہیچ نتوانستند گفت واین صورت در سال دہم واقع شد
انتہی ازبسکہ شرافت اور سعادت اونکی جنکو نسبت تھی حضرت سید المرسلین سے
حاصل ہوئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واہ واہ شقاوت اور بدبختی اونکی
جنکو متابعت اور پیروی ابو لہب اور ابو جہل او رتابعین سب کے نصیب ہوئی
اللہ تعالیٰ یا ارحم الراحمین اپنی کفار مکہ سے کے نادیدو کفر سے کے اونکی دلسی منفور

بائی

اپنے حبیب کا صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی ہاشم اور بنی مطلب کا دور کر کے
اونکی دلمین برہم ڈالا کہ اونہون سینے اپنے تئین اس شقاوت سے بچایا یہہ کلمہ کو
بسبب حسد اور بغض کے اونہون سینے یہہ گناہ کیا اونکی دلمین سے بھی یہہ بغض دور
کر کے اونکو نسبہ بغضیب کردا اور ہمارے اونکی عاقبت بخیر فرماؤ اور یہہ بات بھی سنا
چاہیے کہ یہہ عاجز گنہگار اپنے تئین موافق مسئلہ علم اخلاق کے کسے سے
بہتر نہین جانتا جو مسلمان کہ آپ سے عمر مین چھوٹا ہے اوسکو کہتا ہے کہ
اسکی گناہ مجھسی کم ہونگی اور جو بڑا ہو تو اوسکی عبادت مجھسی زیادہ ہونگے
اور جو برابر ہے تو کہتا ہے کہ تیرا حال گناہون کا مجکو یقینی معلوم ہے اور
اوسکا حال مشکوک تو پہر مجھسی اچھا ہوا اور جو قطعی برے لوگ ہین تو یہہ
عاجز کہتا ہے کہ برا ہے اونکی بسبب نافرمانی حق تعالے کی ہو سے تو تو بڑا
نافرمانیان کرتا ہے اگر مجکو تیرا مالک عزوجل بخش ندیوے تو تو بہی ایسا ہو جاویگا
تو تو کسی سے اچھا اپنے تئین سمجھتا باوجود ان سب باتون کے پہر بعض کفار
اور عصاۃ سے اور اونکو ضرب اور تادیب واسطے نہی منکر کے یہہ بہی مستلزم
اونکی کمی اور اپنے بڑا ہونے کو نہین اسکی نظیر یون ہے جیسی اتالیق اور معلم
شاہزادہ کا بادشاہ کے حکم سے اوسکو مارتا ہے اور کلام سخت کہتا ہے
پر یہہ جانتا ہے کہ یہہ بادشاہ کی حکم سے ہے مین اس سے بہتر نہین ہون تو یہہ
کلام درشت جو اس عاجز گنہگار نے اس معترض کو ہر جگہہ کہا ہے تو یہہ صرف بسبب
ضرورت ہی الضرورات تبیح المحظورات وہ ضرورت یہہ ہی کہ عوام پر اوہام غالب ہو
ہین عقل اونکی مغلوب وہم کے ہوتے ہی غایب کو قیاس اوپر حاضر کیہی کر کے حکم غلط
کرتے ہین تو بعضی اہل علم جو کسی عالم حقانی پر اپنے نافہمی یا حسد سے اعتراض

غلط کرتے ہین تو عالم حقانی کو برا بہی کہتی ہین تو عوام جانتے ہین کہ معترض اوس
عالم سے علم مین زیادہ ہے جیسی کوی کسی حاضر کو جو سخت کہی اور وہ باوجود قدرت
کے اوسکو جواب نہ دیوے تو جانتے ہین عوام کہ یہہ حاضر اس متکلم سے مغلوب
اور رتبہ مین کم ہے اور اگر جواب دیدیوے تو یہہ وہم نہین ہوتا تو اسی لئے
ہمنی باوجود جوابات دیدینے کی معترض کو بہی کلام سخت کہا جواب مین اوسکی
کلام سخت کے اگر اوسنی سوالات اس طرح سے کئی ہوتے جیسی طلبا یا اہل علم
واسطے اظہار حق کے سوالات کرتے ہین تو ہم اوسکی سب سوالات حل کردیتے
اور ہرگز کلام سخت نہ کرتے هذا اخر ما اردنا ایراده فی دفع الوساوس

والشکوک فلیتق الطالب للاخرة هذه
الشکوک ثم اقول استغفر الله من جمیع ما
کره الله والحمد لله والصلوة والسلام
علی رسول الله واله واصحابه
هذا عبدالله محمد
بالخیر فقط

خاتمة الطبع

یہہ چند سطرین بطریق تنبیہ اور اطلاع کے خدمت مین مسلمانون
دین دار کے کہ فریب اور دغا مین نہ آجاوین اس دجال بدایونی نامعقول فضل رسول کے لکہی
جاتی ہین کہ یہہ پہلے بڑودہ مین جاکر حکیم کاظم علیخان کے پاس کہ وہ انکی سرکار کا رکن تہا
اوسکا ہم مشرب یعنی رافضی بنکر زر خطیر حاصل کیا اور اسی طرح شرف الدولہ جسکو تہا

لکہنو کے نواب کر مطلب اپنا کہ کہینچا زر کا تعلق مین لایا یعنی کئی سو روپیہ لیکے یہہ دونو
وصف اوسکی زبانی اون لوگون کی جو اوسوقت برٗ ودی اور لکہنو مین موجود تہے معلوم
ہوی اور دلالی علمہای صدر اکبرآباد کے مشہور ہے کہ اسی سنیر قدم کے کفش پاسے بیشکار
اور وکلاء صدر کے تباہ ہوے یعنی اکثر عملون نے اسی کے معرفت رشوت لی تہے مگر
آباد کے حاکم انگریز نے بہت تدبیر کے مقدمہ کا حال نہین معلوم ہوا آخر کو اسی دجال
سیرت کو بلا کر اپنے یہان دم دیکر مقدمہ کو پوچہا اور کہا ہمکو بڑا کام دینگے اس مقدمہ
سے ہمکو اطلاع کرو تب طمع دنیا سے اوسنے سب عملون کے رشوت گیری ظاہر کیے
اب غور کیا چاہیے کہ یہہ شیطان مردود آپہی واسطہ بن کر سبکو رشوت دلوا کے پہر
آپ اوس رشوت کو ظاہر کر کے سب سے بری ہو گیا مطابق اس آیہ کریمہ کے کمثل
الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٓء منک انی
اخاف الله رب العالمین پہر جب سب عملون کو تباہ کیا کم کو سے اوسکی طرف اپنے
عزت کی ڈر سے رخ کرتا تہا ناچار سه قحبه چون پیر شود پیشه کند دلالی + اس عقرب سیرت
نے شہر شاہجہان آباد مین جا کر شیوہ رفض لعن طعن بزرگان دین کا وہان کی امیرون کے
دربار کا تحفہ ٹہیرایا اور بہت سی سادہ لوحون کو اپنی فریب کے جال مین کہینچا چنانچہ
بوارق کتاب اپنی مین جناب حضرت شاہ ولی الله محدث دہلوی سے پدر جناب مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب کو اور شاہ صاحب ممدوح کو خارجی لکہا ہے جو چاہے اوسکی کتاب بوارق مین دیکہی اور
حقیقت مین رافضی ہے تقیہ کر کے خاندان سنی نامدار عالی تبار کو خارجی کہتا ہے کہ لوگ عوام الناس
بیزار ہو جاوین اور یہہ دوسرا عبد الله بن سبا ہی کہ مکر اور فریب سے محبت اہل بیت کی خلفاء راشدین
کو اور جو اونکی پیرو ہین برا کہنا شروع کیا اور اندنون ایک استفتا چند سوال و جواب بنا کر یہہ افترا
پردازی کی کہ سب لوگون سے فریب دیکر مہرین کرائین اور عبارات ان لوگون کی مین جعل کیا کہ

کم دبیشی کریکے اوسکو چھپوایا اور یہ بات ثقہ لوگون سے معلوم ہوئی اونمین سے ایک شخص محمد مظہر خلف الصدق شاہ احمد سعید صاحب کے ہین اور اسمین جسکو شک وشبہ ہو اونسے جا کر تحقیق کرے اور زیادہ تر اسکی بے دینی اور خبث باطن کا حال سا کنان سیوان او ہداون کے لوگوں سے خوب معلوم ہوتا ہے الغرض یہان تو مسلمانون اس سے حذر کرتے رہو کہ یہ رافضی ہے اور سنی کے شکل بنا کر اپنی فریب مین لاتا ہے اور ہمو جب اس حدیث کی الدین النصیحۃ تم سبکو مین آگاہ کر دیا اگے تم جانو تمھارا کام واسطے خدا کی ہمنے تمکو اطلاع کر دی اللہ تعالی سب مسلمانون کو ایسے شیطان کے مکر اور فریب سے پناہ دے اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین والہ واحبابہ اجمعین تمت ہجرے مقدس ملی چھپکر طیار

جدول شناختن صفحات وساوس

مقدمہ	۳	چھٹا وسوسہ	۱۲
پہلا وسوسہ	۱۲	ساتوان وسوسہ	۹۱
دوسرا وسوسہ	۵۱	اٹھوان وسوسہ	۱۲۰
تیسرا وسوسہ	۶۳	نوان وسوسہ	۳۳
چوتھا وسوسہ	۶۵	دسوان وسوسہ	۴۴
پانچوان وسوسہ	۷۴	خاتمہ	۱۵